رُوحانی ڈاک

(1)

خواجہ شمس الدین عظیمی

ترتیب و پیشکش

سائنسی تخریبی ترقی کی چکاچوند، عدم تحفظ کے احساس، بے یقینی اور شک کے طوفان سے پیدا ہونے والی تین سو سے زائد بیماریوں کا علاج اور مسائل کا حل روحانی ڈاک جلد اول میں پیش کیا جارہاہے۔ آدمی کسی دور میں بھی چند فی ہزار سے زیادہ صحت مند نہیں رہااور اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی نے ہمیشہ یقین کی جگہ شک اور وسوسوں میں مبتلا ہو کر زندگی گزاری ہے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے شک کو دماغ میں جگہ دینے کو منع فرمایاہے۔ یہ وہی شک ہے جس سے آدم کو باز رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ بالآخر شیطان نے آدم کے دماغ میں شک ڈال دیا اور آدم کو جنت سے نکلنا پڑا۔ روحانی نقطہ نظر سے جتنے مسائل و مشکلات اور جتنی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ان کا تعلق دماغی خلیوں کی ٹوٹ پھوٹ سے ہے اور دماغی خلیوں کی ٹوٹ پھوٹ شک اور بے یقینی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اگر انسان یقین کی زندگی گزارے تو اس کے اوپر سے خوف، غم اور عدم تحفظ کا احساس ختم ہو جاتا ہے۔ وہ خوش رہتا ہے۔۔۔ پرسکون رہتا ہے۔۔ صحت مندی کا گراف بڑھ جاتا ہے۔۔ اور بیماریوں کا گراف گر جاتا ہے۔ اس قانون کے مطابق روحانی اسکالر مرشد کریم حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی مدظلہ' نے نوع انسانی کو مصائب و آلام، بیماریوں اور پریشانیوں سے نجات دلانے کے لئے اب سے تیس(30) سال پہلے خدمت خلق کا آغاز کیا تھا۔ دس سال تک گوشہ نشین ہو کر خدمت خلق کے اس مشن کو چلاتے رہے۔۔۔ جب رجوع خلائق ہوا تو میڈیا کو استعمال کیا اور 1969ء میں جرائد اور اخبارات کے ذریعے اس کو عام کر دیا۔ محتاط اندازے کے مطابق اخبارات اور روحانی ڈائجسٹ کی معرفت خط وکتابت کے ذریعے اور بالمشافہ ملاقات کر کے عظیمی

صاحب قبلہ نے چودہ لاکھ خواتین و حضرات کے مسائل کا حل اور پیچیدہ امراض کا علاج پیش کیا ہے۔ اب صورت حال یہ ہے کہ جہاں کہیں پانچ آدمی جمع ہو جاتے ہیں، کوئی لاینحل مسئلہ یا کسی لا علاج بیماری کا تذکرہ آجائے تو کوئی نہ کوئی کہہ دیتا ہے، عظیمی صاحب سے رابطہ قائم کرلو، مسئلہ حل ہو جائے گا۔۔شفا ہو جائے گی کہ اللہ نے مخلوق کے لئے انہیں مسیحا بنایا ہے۔ بات جب بالمشافہ ملاقات اور خط و کتابت سے بہت زیادہ آگے بڑھ گئی تو مرشد کریم نے شہر شہر اللہ کی مخلوق کے لئے علاج معالجہ کے مراکز قائم کئے۔۔۔اس وقت پاکستان اور بیرون پاکستان برطانیہ، ہالینڈ، امریکہ، ناروے، افریقہ، بھارت، متحدہ عرب امارات وغیرہ میں بیالیس مراکز (Healing Centres)کام کر رہے ہیں۔ جن میں سے مراقبہ ہال (جامعہ عظیمیہ) عظیمیہ روڈ(آہلو) نزد کاہنہ نو فیروز پور روڈ لاہور کا میں خادم ہوں۔ مجھے قدرت نے القاء کیا کہ مرشد کریم کی مسیحائی کو اس طرح عام کر دوں کہ ہر خاص و عام بلا تخصیص مذہب و ملت اس سے فائدہ اٹھائے۔۔قدرت جب کچھ چاہتی ہے، اس کی تکمیل کے لئے مخلوق میں سے کسی ایک فرد کا انتخاب کر لیتی ہے۔۔۔میں نے قدرت کے اشارے پر قدم آگے بڑھا دیا اور بیس سال میں مسائل کے حل اور علاج معالجہ کے سلسلہ میں جو کچھ اخبارات اور جرائد میں شائع ہو چکا ہے اسے یکجا کر دیا۔۔اللہ کے فضل و کرم، سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت اور مرشد کریم کے فیض سے روحانی ڈاک کی چار جلدیں مرتب ہو گئیں۔ روحانی ڈاک کی پہلی جلد آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔۔۔میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و تندرستی عطا فرمائے اور آپ سکون آشنا زندگی سے مانوس ہو جائیں۔ دعا کیجئے کہ مرشد کریم کا سایہ میرے اوپر قائم رہے اور ان کا فیض میرے

اوپر محیط ہو جائے۔ یہاں وہاں، دنیا و آخرت، ازل تا ابد مجھے ان کی رفاقت نصیب ہو۔ آمین یارب العالمین۔ خاکِ پادرِ خواجہ عظیمی۔ میاں مشتاق احمد عظیمی

فہرست

ترتیب و پیشکش 1
فہرست 4
اولاد نہیں ہوتی 18
الرجی کا علاج 18
ایک سو پچاس چھینکیں 19
اداسی 20
انگلیاں کشش کا ذریعہ 21
اولاد نرینہ 21
اولاد نہیں ہوئی 22
اندرونی بخار 23
احساس کمتری 24
استغنا اور کیلوریز 26
انسانی وولٹیج 28
ایک لاکھ خواہشات 29
ایب نارمل زندگی 30
اجمیر شریف کی حاضری 32
آوارہ لڑکا 34
آنکھوں کے سامنے نقطے 34
آنکھ میں آنسو 35

آدھے جسم میں درد 35
آسمان 36
آنتیں 37
آپریشن 39
آٹھ علاج 40
اناللہ وانا الیہ راجعون 42
اسلامی لباس کا تصور 46
آرزو 48
اندھی محبت 49
استخارہ 50
ایک عجیب بیماری 50
اجتماعی خودکشی 51
اجتماعی سکون 54
اُم الصبیان 56
آوازیں آتی ہیں 58
اندرونی مرض 59
ایمان کی روشنی 60
اقتدار کی جنگ 61
اولاد 63
برص کا علاج .... **Error! Bookmark not defined.**

برے خیالات 64
بجلی کے جھٹکے 65
بیوہ عورت 66
بچپن کا خواب 67
بیٹی نہیں بیٹا 67
بے وفا شوہر 68
بہرے پن کا علاج 69
بخار 69
بچوں کی نفسیات 71
بدعقیدہ 72
بھوت 73
بیہوشی 75
بزدلی کی تصویر 76
برقی رو کا ہجوم 77
بارونق چہرہ 79
بھینگا پن 80
بڑا سر 81
بسم اللہ کی زکوٰۃ 81
بے جوڑ شادی 83
بال خورے کا علاج 84

پراگندہ ذہنی 84

پریشانیوں کا حل 85

پرانی پیچش 85

پولیو کا علاج 86

پڑھنے میں دل نہ لگنا 87

پراسرار بیماری 88

پیٹ کی تکلیف 90

پسینہ آنا 91

پیدائشی دماغی معذور 92

پسند کی شادی 93

پیلیا 93

پرانی پیچش 95

پیر صاحب 95

پیر وہ نہیں ہوتا جو مرید بنا دیتے ہیں 100

پرابلم 102

پرکشش چہرہ 103

پیر سو جاتے ہیں 103

پچھتر ہزار روپے 104

ترقی نہیں ہوتی 106

تقدیر 107

تیسری آنکھ 108
تصور شیخ 109
تخلیقی فارمولے 114
تنہائی کا احساس 117
ٹائی فائیڈ کے اثرات 118
ٹیڑھا منہ 119
ٹانگیں کپکپاتی ہیں 120
ٹیلی پیتھی 121
ٹیوشن 123
ٹانگیں کمزور ہیں 125
ٹونسلز 126
ٹرانس پیرنٹ 128
جادو کا توڑ (۱) 131
جوڑوں کا درد 132
جسم میں کرنٹ لگتا ہے 133
جادو کا توڑ (۲) 134
جسم چھوٹا، سر بڑا 135
جلد بازی 136
جسم میں آگ 136
جنسی مسائل 138

جادو ختم کرنے کیلئے (۳) 139

جگر کا متاثر ہونا 140

جسم اچھل اچھل جاتا ہے 141

جن 142

جھنجلاہٹ کیسے دور ہو؟ 143

جہیز کا مسئلہ 144

چوکور کاغذ 145

چمگادڑ 146

چاند گرہن 147

چہرے پر دانے 148

چہرے پر چھائیاں 149

چھپکلی کا خوف 150

چھوٹی بیگم 150

چہرے پر بال 152

حضرت خضرؑ سے ملاقات 152

حسد کی عادت 154

حرف مقطعات 154

حالات کی ستم ظریفی 156

حسد 158

حسب منشا شادی کے لئے 159

حقیقت آگاہی 159

خوف 161

خود سے باتیں کرنا 162

خون کی بوند 163

خوفناک شکلیں نظر آتی ہیں 164

خیالی پلاؤ 165

خون میں کمزوری 166

خود ترغیبی 167

خود غرضی 168

خون کی کلیاں 171

خالہ کی روح 173

خلفشار 173

خون کی الٹیاں 176

خشکی کا علاج 176

خشک خارش 177

خواب اور ہماری زندگی 178

دماغی خلئے اور پیدائش 180

دل میں سوراخ 181

دنیا بیزاری 182

دماغی امراض 183

دستخط کیجئے اور مسئلہ حل 185
دوپٹہ میں جوئیں 185
دل میں درد 186
دمہ 187
دریا اور سبزہ زار 188
دواؤں کاری ایکشن 190
دوائیں 191
دماغ کے اعصاب 193
دانت پیسنا 193
دوسری شادی 194
دماغی توازن 195
دکھی لڑکی 196
درخت بولتے ہیں 197
دھوکہ 200
ڈراؤنے خواب 201
ذہنی سکون 202
ذہنی مریضہ 203
ذہنی الجھنیں 204
ذہنی مریض 205
روح سے ملاقات 208

رنگ و نور کا شہر 209
روح کا الارم 210
روحانی غذا 210
رشتہ کی تلاش 211
روشن مستقبل 212
روح اور اسلام 213
رات بھر روتی ہوں 219
زنانی آواز 222
زندگی کا ساتھی 223
زبان ساتھ نہیں دیتی 224
زبان کھل جائے گی 225
سکون کی تلاش 227
سر اور معدہ 227
سوتے میں پیشاب نکل جاتا ہے 228
سایہ 228
سیپ کی پوٹلی 229
سر کے بال گر رہے ہیں 230
سانس کی بیماری 231
سینے میں درد 232
سانس رک جاتی ہے 233

سانولا رنگ 234

سردی میں پسینہ 234

سوچوں میں ڈوبے رہنا 235

سیاہ رنگ چہرہ 236

سائیکالوجی 237

سیلاب اور سیمنٹ 239

سکون 240

سیرت طیبہ ﷺ 243

شادی کے مسائل 244

شادی 245

شوہر لندن میں ہیں 246

شباب آمیز کہانیاں 247

شوہر شکل نہیں دیکھتا 248

شفا دینا اللہ کا کام ہے 249

شیطانی وسوسے 251

شادی اور شرم 253

شوہر کا مزاج 254

شوہر نے آنکھیں بدل لیں 255

شکی شوہر 256

شادی روکنے کیلئے 257

شوہر کی محبت 258
شریعت اور طریقت 259
شجر ممنوعہ کی روحانی تفسیر 259
شکوہ 262
ضدی بچہ 264
طلبہ متوجہ ہوں 266
طلسمی سانپ 267
عقیدہ کی خرابی 270
عشق کا سمندر 271
علوم اور صلاحیت 272
علاج کی ضرورت نہیں ہے 273
عملیات کا شوق 274
غلطی کا اعتراف 275
فریج میں رکھا ہوا کھانا 276
فحش خیالات 278
فالج 279
قلب کی سیاہی 280
قوت ارادی 280
قبض اور گیس 281
قرض 282

کر بھلا، ہو بھلا 284
کنجوس سسرال 285
کرایہ دار (۱) 286
کلر تھراپی 287
کشف القبور 287
کثرت اولاد سے پریشانی 289
کانوں میں سیٹیاں 291
گھر کا فساد 292
گوشت 293
گردوں میں پتھری 294
گیس کا مرض 294
لانبے بال 295
لکنت 296
لنگڑی کا درد 297
ملازمت میں ترقی 298
مستقل خارش 299
مالی پریشانیاں 300
مردے نظر آنا 301
موت کے خوف سے نجات 302
مراقبہ کی شرائط 302

مرض کا علاج شادی 303
منگیتر کی نفرت 304
موت کا خیال 305
نیند میں جھٹکے لگنا 306
نفسیاتی بیماری 306
نماز پڑھنے کو دل نہیں چاہتا 307
نعمت یا زحمت 308
نیند نہیں آتی 309
وظیفہ کی رجعت 311
وٹہ سٹہ کی شادی 312
ہرجائی شوہر 313
ہڈیوں کی بیماری 313
ہمزاد اور جنات 314
ہاتھ لگائے کھجلی ہوتی ہے 315
ہیروئن 316
ہڈیوں کا پنجر 317
ہمنوا دل 318
ہونٹوں پر داغ 319
یہ مست اور ملنگ بندے 320

اولاد نہیں ہوتی

سوال: میری شادی کو چار سال گزر گئے ہیں لیکن ابھی تک اولاد سے محروم ہوں۔ میری عمر 22 سال اور بیوی کی عمر 25 سال ہے۔ آپ سے عرض ہے کہ کوئی علاج تجویز فرمائیں۔

جواب: خالص السی کا تیل ایک نیلے رنگ کی بوتل نہ مل سکے تو کسی بھی ٹرانسپیرنٹ بوتل پر وہ پلاسٹک چڑھالیں جو اگر بتیوں کی پیکٹ پر چڑھی ہوئی ہے۔ اس تیل کو چالیس دن تک ایسی جگہ پر رکھیں جہاں دن بھر اس پر دھوپ پڑتی رہے۔ اگر درمیان میں مطلع ابر آلود ہو جائے تو یہ دن شمار کر کے دنوں کی تعداد بڑھادیں۔ نیلی شعاعوں سے تیار کردہ اس تیل کو رات کو سوتے وقت اور صبح نہار منہ دائروں کی صورت میں کمر پر ریڑھ کی ہڈی کے جوڑ پر مالش کریں جو دونوں کولہوں کے درمیان ہوتا ہے۔ وہ تمام حضرات جن میں جرثوموں کی کمی ہو اس طریقے سے فائدہ اٹھاسکتے ہیں۔

الرجی کا علاج

سوال: آج سے 2 سال پہلے نزلہ ہوا۔ اس کے بعد سارے جسم پر سرخ سرخ نشانات پڑ گئے، ہونٹ نیلے ہو گئے۔ ڈاکٹروں نے اس کو الرجی قرار دیا اور کہا کہ یہ لا علاج مرض ہے۔ یکایک یہ مرض ختم ہو گیا اور نشانات بھی مٹ گئے مگر 3 ماہ پہلے یہ مرض پھر عود کر آیا ہے۔ بدن پر خارش ہوتی ہے اور شام ہوتے ہی سارے جسم پر سرخ رنگ کے نشانات پڑ جاتے ہیں اور ان میں

جلن ہوتی ہے۔ رات بھر یہ تکلیف رہتی ہے۔ صبح کو خود بخود ختم ہوتی ہے۔ البتہ آنکھوں، پلکوں، ہاتھوں، پیروں اور انگلیوں میں اذیت ناک خارش ہو جاتی ہے۔

جواب: مرض جس قدر پیچیدہ اور شدید ہے اس کا علاج اتنا ہی سہل اور آسان ہے۔ سونف صاف کر کے رکھ لیجئے۔ صبح، دوپہر، شام کھانے کے بعد چار چار ماشہ یعنی ہتھیلی بھر کر پھانک لیا کیجئے اور اس کے بعد نیم گرم پانی پی لیجئے۔ نیم گرم پانی پینا اپنا معمول بنا لیں۔

ایک سو پچاس چھینکیں

سوال: پورے سال ناک سے پانی بہتا ہے اور چھینکیں آتی رہتی ہیں۔ یہ صبح کے وقت شروع ہوتی ہیں اور زوال کے وقت تک تقریباً سو ڈیڑھ سو چھینکیں آ جاتی ہیں۔ سورج ڈھلنے کے ساتھ ساتھ یہ چھینکیں ختم ہو جاتی ہیں۔ ہر وقت جسم تپتا رہتا ہے۔ اٹھتے بیٹھتے لڑکھڑا جاتا ہوں۔ آنکھوں کے سامنے اکثر و بیشتر اندھیرے کا ایک پردہ آ جاتا ہے۔ دماغ سن رہتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جسم کھوکھلا ہے۔ خود کو ہوا میں اڑتا ہوا محسوس کرتا ہوں۔ گردن کے پٹھوں اور کمر میں شدید جلن اور درد رہتا ہے۔ حافظہ جواب دے گیا ہے اور سر کے بال تیزی سے جھڑ رہے ہیں۔

جواب: دس سیر کالے چنے لے کر گھر میں صاف کر کے پسوالیں۔ صبح، دوپہر، شام کھانے سے پہلے اس آٹے کی ایک روٹی پکوا کر کھالیا کریں۔ کھانے سے پہلے روٹی پر مکھن چپڑ لیا کریں۔ مکھن خالص ہونا چاہئے۔ دس سیر چنوں کا آٹا آپ کے مرض کا مکمل علاج ہے۔

اداسی

سوال: میں ایک شادی شدہ شخص ہوں اور خدا کا شکر ہے آج تک مجھے کوئی غم یا فکر لاحق نہیں ہوئی۔ اس کے باوجود ہر وقت اداس اور بے چین رہتا ہوں۔ وہم اور وسوسوں کی یلغار رہتی ہے۔ بے مقصد خیالات اور تصورات میں ڈوبا رہتا ہوں۔ ڈر اور خوف کے سائے ذہن پر منڈلاتے رہتے ہیں۔ اس ذہنی حالت کی وجہ سے صحت پر اتنا برا اثر پڑا ہے کہ ہڈیوں کا ڈھانچہ بن گیا ہوں۔ آپ کوئی ایسا طریقہ تلقین فرمادیں جس سے میں اس گہری دلدل سے باہر نکل آؤں۔

جواب: بالکل تنہائی میں ایک سفید کاغذ لیجئے اور اس کاغذ کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پورے کاغذ پر ضرب کا نشان (X) بناتے چلے جائیں۔ یہاں تک کہ کاغذ ختم ہو جائے پھر اس کاغذ کو جلا دیجئے۔ یہ آپ کی شکایات کا مکمل علاج ہے۔ 41 دن عمل کریں۔

انگلیاں کشش کا ذریعہ

جواب: صبح سویرے اور رات کو سونے سے پہلے آلتی پالتی مار کر بیٹھ جائیں اور دونوں ہاتھوں کو چہرے پر اس طرح پھیریں کہ شروع کرتے وقت انگلیاں ماتھے پر بالوں کی جڑوں کو مس کرتی ہوں اور انگوٹھے دونوں کنپٹیوں کو چھوتے ہوں۔ پھر ہاتھوں کو چہرے سے جدا کر دیں۔ پھر سابقہ عمل دہرائیں۔ پانچ منٹ تک چہرے کا مساج کرتے رہیں اس سے نہ صرف چہرے کی جاذبیت میں اضافہ ہو گا بلکہ اس کی ساخت بھی مناسب ہو جائے گی۔

اولاد نرینہ

سوال: اب میں پھر امید سے ہوں۔ آپ مجھے کوئی وظیفہ بتلائیں کہ خدا مجھے لڑکا عطا فرمائے۔ آپ کو خدا ہمیشہ خوش رکھے۔ میرے شوہر ویسے تو مجھ سے بہت اچھا سلوک کرتے ہیں لیکن کبھی کبھی نہ جانے ان کو کیا ہو جاتا ہے کہ طلاق تک نوبت آ جاتی ہے، بہت غصے کے مالک ہیں حالانکہ میں بہت صبر سے کام لیتی ہوں۔ آپ اس کے لئے بھی کوئی وظیفہ بتلائیں کہ میرے شوہر غصہ نہ کیا کریں۔ وہ پہلے بھی چار شادیاں کر چکے ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ اب وہ کبھی دوسری عورت کی طرف مائل نہ ہوں۔

جواب: ظہر کی نماز کے بعد ایک مرتبہ سورۂ مریم پڑھ کر پانی پر دم کر کے پی لیا کریں اور دم کیا ہوا پانی اپنے شوہر کو بھی پلا دیا کریں۔

اللہ کے فضل و کرم سے آپ کی دونوں مرادیں پوری ہو جائیں گی۔

اولاد نہیں ہوئی

جواب: اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہیں۔ وہ جب چاہیں اور جو چاہیں کرنے پر پوری قدرت رکھتے ہیں۔ آپ کے لئے علاج تجویز کیا جارہا ہے۔ یقین اور دلجمعی کے ساتھ اس پر عمل کریں۔

ایک پاؤ کلونجی (کالے بیج جو اچار میں ڈالے جاتے ہیں) پانی سے دھو کر دھوپ میں سکھا لیں اور کھلے منہ کی نیلی شیشی میں بھر کر مضبوط کارک لگا دیں۔ اوپر سے ایک چوتھائی شیشی خالی رہنی چاہئے۔ رات کو سونے سے پہلے وضو کر کے سو مرتبہ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَo خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍo پڑھ کر کلونجی پر دم کر کے شیشی میں بند کر دیں۔ یہ شیشی صبح دھوپ میں ایسی جگہ رکھ دیں جہاں سارا دن دھوپ رہتی ہو۔ رات کو اٹھا کر پھر سو مرتبہ عمل کر کے اس پر دم کر دیں اور اگلے روز صبح پھر دھوپ میں رکھ دیں۔ اسی طرح یہ عمل چالیس روز تک دہرائیں۔ عمل پورا ہونے کے بعد ایک چٹکی کلونجی صبح نہار منہ پانی سے نگل لیا کریں۔ جب تک یہ کلونجی ختم نہ ہو اس عمل کو جاری رکھیں۔ ایک پاؤ کلونجی ختم ہونے تک عمل کو جاری رکھیں۔ ایک پاؤ کلونجی ختم ہونے سے پہلے پہلے ان شاء اللہ آپ ”امید“ سے ہو جائیں گی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو گول مٹول، خوبصورت، ہنستا کھیلتا بیٹا عطا کریں۔ آمین

اندرونی بخار

سوال: آج سے چھ سال قبل جب میری عمر گیارہ سال تھی تو مجھے ٹائی فائیڈ ہوا۔ بیماری کے دوران ایک جگہ گیا جہاں کیلے تقسیم کئے گئے جیسے ہی کیلا میرے حلق سے نیچے اترا مجھ پر غشی طاری ہو گئی، کچھ ہوش نہ رہا کہ کیا ہوا۔ جب آنکھ کھلی تو ہسپتال میں تھا، بے ہوشی کی حالت میں مجھ پر کیا بیتی مجھے نہیں معلوم البتہ گھر والے کہتے ہیں کہ آنکھیں چڑھ گئی تھیں اور گردن اکڑ گئی تھی۔ جب ہسپتال سے چھٹی ملی تو ڈاکٹر نے بتایا کہ مجھے دماغ کی ٹی بی ہو گئی ہے۔ دوسرے ڈاکٹروں نے کوئی وضاحت نہیں کی، علاج ہوتا رہا۔

ایک دن جب میں سو کر اٹھا تو اچانک چکرا کر گر گیا، گھر والوں نے اٹھا کر لٹایا اس وقت میرے بائیں حصہ پر فالج کا اثر ہوا۔ علاج سے فالج کا اثر ختم ہو گیا اور اب میں آرام سے چل پھر سکتا ہوں لیکن اب بھی سوتے وقت عجیب حالت ہو جاتی ہے، دماغ گھومتا ہے، دل گھبراتا ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے بستر ہوا میں اڑ رہا ہو۔ اکثر اس خوف کی وجہ سے نیند کوسوں دور چلی جاتی ہے۔ جب میں رات کو کسی گاڑی میں سفر کرتا ہوں تو یہی حالت ہو جاتی ہے اور کئی گھنٹوں تک حواس قابو میں نہیں آتے سفر کے بعد بھی ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے اب بھی گاڑی میں سفر کر رہا ہوں۔

جواب: یہ ساری علامات اندرونی بخار کی ہیں۔ بخار کے ساتھ بلڈ پریشر کا بھی پتہ چلتا ہے۔ کیلا کھانے سے ٹھنڈ کی وجہ سے بخار دماغ کی طرف چلا گیا اور دماغ کے خلیے متاثر ہو گئے جس کی بناء پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ اب بھی بخار کے اثرات موجود ہیں۔ نہایت توجہ اور پرہیز کے ساتھ مرض کے خاتمہ کے لئے پورا علاج ہونا ضروری ہے۔ دوا دارو کے علاج کے ساتھ ساتھ روحانی علاج یہ ہے:

جب بھی کوئی مشروب پانی، چائے یا دودھ پئیں ایک بار بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ هُواللهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُلَهُ الْاَسْمآءُ الْحُسْنٰی پڑھ کر دم کر کے پئیں۔ سمندر جھاگ، نہایت باریک پیس کر کاغذ میں پڑیا بنا کر تکیہ کے نیچے رکھ دیں۔ یہ پڑیا ہر 24 گھنٹے کے بعد تبدیل کر دیں۔ ایک پڑیا میں ایک تولہ میدہ کی طرح باریک پسا ہوا سمندر جھاگ کافی ہے۔ چالیس روز کے علاج سے انشاءاللہ بخار سے نجات مل جائے گی۔

احساس کمتری

سوال: میں احساس کمتری کا مریض ہوں۔ مجھ میں خود اعتمادی بالکل نہیں ہے۔ چلتا ہوں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میری چال بہت خراب ہے۔۔۔۔۔ لوگ مجھے دیکھ کر میرا مذاق اڑاتے ہیں۔ کسی سے بات کرتا ہوں تو دل میں یہی خیال رہتا ہے کہ مجھ سے بڑا ہے۔ میں کالج میں سائنس کا طالب علم ہوں کلاس میں سر مجھ سے کوئی سوال کرتے ہیں یا حاضری کے لئے رول نمبر

پوچھتے ہیں تو میں بہت زیادہ گھبرا جاتا ہوں، زبان میں لکنت آجاتی ہے۔ حلق سے آواز نہیں نکلتی۔ عظیمی صاحب! کلاس میں کھڑے ہو کر جواب دینے کے تصور سے ہی میری روح فنا ہو جاتی ہے۔ میں گھر سے بھی بہت کم باہر نکلتا ہوں۔ ہر وقت مایوس اور افسردہ رہتا ہوں۔

جواب: احساس کمتری اور نروس نیس کے لئے سرخ رنگ بہت مفید ہے۔ نیز نارنجی رنگ بھی جس سے دل کی پریشانی دور ہو کر سکون ملتا ہے، استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک چھوٹی سی ٹوکری میں نارنگیاں بھر کر کمرے میں رکھ لی جائیں اور روزانہ نارنگیوں پر چند منٹ نگاہ کو مرکوز رکھا جائے۔ اس کے ساتھ صبح سویرے اٹھتے ہی ایک بڑے آئینے کے سامنے تن کر کھڑے ہو کر اپنے سراپا پر ٹکٹکی باندھ کر دیکھیں اور دو تین منٹ تک آہستہ آہستہ دل میں یہ الفاظ دہرایئے "ہر چیز دلفریب اور خوشگوار ہے، میں کسی سے کمتر نہیں ہوں جو چاہوں وہ کر سکتا ہوں۔" یہ عمل کرنے کے بعد چند منٹ تک کمرے میں چہل قدمی کریں اور پھر آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر وہی عمل دہرائیں۔ اس طرح یہ عمل روزانہ تین دفعہ کیا جائے۔ علاج کی مدت ایک کم چالیس روز ہے۔

استغنا اور کیلوریز

سوال: ہمارے گھر میں روپے پیسے کی کمی نہیں ہے۔ آرام و آسائش کی ہر چیز مہیا ہے لیکن پھر بھی حال یہ ہے کہ گھر کا ماحول گھٹا گھٹا سا معلوم ہوتا ہے اور اس کے مکین بجھے بجھے سے لگتے ہیں۔ امراض اور جسمانی عوارض نے گھر کے لوگوں کو اپنا مستقل نشانہ بنا رکھا ہے۔ کبھی کوئی بیمار ہو جاتا ہے اور کبھی کسی کو کوئی مرض آن پکڑتا ہے۔ بے سکونی نے گھر پر ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔ افراد خانہ پر چڑچڑاپن سوار رہتا ہے اور بات بات پر تیز کلامی کی نوبت آ جاتی ہے۔ ایک جاننے والے نے بتایا کہ ہمارے گھر پر کسی نے کچھ کرا دیا ہے۔ تاکہ ہم لوگوں کو سکون نہ ملے۔ ہم نے جادو کے توڑ کے لئے کئی عمل خود بھی کئے اور عاملوں سے بھی کروائے لیکن ابھی تک اس کا کوئی توڑ نہیں ہو سکا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اپنے علم کی روشنی میں اس صورتحال کا تدارک کریں۔

جواب: انسان جس ماحول میں زندگی گزارتا ہے اس کے اثرات کا ذہن اور جسم پر مرتب ہونا لازمی امر ہے۔ اگر ماحول میں الجھاؤ نہیں ہے، ذہنی استقامت ہے تو انسان کے اندر روشنیوں کا ذخیرہ کم خرچ ہوتا ہے۔ یہ وہی روشنیاں ہیں جو لائف اسٹریم کی حیثیت سے ہر آدمی کے اندر ذخیرہ ہوتی ہیں۔ ان روشنیوں کا اعتدال سے خرچ ہونا ہی صحت بخش زندگی کی علامت ہے۔ سائنس بھی ہمیں بتاتی ہے کہ توانائی (کیلوریز) بنتی اور استعمال ہوتی رہتی ہے۔ آدمی کو اصولی

طور پر اس دنیا میں بنیادی ضروریات کے علاوہ کچھ نہیں چاہئے۔ اب یہ اس کی مرضی ہے کہ وہ خود کو کس حد تک دنیوی معاملات میں الجھالیتا ہے۔

مثلاً ایک کمرہ جس میں صرف ایک چارپائی بچھی ہوئی ہے اور ایک دوسرا کمرہ ہے جس میں صوفہ سیٹ، دیوان، میز، قالین وغیرہ ہیں۔ قانون یہ ہے کہ جب ہم کسی چیز کی طرف متوجہ ہوتے ہیں یا اسے دیکھتے ہیں تو اس چیز کا عکس ہمارے دماغ کی اسکرین پر پڑتا ہے اور اس عمل میں کیلوریز خرچ ہوتی ہیں۔ جب ہم دوسرے کمرے میں موجود ہوتے ہیں تو اس وقت وہ انرجی جسے زندگی کا ایندھن بننا چاہئے، صوفہ سیٹ اور قالین وغیرہ کی نذر ہو جاتی ہے۔ علیٰ ہذاالقیاس، زندگی میں کام آنے والی انرجی بے شمار وسائل کے حصول، اس کی فکر، رکھ رکھاؤ اور اس کے استعمال میں خرچ ہو جاتی ہے اور ترقی اور اسٹیٹس کا عفریت آدمی کو نگل کر موت کے منہ میں ڈال دیتا ہے۔

آپ کے گھر میں جو صورتحال درپیش ہے اس کے تجزیہ سے یہ بات از خود سامنے آجاتی ہے کہ زندگی کو خوشی، سکون اور صحت سے ہمکنار کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آدمی کے اندر ذہنی استغناء موجود ہو۔ ذہن میں استغناء کو جگہ دینے کے ساتھ ساتھ معاشی وسائل اور ذرائع کو مخلوق خدا کے لئے وقف کریں تاکہ روپے پیسے کی طرف سے ایک توازن پیدا ہو۔ یہ عمل استغناء کے حصول میں بہت معاون ثابت ہوگا۔

انسانی وولٹیج

سوال: میں جس کیفیت سے دوچار ہوں وہ کیفیت کچھ یوں ہے کہ جب میں غیر ارادی طور پر آنکھیں بند کر کے دیکھتی ہوں تو مجھے عجیب طرح کی چیزیں نظر آتی ہیں۔ کبھی کوئی عمارت، کبھی انسانی ہیولا اور اکثر بڑی بڑی اور روشن آنکھیں اور پھر یہ شکلیں غائب ہو جاتی ہیں۔ لیکن میری شدت سے یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ آنکھیں پھر نظر آئیں۔ رات کو جب میں سونے کے لئے لیٹتی ہوں اور آنکھیں بند کرتی ہوں تو نیند نہیں آتی، سر درد کرنے لگتا ہے۔ اسی کیفیت میں اگر نیند آجائے تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے میں تنگ اندھیرے غار سے گزر رہی ہوں۔ میرا دم گھٹنے لگتا ہے۔ نبض تیز چلنے لگتی ہے۔ آنکھیں کھولنا چاہتی ہوں تو تھوڑی سی کھلتی ہیں لیکن میں اس کیفیت میں رہتی ہوں، چیخنا چاہوں تو چیخ نہیں سکتی۔ پوری قوت لگا کر اٹھنا چاہوں تو اٹھ نہیں سکتی۔ مجھے بتایئے کہ ایسا کیوں ہے اور میں اس سے کیسے نجات حاصل کر سکتی ہوں؟

جواب: انسان کے گوشت پوست کے جسم کے اندر روشنیوں اور لہروں سے بنا ہوا ایک اور جسم ہوتا ہے۔ اس جسم میں ایک مخصوص مقدار کی وولٹیج گردش کرتی ہے۔ اگر کسی وجہ سے برقی رو کا یہ دور تیز ہو جائے تو ایسے حالات بھی پیدا ہونے چاہئیں کہ اس رو کی تیزی شعوری دنیا میں کہیں استعمال ہو۔ اگر ایسا نہیں ہوتا تو اعصاب پر دباؤ پڑتا ہے اور اس کی شکست و ریخت بھی ہو سکتی ہے۔ یہی صورتحال آپ کو درپیش ہے۔ اس کے تدارک کے لئے روزانہ رات کو 3 چھوہارے دودھ میں بھگو دیں۔ بھگونے سے پہلے ان میں سے گھٹلی نکال دیں۔ صبح نہار منہ

چھوہارے کھالیں اور اوپر سے دودھ پی لیں۔ غذا میں تیز نمک اور مصالحہ دار اشیاء سے پرہیز کریں۔پندرہ دنوں میں آپ کی حالت معمول پر آجائے گی۔

ایک لاکھ خواہشات

سوال: شادی کو 27 سال ہو گئے ہیں۔ یہ کہنا مبالغہ نہ ہو گا کہ اس وقت سے لے کر آج تک ایک دن بھی سکون سے نہیں گزرا۔ شوہر اعلیٰ تعلیم یافتہ اور اچھی پوسٹ پر فائز ہیں۔ گھر میں خدا کے فضل سے خوشحالی اور فارغ البالی ہے۔ مگر ذہنی آسودگی مفقود ہے۔ہم میں سے کسی کی صحت ٹھیک نہیں ہے۔ شوہر مستقل بیمار رہتے ہیں۔ خوف اور حزن کا شکار ہیں۔ چار لڑکے ہیں ان کو بھی کچھ نہ کچھ لگا رہتا ہے اور خود میں بھی اعصابی تناؤ اور ڈپریشن کی شکار ہوں۔ روحانی ڈاک کی مستقل قاری ہوں۔ ماورائی علوم پر دسترس اور مسائل حیات پر آپ کی گرفت مجھے تو حیران کئے دیتی ہے۔ میرے مسائل کا بھی کوئی حل نکالئے۔

جواب: انسان کی یہ عادت ہے کہ وہ دوسروں سے توقعات قائم کرتا ہے اور بعض اوقات ایسی امیدیں وابستہ کر لی جاتی ہیں جن کو پورا کرنا ہر انسان کے بس میں نہیں ہوتا۔ جب توقعات پوری نہیں ہوتیں تو بار بار مایوسی ہوتی ہے اور آدمی ڈپریشن کا مریض بن جاتا ہے۔ حالانکہ ہونا یہ چاہئے کہ بندے کو کسی ایسی ذات سے توقعات قائم کرنی چاہئیں جس کے قبضہ قدرت میں یہ بات ہے کہ اس سے اگر روزانہ ایک لاکھ خواہشات بھی وابستہ کر لی جائیں تو اسے ان کو پورا کرنے کی قدرت حاصل ہے۔

سکون آدمی باہر تلاش کرتا ہے جبکہ سکون کا تعلق خارجی چیزوں سے ہر گز نہیں ہے۔ سکون ایک مستقل اور حقیقی کیفیت ہے جب ہم فکشن اور غیر حقیقی وسائل میں سکون تلاش کرتے ہیں تو ہمارا لاشعور بے چین اور مضطرب ہو کر احتجاج کرتا ہے۔ لاشعور کا یہی احتجاج، ڈپریشن اور بے سکونی ہے۔ ہمارے اندر ایک حقیقی ایجنسی ہر وقت، ہر لمحہ اور ہر آن مصروف ہے۔ جب اس ایجنسی سے ہمارا رشتہ مستحکم ہو جاتا ہے تو ہمارے اوپر سے حزن و ملال اور بے یقینی کی کیفیت ختم ہو جاتی ہے۔ یہ ایجنسی ہماری روح ہے۔ اور روح اللہ تعالیٰ سے وابستہ ہے۔ اسی لیے جو بندے اللہ تعالیٰ سے قریب ہو جاتے ہیں وہ ہمیشہ پر سکون رہتے ہیں۔ ان کے اوپر پریشانیوں اور بیماریوں کا غلبہ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ سے قریب ہونے اور اللہ تعالیٰ سے دوستی کرنے کا مؤثر ذریعہ مراقبہ ہے۔ آپ بھی مراقبہ کیا کریں، انشاءاللہ ساری پریشانیوں سے نجات مل جائے گی۔ رات کو سونے سے پہلے آنکھیں بند کر کے یہ تصور کیا کریں کہ مجھے اللہ دیکھ رہا ہے۔

ایب نارمل زندگی

سوال: میرا چھوٹا بھائی جس کی عمر دس سال ہے آج سے تقریباً ایک مہینہ پہلے اپنی والدہ کے ساتھ صدر گیا۔ وہاں بس اسٹاپ پر بس کے ہارن سے اس قدر خوفزدہ ہوا کہ ہاتھ پاؤں سن اور حلق خشک ہو گیا، رنگ بھی پیلا پڑ گیا۔ اس کے بعد حال یہ ہوا کہ اس کا حلق خشک رہنے لگا اور وہ ہر وقت پانی پینے لگا۔ بار بار پیشاب کی حاجت ہونے لگی۔ والدہ نے بھائی کو اسی وقت ہسپتال پہنچایا لیکن ڈاکٹروں نے اسے نارمل قرار دے دیا۔ دوسرے تیسرے دن پھر بھائی پر وہی دورا پڑا۔

اور اسی طرح ہاتھ پاؤں سن ہو گئے، حلق خشک ہو گیا۔ ایک عجیب بات یہ ہے کہ اگر کوئی گانا دورے کے وقت گایا جارہا ہو تو وہی گانا دوبارہ سننے پر رونے لگتا ہے۔ خاص طور پر صبح کے وقت یہ دورہ شدت اختیار کر لیتا ہے۔ آنکھوں کے پپوٹے بھاری ہو جاتے ہیں اور دورہ شروع ہو جاتا ہے، ہر وقت خوفزدہ رہتا ہے، اسے ایک وہم یہ بھی ہے کہ اس پر اثر ہے، گھٹن کی وجہ سے ہر وقت ٹہلتا رہتا ہے۔ کبھی پیٹ میں درد، کبھی سینے میں درد اور کبھی سر میں درد کی شکایت کرتا ہے۔ ای سی جی ٹھیک ہے۔ پیشاب اور خون کے ٹیسٹ بھی نارمل ہیں۔ اس کے باوجود بھائی ہر وقت دل پر ہاتھ رکھے دھڑکن چیک کرتا رہتا ہے۔ دل کی دھڑکن اتنی تیز ہو جاتی ہے کہ آواز صاف سنائی دیتی ہے۔ ہم سے اس کی یہ حالت دیکھی نہیں جاتی۔

جواب: بہت سارے مور کے پر جمع کر کے ان پروں میں سے ہڈی الگ کر لی جائے۔ نقش و نگار سے مزین جو پر باقی رہ جائیں۔ ان سے قرآن پاک کی آیت **ما کذب الفواد مارای** لکھیں۔ طریقہ یہ اختیار کریں کہ کسی خوشنویس سے دوہرے خط میں موٹے قلم سے یہ آیت چکنے کاغذ پر لکھوالیں۔ یہ دوہرا خط اتنا کھلا ہونا چاہئے کہ اس میں مور کے پر آسانی کے ساتھ چپک جائیں۔ اس سفید کاغذ کو سیاہ مخمل کے کپڑے پر رکھ کر فریم کرالیں اور صاحبزادے سے کہیں کہ وہ دن رات میں بار بار کچھ وقفہ دے کر اس آیت پر نظر جمائیں۔ کھانوں میں میٹھی چیزوں کا استعمال زیادہ کریں اور خاص طور پر عصر کے بعد سورج غروب ہونے سے پہلے ایک چھٹانک گرم جلیبی کھائیں۔ جلیبی ٹھنڈی نہیں ہونی چاہئے۔ اور جلیبی میں شیرہ زیادہ ہونا چاہئے۔ دعا اور دوا کے اصول پر اس علاج سے 40روز میں انشاءاللہ (abnormality) ختم ہو جائے گی۔

اجمیر شریف کی حاضری

سوال: ایک سوال لے کر حاضر خدمت ہو رہا ہوں۔ درخواست ہے کہ اس کا جواب مرحمت فرمائیں۔ مشہور بزرگ حضرت بابا تاج الدین ناگ پوری کی ایک کرامت یوں درج ہے کہ ایک شخص نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ مجھے اجمیر شریف جانے کی اجازت دی جائے۔ بابا صاحب نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کہا کہاں جاتے ہو اجمیر یہیں ہے۔ اسی لمحے اس شخص نے دیکھا کہ وہ اجمیر میں موجود ہے اور وہاں کی سیر کر رہا ہے۔ ازراہ کرم اس بات پر روشنی ڈالیں کہ ایسا کیوں کر ہوا؟

جواب: اس کرامت کے اصول کو سمجھنے کے لئے انسانی ذات اور زمان و مکان پر مختصر روشنی ڈالنا ضروری ہے۔ انسان کی ذات کا ایک حصہ داخلی ہے اور دوسرا خارجی۔ داخلی حصہ وحدت ہے جہاں نہ زمانیت ہے نہ مکانیت۔ احساس کے صرف تین حصے شاہد، مشہود اور مشاہدہ پائے جاتے ہیں۔ ذات کے خارجی حصے میں یہی احساس زمانیت اور مکانیت دونوں کو احاطہ کر کے ٹھوس شکل میں ظاہر کرتا ہے۔ کسی شخص کا باطن جو اس کی اپنی ذات ہے۔ امر ربی یا روح کہلاتا ہے اور روح میں کائنات کے تمام اجزاء اور اس کی حرکتیں منقوش اور موجود ہیں اس بات کو ایک مثال سے سمجھئے۔ ہم کسی عمارت کی ایک سمت میں کھڑے ہو کر اس عمارت کے ایک زاویہ کو دیکھتے ہیں۔ جب اس عمارت کے دوسرے زاویے کو دیکھنا ہوتا ہے تو چند قدم چل کر اور کچھ فاصلہ طے کر کے ایسی جگہ کھڑے ہو جاتے ہیں جہاں سے عمارت کے دوسرے رخ پر نظر پڑتی ہے۔ نگاہ کا

زاویہ تبدیل کرنے میں چند قدم کا فاصلہ طے کرنا پڑتا اور فاصلہ طے کرنے میں تھوڑا سا وقفہ بھی صرف ہوا۔ اس طرح نظر کا ایک زاویہ بنانے کے لئے مکانیت اور زمانیت دونوں وقوع میں آئیں۔ ذرا وضاحت سے اسی بات کو ہم یوں بیان کر سکتے ہیں کہ جب ایک شخص لندن ٹاور کو دیکھنا چاہے تو کراچی سے سفر کر کے اسے لندن جانا پڑے گا۔ ایسا کرنے میں اسے ہزاروں میل کی مکانیت اور کئی دنوں کا زمانہ لگانا پڑے گا۔ اب نگاہ کا وہ زاویہ بنا جس سے لندن ٹاور دیکھا جا سکتا ہے۔ مقصد صرف نگاہ کا وہ زاویہ بنانا تھا جس سے لندن ٹاور کو دیکھا جا سکے۔ یہ انسانی ذات کے خارجی حصے کا زاویہ نگاہ ہے اگر ذات کے داخلی زاویہ نگاہ سے کام لینا ہو تو ہم اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے ذہن میں لندن ٹاور کا تصور کر سکتے ہیں۔ تصور کرنے میں جو نگاہ استعمال ہوتی ہے وہ اپنی ناتوانی کی وجہ سے ایک دھندلا سا خاکہ دکھاتی ہے لیکن وہ زاویہ ضرور بنا دیتی ہے جو ایک طویل سفر کر کے لندن ٹاور پہنچنے کے بعد ٹاور کو دیکھنے میں بنتا ہے اگر کسی طرح نگاہ کی ناتوانی دور ہو جائے تو زاویہ نگاہ کا دھندلا خاکہ روشن اور واضح نظارے کی حیثیت اختیار کر سکتا ہے اور دیکھنے کا مقصد بالکل اسی طرح پورا ہو جائے گا جو سفر کے بعد پورا ہوتا ہے۔ اصلی چیز زاویہ نگاہ کا حصول ہے جس طرح بھی ممکن ہو۔ بابا تاج الدین ناگپوری نے اپنی قوت تصرف سے سائل کے اندر ایک مخصوص زاویہ نگاہ پیدا کر کے ذہنی نظارے کو جلا بخش دی۔ اس طرح سائل نے اجمیر کو بالکل اسی طرح دیکھا جس طرح ایک طویل سفر کے بعد وہ اجمیر پہنچ کر وہاں کے مناظر دیکھتا ہے۔

آوارہ لڑکا

سوال: میرا شادی شدہ لڑکا ہے اور آوارہ مزاج ہو گیا ہے۔ ہر وقت فاحشہ عورتوں کے ساتھ رہتا ہے۔ بہت کوشش کی ہے لیکن راہ راست پر نہیں آتا۔ اب غیر ملک جانے کی کوشش کر رہا ہے آپ سے دعا ہے کہ اس کے لئے کوئی وظیفہ تجویز فرمائیں تا کہ اس عورت کا خیال اس کے دل سے نکل جائے اور برائی والا راستہ چھوڑ کر نیکی کی طرف جائے۔ اپنی منکوحہ عورت سے تعلقات قائم کرلے۔

جواب: رات کو جب آپ کا بیٹا گہری نیند سو جائے تو ان کی بیوی ان کے قریب بیٹھ کر، کھڑی ہو کر یا لیٹے لیٹے ایک مرتبہ سورہ تبت ید ابی لہب پوری سورت پڑھ دیا کریں اور خود بھی بات کئے بغیر سو جائیں۔ عمل کی مدت چالیس روز ہے۔

آنکھوں کے سامنے نقطے

سوال: میری آنکھوں کو ایک عجیب و غریب بیماری لاحق ہو گئی ہے۔ پہلے بائیں آنکھ میں دو نقطے سے نظر آتے تھے۔ پھر بڑھتے بڑھتے یہ نقطے سے جالے کی صورت اختیار کر گئے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کوئی بیماری نہیں ہے لیکن میری آنکھوں میں تکلیف ہے اور اب پڑھنے میں بھی دشواری پیش آنے لگی ہے۔ ازراہ کرم کوئی علاج تجویز کریں۔

جواب: پیلی سرسوں کا تیل اپنے سامنے نکلوائیں۔ وہ تیل لے کر اس کے اوپر گیارہ ہزار مرتبہ گیارہ دن میں الحق النور پڑھ کر دم کریں اور پھر اس تیل سے کاجل تیار کر کے روزانہ رات کو سوتے وقت جست کی سلائی سے آنکھوں میں لگائیں۔

آنکھ میں آنسو

سوال: بعض اوقات تو چھوٹی چھوٹی باتوں پر رونا آجاتا ہے لیکن کبھی بڑی سے بڑی بات پر بھی آنکھ نہیں بھیگتی۔ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ ماموں جان سعودی عرب جا رہے تھے، سب گھر والے آنکھیں نم کئے انہیں الوداع کہہ رہے تھے لیکن میری آنکھ سے ایک آنسو نہ ٹپکا۔ اکثر مجھے ایسے موقعوں پر شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ آپ براہ کرم مشورے سے نوازیئے۔ میں تازندگی آپ کی ممنون رہوں گی۔

جواب: سورۂ حشر پوری سورۂ ہر نماز کے بعد پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیا کریں۔ دل میں گداز اور رقت پیدا ہو جائے گی۔

آدھے جسم میں درد

سوال: روحانی ڈائجسٹ ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو بہت پسند ہے اور ہم سب آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ لوگوں کو سیدھی راہ دکھا رہے ہیں۔ میں آپ کو ایک بار پھر زحمت دے

رہی ہوں۔ مسئلہ یہ ہے کہ میری امی جان مستقل بیمار رہتی ہیں۔ ایک بیماری چھوٹتی ہے تو دوسری لگ جاتی ہے۔ انہیں سر میں اکثر درد رہتا ہے۔ کبھی کبھی آدھے سر سے لے کر پورے آدھے جسم میں نہایت تکلیف دہ درد ہوتا ہے۔ یہ درد دائیں طرف زیادہ ہوتا ہے۔ امی کے مزاج میں غصہ بھی زیادہ ہے۔ طبیعت خراب ہو تو خاص کر بہت پریشان ہو جاتی ہیں۔ آپ سے درخواست ہے کوئی علاج بتادیں جس سے میری امی کو مستقل سر درد سے نجات مل جائے۔

جواب: ایک سوتی رومال پر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo

رَضَیْنَا بِاالْقَضَیْنَا فَاتُوْا بُرھَانَ اَلْفَ مَرَّۃٍ

پڑھ کر پھونک ماریں اور گرہ لگادیں۔ یہ رومال سر میں اس طرح باندھیں کہ گرہ کنپٹی کے اوپر آجائے۔ یہ رومال صبح سویرے باندھ کر رات کو سونے سے پہلے چند منٹ کے لئے کھول دیں اور پھر باندھ لیں اور کئی روز تک یہ سلسلہ جاری رکھیں۔ وضو یا غسل کرتے وقت رومال کھول لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس علاج سے آپ کی امی کو سر درد سے نجات مل جائے گی۔

آسمان

سوال: دو سال قبل میرے ذہن میں کچھ عجیب قسم کے خیالات آتے تھے مثلاً میرے قریب جب کوئی ایسے بزرگ بیٹھے ہوتے جن کا میں بے حد احترام کرتا ہوں تو ان کے

بارے میں مجھے اچانک خیال آتا کہ میں انہیں تھپڑ مار دوں اور پھر میں سوچتا کہ بزرگ کے متعلق مجھے یہ خیال آیا ہے۔ ان سے تو میں محبت کرتا ہوں۔ آخر یہ خیال کیوں ذہن میں آتے ہیں۔ حضرت یہ یقین کریں کہ میں اس الجھن میں گرفتار ہو چکا تھا کہ کہیں مجھ سے یہ بد اخلاقی سرزد نہ ہو جائے۔ آخر کار یہ سلسلہ دوماہ گزرنے کے بعد ختم ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ خیالات میرے ذہن سے نکل گئے لیکن ابھی چند روز قبل پھر سے وہی شکایت محسوس کر رہا ہوں۔ میں اللہ کے فضل و کرم سے نماز بھی پڑھتا ہوں اور اپنے بھائیوں کو نیک کام کی تلقین بھی کرتا ہوں اور خود بھی حتی المقدور برے کاموں سے بچنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اللہ کے فضل و کرم سے لوگ مجھے عزت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ اس لئے کبھی کبھار پریشان ہو جاتا ہوں کہ آخر ایسے خیالات میرے ذہن میں کیوں آتے ہیں۔ میں ان تمام خیالات کو شیطانی وسوسہ سمجھتا ہوں اور کبھی سوچتا ہوں کہ ہو سکتا ہے کوئی دوسرا شخص مجھ پر جادو وغیرہ کر کے میری عزت کو ختم کرنا چاہتا ہو یا کوئی مجھے ٹیلی پیتھی کے ذریعے تنگ کر رہا ہو۔

جواب: ہر نماز کے بعد ایک سو مرتبہ استغفار پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیا کریں اور رات کو سوتے وقت دس منٹ تک آسمان دیکھا کریں۔

آنتیں

سوال: آپ اپنے کالموں میں بار بار یہ لکھتے ہیں کہ انسان اللہ کا نائب اور خلیفہ ہے۔ نیابت کا مطلب ہے کہ جس کی نیابت حاصل ہے اس کے اختیارات بھی حاصل ہوں۔ آدم زاد کو

اگر اللہ تعالیٰ کی نیابت کے اختیارات حاصل نہیں ہیں تو وہ صرف اور صرف حیوان ہے، انسان کہلانے کا مستحق ہرگز نہیں۔ انسان کا مرکزی کردار یہ ہے کہ وہ کائنات کے رموز کو سمجھ کر کائنات پر حکمرانی کرے۔ سوال یہ ہے کہ ہمارے علماء یا ہمارے دانشور چودہ صدیوں سے ہمیں جو بتارہے ہیں، جو سکھارہے ہیں اس کے بارے میں آپ کی کیارائے ہے؟

جواب: پہلی بات یہ ہے کہ میں ایک فقیر آدمی ہوں اور روحانی علوم کی اشاعت میرا مسلک ہے۔ میں ہمیشہ اختلافی مسائل سے گریز کرتا ہوں۔ جہاں تک تسخیر کائنات کے رموز اور فارمولوں کا تعلق ہے۔ قرآن خود اس کی شہادت دیتا ہے مطالعہ کائنات کی اہمیت اور حقیقت کا اندازہ اس امر سے ہوتا ہے کہ قرآن کریم میں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور معاشرتی مسائل سے متعلق تقریباً 150 آیتیں ہیں جبکہ تسخیر کائنات سے متعلق 756 آیتیں ہیں۔ سورۃ اعراف میں ہے ''کیا یہ لوگ آسمان اور زمین کی تخلیق پر غور نہیں کرتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کی موت قریب آگئی ہے۔" سورۂ عنکبوت میں ہے ''اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہہ دیجئے زمین پر چل پھر کر دیکھو کہ خدا نے کس طرح زمین کی پیدائش کی ہے۔" سورۃ فاطر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''غور کرو پہاڑوں میں سفید، سرخ، سیاہ رنگ پتھروں کی تہیں موجود ہیں۔'' سورۃ البقرہ میں ارشاد ہے کہ ''آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور رات دن کے اختلاف میں عقل مندوں کے لئے نشانیاں ہیں۔" سورۃ آل عمران میں ہے ''اگر تم ایمان میں مستحکم ہو تو دنیا میں سربلند رہو گے۔" دنیا میں ہم کتنے سربلند ہیں۔ یہ بات ہمارے سامنے ہے۔ اس سلسلہ میں کچھ عرض کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

آپریشن

سوال: ایک سال قبل رات کو بستر پر لیٹی ہوئی تھی کہ میری پشت کی طرف سے ایک کتا آیا اور میرے اوپر حملہ کرنے کے لئے اچھلا ساتھ ہی میرے شوہر لیٹے ہوئے تھے وہ تیزی سے اٹھے اور کتے کو زور سے ہاتھ مارا کتا گرا اور ایک دم غائب ہو گیا تقریباً 9 ماہ پہلے شام کے وقت لحاف اوڑھے سو رہی تھی کہ اچانک ایک چھپکلی میری گردن کے قریب آئی اور کاٹنا ہی چاہتی تھی کہ میرے بھائی کی نظر اس پر پڑ گئی۔ جیسے ہی وہ اسے مارنے کے لئے بڑھا چھپکلی غائب ہو گئی اس کے بعد سے مجھے دل کی بیماری لاحق ہو گئی ہے۔

ڈاکٹروں کی تشخیص ہے کہ دل میں خون لے جانے والی کوئی رگ سکڑ گئی ہے، ہاتھ پاؤں بے جان محسوس ہوتے ہیں پورا جسم ایک خالی لفافے کی مانند معلوم ہوتا ہے ذرا سا دور چلتی ہوں تو سانس رک جاتا ہے روزانہ دن میں کئی مرتبہ چند سیکنڈ یہ ہوتا ہے کہ جیسے سینہ سے کوئی چیز اچھل کر حلق میں آ رہی ہے۔ ڈاکٹر اس کا علاج آپریشن تجویز کرتے ہیں لیکن اتنے بڑے آپریشن کے اخراجات میرے بس سے باہر ہیں۔ ایک شکایت یہ بھی ہے کہ کبھی کبھی پسلیوں کے نیچے درد ہوتا ہے اس کے متعلق ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ پیٹ کے اندر آنت پھول گئی ہے۔

جواب: ایک مرض ہے جس کو "ام الصبیان" کہتے ہیں۔ اس مرض میں دماغ کے اندر موجود خلیوں میں سے چند خلیے بند ہو جاتے ہیں اس کی وجہ سے وہ لہریں جو آدمی کو زندگی بخشتی ہیں متاثر ہوتی ہیں اور لہروں کا ٹوٹ کر بکھرنے کا عمل ناقص ہو جاتا ہے۔ نتیجہ میں "ام

الصبیان" جیسا مرض وجود میں آتا ہے اس مرض کی بہت سی قسمیں ہیں ان میں سے ایک قسم یہ بھی ہے جس کی شکایت آپ کو ہے۔ کتاب روحانی علاج میں سے "ام الصبیان" کا نقش دو عدد چینی کی پلیٹوں پر زردہ کے رنگ اور عرق گلاب سے لکھ کر صبح شام پانی سے دھو کر چالیس دن تک پئیں ساتھ ساتھ خمیرہ گاؤزبان جدوار عود صلیب، ناشتہ کے ایک گھنٹہ کے بعد اور رات کو سوتے وقت کھالیں۔ اس مرض میں شہد کھانا بھی بہت مفید ہے۔

آٹھ علاج

جواب: رات کو سونے سے پہلے گھڑی دیکھ کر 11 بج کر 11 سیکنڈ پر لکڑی کی پیڑی یا چوکی پر شمال رخ بیٹھ جائیں اور وضو کریں۔ وضو میں پیر دھونے کی بجائے پیروں کا مسح کریں۔ (اگر پیر گندے ہوں تو وضو سے پہلے دھو کر اچھی طرح صاف کرلیں۔ وضو میں نہ پیر دھوئیں)

وضو کرنے کے بعد۔۔۔۔۔۔ کھڑے ہو کر نماز کی طرح ہاتھ باندھ لیں، آنکھیں بند کر کے ایک بار "یاودود" پڑھیں اور گیارہ بار درود شریف، پھر ایک دفعہ یاودود پڑھیں اور گیارہ بار درود شریف اسی طرح تیسری بار یاودود پڑھ کر گیارہ بار درود شریف پڑھا جائے یعنی تین بار یاودود پڑھنے کے بعد تینتیس بار درود شریف پڑھنا ہے اس کے بعد پیڑی سے اتر آئیں۔ تخت کے اوپر یا زمین پر دری یا چادر بچھا کر اس طرح لیٹ جائیں کہ پیر شمال کی جانب رہیں۔ دونوں ہاتھ سینے پر رکھ کر آنکھیں بند کرلیں اور یہ تصور کریں کہ گردن سے ناف تک پیٹ کے اوپر صاف شفاف سفید

رنگ کھلے منہ کی ایک بوتل رکھی ہوئی ہے۔ اس بوتل میں روشنی بھری ہوئی ہے۔ ذہن کی پوری طاقت سے بوتل میں اس روشنی کو گھمائیں۔

1۔ معاشی درماندگی، بدحالی اور پریشانی دور کرنے کے لئے جار میں زرد رنگ روشنیوں کو گھمائیں، روشنیوں کو گھمانے کا وقفہ دس منٹ کافی ہے۔

2۔ ایسے میاں بیوی جو بے اولاد ہیں اور کسی بھی قسم کے علاج سے ان کی مراد پوری نہ ہوتی ہو۔ جار میں بینگنی رنگ کی روشنیوں کو گھمائیں۔ روشنیوں کو گھمانے کا وقفہ 15 منٹ ہے۔

3۔ احساس کمتری میں مبتلا خواتین و حضرات بوتل یا جار میں نیلی روشنیوں کو گھمائیں۔ یہ دماغی کمزوری اور ذہنی پسماندگی کا بھی موثر علاج ہے۔

4۔ آج کل لڑکیوں کی شادی ایک گھمبیر مسئلہ بنا ہوا ہے۔ اس مسئلہ کا حل یہ ہے کہ پہلے معیار زندگی کے عفریت سے خود کو آزاد کر کے بوتل یا جار میں 5 منٹ جامنی رنگ کی روشنی کو گھمائیں اور 5 منٹ نارنجی روشنیوں کو گردش دیں۔

5۔ طالبات اور طلباء فہم و فراست میں اضافہ اور ذہن روشن کرنے کے لئے بوتل میں آسمانی رنگ کی روشنیوں کو گھمائیں لیکن یہ عمل کوئی بھی طالب علم یا طالبہ سترہ سال کی عمر سے پہلے نہ کرے۔ جن طلباء و طالبات کی عمر 17 سال سے کم ہے وہ عشاء کی نماز کے بعد اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف کے ساتھ سو بار یا علیم کا ورد کر کے دعا کریں۔

6۔ حرص اور لالچ سے نجات پانے کے لئے بوتل یا جار میں سنہری رنگ کی روشنیوں کو گردش دیں اس کے لئے 14 منٹ کا وقفہ کافی ہے۔

7۔ اعصابی ٹوٹ پھوٹ کو کنٹرول کرنے کے لئے بوتل یا جار میں 5 منٹ نیلی روشنیوں کو گھمائیں اور 5 منٹ سبز روشنیوں کو گردش دیں۔ نروس بریک ڈاؤن اگر لو بلڈ پریشر کی وجہ سے ہو تو پہلے 5 منٹ بوتل میں سرخ رنگ روشنیوں کو گھمائیں اور پھر 5 منٹ گہری نیلی روشنیوں کو گردش دی جائے۔

8۔ بڑھے ہوئے پیٹ کو کم کرنے اور موٹاپا کم کرنے کے لئے بوتل یا جار میں سیاہ رنگ روشنیوں یعنی رات کی تاریکی کو گردش دیں۔ اس علاج کا وقفہ 15 منٹ ہے۔

اناللہ وانا الیہ راجعون

سوال: کسی نے سوال دریافت کیا ہے کہ "زندگی کے مقام اور حالات کہاں چلے جاتے ہیں؟" میں نے انہیں لکھ دیا ہے کہ مجھ میں اتنی قابلیت نہیں جو اس موضوع پر کچھ کہہ سکوں البتہ قبلہ خواجہ صاحب کی خدمت میں عرض کر سکتا ہوں جیسا جواب آئے گا تحریر کر دوں گا۔ یہاں تھوڑا سا عرض کرنے کی جسارت کر رہا ہوں کہ اگر اس کا جواب یہ دیا جائے کہ "وقت کی بساط پر" تو وقت خود انسانی ذہن کی پیداوار ہے۔ آپ ذرا اس پر تفصیل سے روشنی ڈالیں اور اشاعت میں شامل فرمائیں تا کہ اور لوگ بھی مستفید ہو سکیں۔

جواب: حیات کیا ہے، بڑے بڑے مفکرین، دانشور اور سائنس دان جن کے سروں پر دور حاضر کے گوناگوں ترقیوں اور عروج کا تاج ہے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے طفل مکتب نظر آتے ہیں۔ جب ہم صحائف انبیاء اور الہامی و آسمانی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ان لاریب کتابوں کا اصل موضوع حیات اور زندگی ہی ہے۔ زندگی کیا ہے؟ اس کی ابتدا اور اس کا ظہور کس طرح ہوتا ہے؟

اور یہ معدوم ہو کر کس طرح اپنے انجام کو پہنچتی ہے؟ لیکن صد افسوس کہ مذاہب کے کچھ پیروکاروں نے ان الہامی کتابوں کے اصل مقصد "روحانیت" کے حصول کے بجائے ان کی تعلیمات کو توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے کہ عام لوگوں کا ان تعلیمات کی حقیقت تک پہنچنا ایک مسئلہ لاینحل بن گیا ہے مثلاً مذہب کے کچھ پیروکاروں نے پیدائش اور موت کے بعد کی زندگی کو آواگون کا مسئلہ بنا دیا ہے۔ یا کچھ مذہبی واعظوں نے انہی الہامی کتابوں کے حوالے سے اللہ کی الرحمٰن الرحیم ذات کو ڈر و خوف، سزا اور عذاب کا (SYMBOL) یا علامت بنا دیا۔ انہی ناقص اور محدود سوچ کے حامل لوگوں کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے مخلوق خدا، ایک خدا اور رسولوں کی ایک ہی تعلیمات پر جمع اور متحد ہونے کی بجائے مختلف مذاہب، فرقوں اور گروہوں میں بٹتی چلی گئی لیکن ایک وقت ایسا ضرور آئے گا جب اقوام عالم کسی ایک نقطہ پر متحد ہونے پر مجبور ہو گی اور وہ نقطہ "قرآنی وحدت" ثابت ہو گا۔

اب آیئے اصل بات کی طرف آتے ہیں بات یہاں سے شروع ہوئی تھی کہ پیدا ہونے کے بعد جن حالات میں زندگی گزرتی ہے وہ کہاں چلے جاتے ہیں؟ اور اگر یہ کہا جائے کہ حالات اور اعمال وحرکات وقت کی بساط پر رواں دواں ہیں تو وقت کی کیا حیثیت ہے؟

آسمانی کتابوں کے نقطہ نظر سے اللہ تعالیٰ نے وقت حالات اور زندگی کے لئے دو رخ متعین کئے ہیں ایک رخ اعلیٰ اور دوسرا رخ اسفل، ہم جب اعلیٰ اور اسفل رخ میں تفکر کرتے ہیں تو یہ بات منکشف ہوتی ہے کہ اعلیٰ اور اسفل۔۔۔۔۔دونوں رخوں میں عمل کی حیثیت ایک ہی ہے صرف نیت سے کسی عمل یا کردار کو اعلیٰ اور اسفل قرار دیا جاتا ہے۔ آسمانی کتاب قرآن مجید میں اعلیٰ اور اسفل دونوں زندگیوں کو ''کتاب المرقوم''یعنی نوشتہ کتاب کہا گیا ہے۔

ترجمہ۔۔۔۔۔آپ کیا سمجھے علیین (اعلیٰ زندگی) سجین (اسفل زندگی) کیا ہے، لکھی ہوئی کتاب ہے۔ موجودہ دور سائنسی علوم کی روشنی میں "فلم" کا نام دیں تو مسئلہ آسانی کے ساتھ سمجھ میں آجاتا ہے۔ آسمانی کتابوں کے ساتھ ساتھ جو باتیں پیغمبروں نے وضاحت سے بیان کی ہیں ان سے بھی مسئلہ روشن اور واضح ہو جاتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔ ''زمانے کو برا نہ کہو (وقت، حالات، زندگی) اللہ ہے۔''

اب اس مختصر تمہید کے بعد اس بات کو عام فہم زبان میں اس طرح کہا جائے گا کہ زندگی، حیات قبل از زندگی اور بعد از موت سب مقام اور حالات ''کتاب المرقوم'' نوشتہ کتاب یا ایک فلم ہے۔ بات کچھ یوں بنی کہ کائنات میں جو کچھ ہو چکا ہے، جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے، وہ سب کا سب لوح محفوظ پر نقش ہے۔ ان نقوش (FILE) کو جب اللہ تعالیٰ کی تجلی

فیڈ(FEED)کرتی ہے تو یہ نقوش مختلف اسکرین پر متحرک ہو جاتے ہیں۔ غور طلب بات یہ ہے کہ لوح محفوظ پر زمان و مکان کی یہ کیفیت نہیں ہے جو کیفیت ارض (EARTH OR SCREEN) پر ہے۔ لوح محفوظ کے قانون کے مطابق لوح محفوظ سے نزول کرنے والے نقوش لوح دوئم اور برزخ سے گزر کر عرش پر متحرک ہوتے ہیں۔ ارض یا زمین پر قابل تذکرہ مخلوق انسان ہے۔

روحانی نقطہ نظر سے جب ہم انسانی تخلیق کا تجزیہ کرتے ہیں تو ہمیں تین بساط (SCREENS) نظر آتی ہیں۔ پہلی بساط پر واہمہ اور خیالات کا نزول ہوتا ہے۔ دوسرے بساط پر تصورات اور احساسات کے نقوش بنتے ہیں اور تیسری بساط پر مظاہرات خدوخال کی شکل اختیار کر لیتے ہیں جس طرح ان نقوش کا نزول ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ نقوش دوبارہ ان تین بساط سے گزر کر لوح محفوظ میں چلے جاتے ہیں۔ یعنی زندگی کے مقام اور حالات، پیدائش اور موت سب ایک فلم (لوح محفوظ) ہے جو مسلسل اور متواتر چل رہی ہے۔ جن صاحب دل لوگوں کو روحانی نقطہ عروج نصیب ہو جاتا ہے وہ اس بات کو مشاہداتی طور پر دیکھ لیتے ہیں کہ

انااللہ وانا الیہ راجعون

یعنی ہر چیز اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ کی طرف لوٹ رہی ہے۔

اسلامی لباس کا تصور

سوال: میں ایک طویل عرصے سے روحانی ڈاک کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ صحیح معنی میں یہ اسلامی تہذیب اور شریعت طریقت کا علمبردار ہے جس کے مطالعہ سے بہت سے لوگوں کی سوچنے کی طرزیں بدل جاتی ہیں۔ بہت سی پریشانیاں دور ہو جاتی ہیں۔ میں یہاں آپ سے چند سوالات کرنے کی جسارت کر رہا ہوں جو ہماری روزمرہ کی زندگی میں عام طور سے کئے جاتے ہیں لیکن ان کا کوئی مناسب اور قابل قبول جواب نہیں ملتا نتیجتاً سوال ہمیشہ تشنہ رہ جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اسلامی لباس کسے کہیں گے؟ کیا خالص اسلامی لباس عربی لباس ہے؟ کیا شلوار قمیض اسلامی لباس ہے؟ کیا پینٹ شرٹ اور بلاؤز اور اسکرٹ پہننا اسلامی شریعت کے خلاف ہے؟ کیونکہ وہ بچے جو غیر ممالک میں پرورش پاتے ہیں ان کے لئے مقامی لباس ہی اولیت رکھتا ہے وہ عربی لباس یا شلوار قمیض پہنیں تو انہیں بڑا عجیب لگتا ہے۔

جواب: آپ کا سوال روزمرہ کا مسئلہ ہے جو بعض اوقات بڑی سنگین صورتحال اختیار کر لیتا ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ کسی بھی چیز کا اسلامی تصور اور حیثیت وہی ہے۔ جس کا بیان اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے۔ قرآن پاک میں، میں نے ایسی کوئی آیت نہیں دیکھی جس میں درج ہو کہ عربی لباس یا شلوار قمیض کو ہی اسلامی لباس قرار دیا گیا ہو۔ نہ کوئی ایسی حدیث نظر سے گزری جس سے کسی مخصوص لباس کا اسلامی لباس ہونا ثابت ہوتا ہو۔ البتہ قرآن پاک

میں سورہ اعراف کی 36ویں آیت میں انسانوں کے لئے لباس کا جو تصور عطا کیا ہے وہ کچھ اس طرح ہے:

ترجمہ: "اے اولاد آدم! بے شک اتارا ہم نے تم پر لباس جو ڈھانپتا ہے تمہاری شرم گاہوں کو اور باعث زینت ہے اور پرہیز گاری کا لباس وہ سب سے بہتر ہے۔"

لباس کی جو تعریف مذکورہ بالا آیت میں کی گئی ہے۔ وہ مرد اور عورت دونوں کے لئے یکساں ہے۔ لباس کی تراش و خراش، تہذیب، ملک اور معاشرے سے تعلق رکھتی ہے۔ زمین کے ہر خطے میں موروثی اسباب و عوامل تہذیب اور موسم کی تبدیلی کی وجہ سے طرز معاشرت مختلف ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کے اثرات دوسری چیزوں کے ساتھ ساتھ لباس پر بھی پڑتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں ہر علاقے میں مختلف لباس پہنا جاتا ہے۔ عرب کا لباس الگ چینیوں کا لباس الگ، جاپانیوں کا لباس الگ ہے، انگریزوں کا لباس الگ ہے، ہندوستان کا لباس الگ ہے، پاکستانیوں کا لباس الگ ہے۔ علیٰ ہذا القیاس ہر علاقے کے لوگوں کے لباس الگ الگ ہیں۔ لباس کی تراش و خراش انسان کا ایک ہنر ہے اور ہر ہنر کی صلاحیتیں اللہ تعالیٰ کی صفات کی انوار ہیں جو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی صلاحیتوں کو اس کے حکم اور اجازت کے مطابق استعمال کرتا ہے۔ غور طلب بات یہ ہے کہ اگر ہندو یہودی یا عیسائی عربی لباس پہن لے تو وہ مسلم بن جائے گا؟ یا کوئی مسلم، عیسائی یا یہودی، قمیض اور دھوتی پہن لے تو وہ ہندو کہلائے گا؟ اسی طرح کیا اگر کوئی ہندو، یہودی یا مسلم، انگریزی لباس پہن لے تو وہ انگریز ہو جائیں گے؟ وہ لوگ جو انگریزی، ہندوستانی، جاپانی یا چینی ماحول میں جنم لیتے ہیں اور پرورش پانے کی وجہ سے مقامی لباس پہنتے ہیں کیا وہ مسلم کہلانے کے

مستحق ہیں؟ علمائے کرام سے التماس ہے کہ وہ اس سلسلے میں اپنے خیالات کا اظہار کریں ہم شکریے کے ساتھ ان کے گرانقدر خیالات کو اپنے روحانی ڈاک کے کالم میں شائع کر دیں گے۔

آرزو

سوال: خواجہ صاحب ایک لڑکی کے لئے اس سے زیادہ عذاب کی بات کیا ہو گی کہ وہ بلاوجہ برے کردار کی مشہور ہو جائے۔ دراصل کچھ خانگی معاملات کی وجہ سے میرے خالو جان کے ذہن میں غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ ان غلط فہمیوں کی وجہ سے خالو نے مجھے خواہ مخواہ بدنام کرنا شروع کر دیا ہے۔ میں اگر اسی کشمکش میں رہی تو ذہنی مریضہ ہو جاؤں گی، میں چاہتی ہوں کہ آپ مجھ کو کوئی ایسا وظیفہ بتا دیں جس کے پڑھنے سے خالو جان کا دل میری طرف سے صاف ہو جائے اور ان کے ذہن سے میرے بارے میں ساری برائی نکل جائے اور وہ مجھ کو اتنا چاہیں جس طرح اپنی سگی بیٹی کو چاہتے ہیں، میری آرزو پوری کرا دیں۔

جواب: رات سونے سے پہلے تین سو بار

وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْo

پڑھ کر آنکھیں بند کر کے اپنے خالو جان کا تصور کریں جب تصور قائم ہو جائے تو خیال ہی خیال میں خالو جان کی پیشانی پر پھونک مار دیا کریں اور بات کئے بغیر سو جایا کریں۔ عمل کی

مدت نوے(90)دن ہے۔ناغہ کے دن شمار کر کے بعد میں پورے کر دیں اس عمل سے انشاء اللہ آپ کی آرزو پوری ہو جائے گی۔

اندھی محبت

سوال: میری عمر 14 سال ہے اور ساتویں جماعت کی طالبہ ہوں۔ مجھے اپنے خالہ زاد بھائی سے گہری محبت ہو گئی ہے۔ خالہ زاد بھائی مجھ سے عمر میں 12 سال بڑے ہیں اور وہ بھی مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ میں ان سے شادی کرنے کی حد تک محبت کرتی ہوں۔

میری شادی ہونے میں تقریباً چھ سات سال کا وقت لگے گا۔ میں یہ سوچ کر پاگل ہو جاتی ہوں کہ اتنا عرصہ کیسے گزاروں۔ اس سوچ کی وجہ سے میرے سینے میں درد ہونے لگتا ہے۔ کسی طرح کی بھی دوا کھانے سے درد ختم نہیں ہوتا۔ میں نہ تو کوئی وظیفہ چاہتی ہوں نہ کوئی عمل پڑھ سکتی ہوں، مجھے تو صرف ایسا علاج بتادیں کہ شادی ہونے تک دل قابو میں رکھ سکوں اور سینہ میں درد نہ ہو کیونکہ میں محبت میں بالکل اندھی ہو چکی ہوں۔ اور میری محبت سچی اور پاک ہے۔

جواب: کھانوں میں نمک کی مقدار کم کر دیں۔ صبح، دوپہر اور رات ایک ایک چمچہ شہد پر تین بار بسم اللہ شریف کے ساتھ یَاحَیُّ قَبْلَ کُلِّ شَیٔیِ یَا حَیُّ بَعْدَ کُلِّ شَیٔیِ پڑھ کر دم کر کے کھائیں کم سے کم چالیس روز تک۔

استخارہ

سوال: پہلے تو میرے رشتے نہیں آتے تھے آپ کی دعاؤں سے اور آپ کے بتلائے ہوئے عمل کرنے سے اب رشتے تو کئی آرہے ہیں مگر ان میں سے تین رشتے ایسے ہیں جن میں سے سلیکشن کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ بہت سوچ وچار کے بعد دوبارہ آپ کو تکلیف دے رہی ہوں کہ آپ خود استخارہ کر کے بتلائیں کہ فلاں فلاں میں سے کس کے ساتھ رشتہ طے کرنا مناسب ہے یا پھر کوئی آسان سا استخارہ کا عمل بتلائیں۔

جواب: رات کو سوتے وقت گیارہ سو مرتبہ یا مُھیمن پڑھ کر دائیں ہتھیلی پر دم کر کے داہنی کروٹ لیٹ کر ہاتھ کان کے نیچے رکھ کر سو جائیں۔ جب تک نیند نہ آئے یہ تصور کرتی رہیں کہ فلاں کے ساتھ شادی کرنا مناسب ہے کہ نہیں تین روز کے اس عمل سے آپ کو صحیح بات معلوم ہو جائے گی۔

ایک عجیب بیماری

سوال: میں عرصہ سترہ سال سے ایک انتہائی تکلیف دہ بیماری میں مبتلا ہوں بیماری یہ ہے کہ رات کے تین بجے کے قریب آنکھ کھل جاتی ہے اور ناف کے نیچے، جانگھیوں تک بے حد خارش ہوتی ہے۔ ایک ماہ سے دونوں بازوؤں اور پیٹھ پر بھی خارش ہوتی ہے اور بدن پر پتی کی طرح کے سرخ، موٹے جلد سے ابھرے ہوئے دھبے پڑتے ہیں اور انتہائی خارش ہوتی ہے۔ یہ کیفیت دو

تین گھنٹے رہتی ہے۔ سورج نکلتے ہی یہ تکلیف ختم ہو جاتی ہے۔ درخواست ہے کہ آپ مجھے دوااور دعاسے مستفیض فرمادیں۔

جواب: پانی میں کھوئے کا پیڑا یا چینی (شوگر کا مریض ہونے کی صورت میں سکرین) گھول کر گیارہ مرتبہ کن فیکون پڑھ کر دم کر کے صبح دوپہر اور رات یہ پانی پی لیا کریں۔ جس وقت مرض کی شدت ہو اس وقت بھی ایک بار یہ عمل کیا جاسکتا ہے۔ علاج کی مدت 21 دن ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ روزانہ دس گرام پسی ہوئی سیاہ مرچ ایک چھٹانک دیسی گھی میں گرم کر کے رات سوتے وقت پی لیں۔ آٹھ گھنٹہ بعد تک پانی نہ پئیں۔ یہ علاج صرف سات دن کر لیں دیسی گھی نہ ملے تو سو گرام کی مکھن کی ٹکیہ کو پگھلا کر ایک چھٹانک گھی حاصل کیا جاسکتا ہے۔

اجتماعی خودکشی

سوال: آپ کی خدمت میں ذہنی کشمکش سے مجبور ہو کر ایک مختصر تجربہ پیش کر رہا ہوں جس میں خود بخود چند سوالات ابھرتے ہوئے محسوس ہونگے۔ امید ہے کہ آپ میری اس تشنگی کو مختصر جواب سے دور کر دیں گے اور بہت سے قارئینِ جنگ استفادہ کریں گے۔ شاید ہمیشہ سے روئے زمین پر شیطانی قوتیں غالب رہی ہیں یا پھر ان کے اثرات زیادہ محسوس کئے جاتے رہے ہیں۔

دنیا میں حساس آدمیوں کی تعداد زیادہ رہی ہے یا بے حس آدمیوں کا غلبہ نمایاں رہا ہے۔ کیا حساس شخص دنیا اور آخرت دونوں جگہ پر بے چینی میں مبتلا رہے گا۔ حساس طبیعت کے مالک لوگ انفرادی یا اجتماعی خودکشی سے ملتے جلتے فعل کیوں کرنے پر مجبور کرتے ہیں اور اس کا حقیقی ذمہ دار کون ہو سکتا ہے۔ آیا فرد خود یا معاشرہ یا حکومت وقت۔ قیامت کے روز کس سے باز پرس ہو گی۔

جواب: ہم سب جانتے ہیں کہ گھپ اندھیرے میں دیا سلائی جلائی جائے تو اندھیرا غائب ہو جاتا ہے اور اس کے برعکس دن کے اجالے میں اگر اندھیرا کیا جائے تو بہت زیادہ اہتمام کی ضرورت پڑتی ہے مثلاً کمرے کی کھڑکیاں بند کر کے ان کے اوپر پردے ڈالیں گے۔ روشن دان کو بند کریں گے۔ دروازوں کی درزوں پر کاغذ چپکائیں گے۔ وغیرہ وغیرہ۔

اس کا مفہوم یہ نکلا کہ اندھیرے کو دور کرنے کے لئے اتنا زیادہ اہتمام کرنا نہیں پڑتا ہے۔۔۔۔۔ دنیا میں انجام کار رحمانی قوتوں کا عمل دخل ہے۔ نوع انسانی کی پوری تاریخ بتاتی ہے۔ شیطانی اور تخریبی قوتوں نے جب بھی سر ابھارا ایک حد پر جا کر اس طرح ختم ہو گئیں کہ زمین پر صرف ان کا نشان ہی باقی رہ گیا۔ شداد، نمرود، فرعون جیسی بڑی قوتوں کا حشر تاریخ کے صفحوں پر موجود ہے۔ ابھی حال ہی میں ہمارے سامنے شہنشاہ ایران کی مثال ہے۔ تمام تر قوتوں کے باوجود بادشاہ کو اپنے وطن میں قبر بھی نصیب نہیں ہوئی۔ اور وہ مفلوک الحال مسافر کی طرح مر گیا۔

حساس ہونا بہت اچھی بات ہے لیکن دیکھنا یہ ہو گا کہ حساس ہونے کی نوعیت کیا ہے۔
اگر حساسیت تعمیر کے لئے ہے تو اس دنیا اور مرنے کے بعد دنیا اس کے لئے روشنی ہے اور اگر تخریب کے لئے کوئی شخص حساس ہے یعنی اس کا ذہن صراط مستقیم سے ہٹا ہوا ہے تو یہ حساسیت اس بندہ کے لئے تاریکی ہے۔روشنی تعمیر ہے اور تاریکی تخریب ہے۔ تعمیر رحمانیت ہے اور تخریب شیطنیت ہے۔۔۔۔۔حساس طبیعت آدمی کے اوپر جب مایوسی کا غلبہ ہو جاتا ہے تو وہ خود کو معاشرہ پر بوجھ سمجھنے لگتا ہے۔۔۔۔۔اور مایوسی اسے پہلے ناامیدی کے گہرے کھڈ میں گرا دیتی ہے اور پھر دفن کرنے پر مائل ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔خود کشی وہی آدمی کرتا ہے جو کچھ کر نہیں سکتا۔جو زندگی (صلاحیتوں) سے مایوس ہو جاتا ہے اور جس کے اندر سے اپنی ذات کا ادراک ختم ہو جاتا ہے۔ مذہب ناامیدی مایوسی کی اجازت نہیں دیتا بلکہ اس بات کی دعوت دیتا ہے کہ ناامیدی سے نکل کر ہاتھ پیر ہلائے جائیں۔۔۔۔۔جو لوگ معاشرے اور قدرت کو کوسنے نہیں دیتے عملی جدوجہد کرتے ہیں یقین اور عزم کے ساتھ کوشش کرتے ہیں۔۔۔۔۔وہ کامیاب ہو جاتے ہیں اور خود کشی جیسا گھناؤنا عمل نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **لا تقنطو من الرحمت اللہ** اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا کم ہمتی اور بزدلی ہے۔

اجتماعی سکون

سوال: خواجہ صاحب! میں نے روحانی سلسلہ کی بہت ساری کتابیں پڑھی ہیں۔ آپ کی بے شمار تحریروں کا ذخیرہ میرے پاس محفوظ ہے اب تک جو کچھ میں اخذ کر پایا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ کا مشن دنیا والوں کو سکون آشنا زندگی سے واقف کرنا اور سکون بانٹنا ہے۔ انفرادی حیثیت میں تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے مگر اجتماعی طور پر ہم سب دیکھ رہے ہیں کہ دنیا میں افرا تفری کا ایک عالم برپا ہے، ہر شخص کسی نہ کسی الجھن میں گرفتار ہے، ذہنی سکون ختم ہو گیا ہے۔ عدم تحفظ کے احساس سے حزن و ملال کے سائے گہرے اور دبیز ہو گئے ہیں۔ اخبارات میں آئے دن حادثات اور انسانوں کی قیمتی جانیں ضائع ہونے کی خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں کبھی بموں کے دھماکے کبھی فلک بوس عمارتوں کے سرنگوں ہونے اوران کے نیچے بندگان خدا کے ہلاک ہونے کی دلدوز اور وحشت اثر خبریں ہمارے سامنے آتی ہیں وغیرہ وغیرہ۔ آپ سے گزارش ہے کہ ان اجتماعی تباہ کاریوں کا عقدہ بھی تو کھولئے شاید قوموں کے افراد کو آپ کی بات سمجھ آجائے اور دنیا میں پیار و محبت اور یگانگت جگہ لے لے اور اس طرح اجتماعی سکون مل سکے۔

جواب: جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا ہے اس سے یہ اندازہ لگانا دشوار نہیں ہے کہ ہم آفات ارضی و سماوی کی یلغار کی زد میں ہیں بظاہر ان المناک واقعات کے وقوع پذیر ہونے کی یہ توجیہہ پیش کی جاسکتی ہے کہ تعمیر کنند گان کی ہوس زر کی وجہ سے یہ نوبت آئی ہے یا زمین کے اندر رد و بدل اس کا سبب ہے۔ یہ باتیں بظاہر کتنی ہی معقول اور وزنی ہوں لیکن اگر ایک راسخ العقیدہ

مسلمان کی حیثیت سے دیکھا جائے تو فرمان خداوندی کے بموجب انسانی معاشرہ میں آباد لوگوں کے جرائم اور خطاکاریاں ارضی و سماوی آفات اور ہلاکتوں کو دعوت دیتی ہیں۔ جب کوئی قوم قانون خداوندی سے انحراف و گریز کرتی ہے اور خیر و شر کی تفریق کو نظر انداز کر کے قانون شکنی کا ارتکاب کرنے لگتی ہے تو افراد کے یقین کی قوتوں میں اضمحلال شروع ہو جاتا ہے آخر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ یقین کی قوتوں میں اضمحلال شروع ہو جاتا ہے۔ آخر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ یقین کی قوت بالکل معدوم ہو جاتی ہے اور عقائد میں شک اور وسواس در آتے ہیں۔ اس تشکیک اور بے یقینی کی بناء پر قوم توہمات میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ توہماتی قوتوں کے غلبے سے انسان کے اندر طرح طرح کے اندیشے اور وسوسے پیدا ہونے لگتے ہیں جس کا منطقی نتیجہ حرص وہوس پر منتج ہوتا ہے۔ یہ حرص وہوس انسان کو اس مقام پر لے جاتی ہے جہاں بے یقینی اور توہماتی قوتیں مکمل طور پر اس کو شکنجے میں جکڑ لیتی ہیں۔ یہی وہ مقام ہے جہاں انسان زندگی کی حقیقی مسرتوں سے محروم ہو جاتا ہے اور اس کی حیات کا محور اللہ تعالیٰ کی بجائے ظاہری اور مادی وسائل بن جاتے ہیں اور جب کسی قوم کا انحصار دروبست مادی وسائل پر ہو جاتا ہے تو آفات ارضی و سماوی کا لامتناہی سلسلہ عمل میں آنے لگتا ہے۔ نتیجتاً افراتفری کا عالم برپا رہتا ہے۔ قوموں کے افراد کسی نہ کسی شکل میں الجھنوں کا شکار رہتے ہیں۔ عدم تحفظ کا احساس اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ بھائی بھائی سے خوف کھانے لگتا ہے۔ حتیٰ کہ اپنا سایہ بھی اسے ایک ڈراؤنا ہیولا نظر آتا ہے۔ خونوں کی رنگت میں سفیدی آجاتی ہے اور بھائی بھائی کی قیمتی جان ضائع کرنے میں بہانہ تلاش کرتا ہے اور اس طرح ایک جرم اسے کئی زیادہ جرم کرنے کا مرتکب کرتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس، ذہنی سکون تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔

ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ شک و بے یقینی کو دماغ میں جگہ دینے سے منع فرماتے ہیں۔ یہ وہی شک اور وسوسہ ہے جس سے آدمؑ کو باز رہنے کا حکم دیا گیا تھا۔ بالآخر شیطان نے بہکا کر آدمؑ کو شک اور بے یقینی میں گرفتار بلا کر دیا جس کے سبب آدمؑ کو جنت کی نعمتوں سے محروم ہونا پڑا۔ شکوک و وسواس ہی دراصل انفرادی اور اجتماعی زندگیوں کی تباہ کاریوں کا سبب ہیں۔

اُمّ الصبیان

سوال: مسئلہ میری بہن کا ہے۔ بڑی بہن کی شادی ماموں کے لڑکے سے ہوئی ہے۔ پہلا بیٹا جو شادی کے 9 مہینے بعد ہوا تھا۔ تقریباً 9 مہینے زندہ رہا۔ اس عرصہ میں نہ اس کی گردن سنبھلی تھی اور نہ ہی وہ نارمل بچوں کی طرح متوجہ ہوتا تھا۔ بلکہ اوپر دیکھتا رہتا تھا۔ میری بہن اور بہنوئی نے دنیا جہان کے ڈاکٹروں کو دکھایا سب نے یہی کہا کہ بچہ بالکل ٹھیک ہے۔ اس کے بعد باجی کی دوسری بیٹی بالکل ٹھیک ہے۔ مگر اب ان کی تیسری بیٹی جو اب ایک سال کی ہونے والی ہے اس کے ساتھ پھر وہی بیٹے والا مسئلہ ہے کہ نہ تو وہ متوجہ ہوتی ہے اور نہ اس کی گردن بچوں کی طرح ہے اور تمام ڈاکٹر کہتے ہیں کہ یہ بالکل نارمل ہے مگر سست ہے اور ہر کام دیر سے کرے گی۔ مگر عظیمی صاحب! بعض اوقات وہ بہت روتی ہے اور سانس کھینچ کر ایک دم سخت اور نیلی ہو جاتی ہے۔ ڈاکٹر حضرات اسے فِٹس (FITS) کی دوا دیتے ہیں۔

جواب: گلے میں ام الصبیان کا تعویذ ڈال دیں۔ ام الصبیان کا تعویذ یہ ہے

روغن سونجان تلخ، بچے کی کمر میں پوری ریڑھ کی ہڈی پر آہستہ آہستہ دائروں میں مالش کریں۔ نیلی شعاعوں کا تیل گردن کے پورے جوڑ پر دائروں پر مالش کریں۔ مالش دھوپ میں لٹا کر کی جائے۔ پسینہ آنے پر بچہ کو کپڑے یا کمبل میں لپیٹ دیں تاکہ ہوا نہ لگے۔ صبح شام شہد چٹائیں شہد کے اوپر ایک مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کر دیا کریں۔ بار بار بچہ کا صدقہ دیں۔

آوازیں آتی ہیں

سوال:سات سال پہلے میری بہن کے کانوں میں آوازیں آنا شروع ہوئیں۔پہلے پہل تو ہمیں کچھ سمجھ میں نہیں آیا کہ اصل بات کیا ہے۔وہ کہتی تھیں کہ کوئی ٹیلی پیتھی کے ذریعے مجھ سے بات کرتا ہے۔ایک دو روز تک یونہی عام ڈاکٹروں کے پاس لے کر گئے۔ مگر ان کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔ تیسرے چوتھے روز سے انہیں نفسیاتی معالج کے پاس لے کر گئے۔ علاج کروانے سے آوازیں آنا تو بند ہو گئیں مگر آہستہ آہستہ ان کا غصہ بڑھتا گیا۔پہلے انہیں غصہ نہیں آتا تھا۔ بیماری کے بعد کبھی کبھار بڑوں سے بدتمیزی سے بات کر لیتی تھیں تو ہمیں وہ بھی بڑا برا اور عجیب سا لگتا تھا۔ مگر بیماری سمجھ کے چپ رہتے تھے پھر وہ بدزبانی اور گالیوں پر آ گئیں۔ اور اب حالت یہ ہے کہ بات بات پر مار پیٹ کرنے لگتی ہیں۔ بلاوجہ ہی الجھتی ہیں۔ سات سال سے باقاعدہ علاج جاری ہے۔ کئی دفعہ ہاسپٹل میں بھی ایڈمٹ کروا چکے ہیں۔ بجلی وغیرہ بھی لگتی رہتی ہے مگر صرف چند روز سکون سے گزرتے ہیں کہ پھر وہی حالت ہو جاتی ہے۔ ذہن میں گندے خیالات آتے ہیں۔ گندی باتیں بھی کرنے لگتیں ہیں، بڑوں کا کوئی لحاظ نہیں ہے۔ انہیں بھی مارنے سے گریز نہیں کرتیں۔ گالیاں دینا تو ان کے لئے عام بات ہے کوئی مہمان اگر آ جائے تو چند منٹ تو ٹھیک رہتی ہیں پھر مہمان کی بھی خیر نہیں ہوتی۔

اس وجہ سے اب ہمارے گھر میں رشتہ دار کم آتے ہیں۔ آپ کو کیا بتاؤں بہت برے حالات ہیں۔ ہر وقت لڑائی جھگڑے کی وجہ سے پڑھائی بھی ٹھیک طرح سے نہیں ہو سکتی۔ علاج تو

باقاعدہ ہو رہا ہے اور آج کل پھر ہاسپٹل میں ایڈمٹ ہیں۔ وہاں بھی لڑائی جھگڑا کرتی ہیں۔ نرسوں وغیرہ کو بھی مارنے لگتی ہیں۔ ایڈمٹ کروانے سے پہلے یہ حالت تھی کہ نیند بہت کم آتی تھی۔ رات رات بھر جاگتی تھیں۔ سکون اور نیند کی گولیوں کے باوجود نیند نہیں آتی تھی۔ جو لوگ سو رہے ہوتے تھے بار بار انہیں جا جا کر دیکھتی تھیں کبھی مار بھی دیتی تھیں۔

جواب: تین عدد سفید رنگ کی چینی کی پلیٹوں پر **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ** اور **اَلرَّضَاعَتْ عَمَانَوِيْلُ**۔ عرق گلاب سے لکھ کر نیلی شعاعوں کے پانی 2,2 اونس سے دھو کر صبح شام پلائیں۔ نفسیاتی علاج جاری رکھیں۔ ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کی بڑی بہن کو صحت عطا کریں۔ آمین

اندرونی مرض

سوال: میں ایک مقامی کالج میں بی اے پارٹ ون کی طالبہ ہوں۔ میری عمر بیس سال ہے۔ کالج میں مجھے خوبصورت اور صحت مند لڑکیاں دیکھ کر رشک آتا ہے۔ جسمانی طور پر کافی کمزور ہوں اور آج کل کمزوری بہت زیادہ ہے۔ یقین کیجئے کہ سیکنڈ ائیر کی چھٹیوں کے بعد کالج میں میری سہیلیوں نے دیکھ کر حیرت کا اظہار کیا کہ تمہیں کیا بیماری ہو گئی ہے۔ ہاتھ پیر فوراً سن ہو جاتے ہیں۔ کافی ڈاکٹروں کو بھی دکھایا، کمزوری اور خون کی کمی بتائی گئی۔ ان کی گولیاں (آئرن کی) استعمال کر رہی ہوں مگر افاقہ نہیں ہے۔

جواب: آپ ''لیکوریا'' کی مریضہ ہیں۔ علاج کے ساتھ ساتھ پرہیز ضروری ہے۔ سرخ مرچ، انڈا، گرم مصالحہ، زیادہ چائے استعمال نہ کریں۔ لیڈی ڈاکٹر کی بجائے یونانی علاج کرائیں۔ رات کو 100 بار یَاحفیظُ پڑھ کر گرین رنگ روشنی کا مراقبہ کریں۔ گھر میں بڑی بوڑھوں سے کہہ کر گوند تیار کرائیں اور صبح ناشتہ میں کھائیں۔ ان سے کہیں کہ گوند میں مغزیات شامل نہ کریں۔

ایمان کی روشنی

سوال: میں ایک پیٹرول کمپنی میں کام کرتا ہوں اور میرے ساتھ ایک صاحب جو انڈیا کے ہیں لیکن ہندو ہیں، بہت شریف آدمی ہیں، خوش اخلاق ہیں اور وہ ایک سال سے بہت پریشان ہیں، ان کا ایک بیٹا ہے جس کی عمر 12 سال ہے۔ اس بچے کی آنکھ کے اندر درد اور پورے سر میں درد ہوتا ہے۔ اور یہ درد ہر وقت رہتا ہے، کبھی سر درد کم ہوتا ہے لیکن آنکھ میں درد رہتا ہے۔ انہوں نے بہت علاج کروایا۔ انڈیا میں بہت بڑی بڑی میڈیکل انسٹیٹیوٹ میں چیک اپ کروایا۔ کسی نے بتایا کہ مسقط میں کوئی دم کرتا ہے۔ وہاں گئے لیکن فائدہ نہیں ہوا تو ہم سے کہنے لگے کہ آپ ہمارے لئے کیا کچھ کر سکتے ہیں تو کریں۔ مہربانی ہوگی۔ میں نے ان سے کہا کہ میں خواجہ صاحب کا کالم پڑھتا ہوں اور ان سے لوگوں کو بہت فائدہ ہوا ہے۔ میں ان کو خط لکھتا ہوں اور ان کے وظیفے قرآنی آیات کے ہوتے ہیں۔ آپ کس طرح پڑھیں گے وہ کہنے لگے کہ آپ باباجی کو لکھیں وہ جس طرح کہیں گے ہم اس طرح کریں گے۔ امید ہے آپ اس مسئلے کا حل ضرور نکالیں

گے اور میں آپ کے لئے دعا کرتا رہوں گا۔ اس آدمی کی پریشانی دیکھی نہیں جاتی۔ ایک غیر مذہب کو شاید اللہ تعالیٰ ایمان کی روشنی دے دے۔ (آمین)۔ بچے کا نام راجیو مکرجی ہے۔

جواب: رنگ اور روشنی کے علاج کے طریقہ پر راجیو مکرجی کو چار قسم کے پانی پلائیں۔ نیلی شعاعوں کا پانی صبح شام، زرد شعاعوں کا پانی کھانے سے پہلے، سرخ شعاعوں کا پانی کھانے کے بعد، سبز شعاعوں کا پانی کھانے کے بعد۔ رات کو سوتے وقت پانی کی خوراک 2,2 اونس ہونی چاہئے نو انچ بارہ انچ 9x12 سفید پکے شیشے پر نیلا رنگ پینٹ کرا کے 24 گھنٹے وقفہ وقفہ سے دکھائیں۔ روزانہ عصر اور مغرب کے درمیان سورج غروب ہونے سے پہلے ایک چھٹانک گرم گرم جلیبی کھلائیں۔ جلیبی کے ساتھ شیرہ زیادہ ہونا چاہئے۔ صبح، دوپہر، شام اور رات اَلْحَقُّ اَلْنُوْرُ پڑھ کر انگلیوں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیریں۔ علاج کی مدت چالیس روز ہے۔ علاج کے دوران روزانہ دو روپے خیرات کریں۔

اقتدار کی جنگ

سوال: میں زندگی سے بہت مایوس ہوتا جارہا ہوں۔ میں نے بہت کوشش کی اپنے آپ کو سدھارنے کی لیکن ناکام رہا۔ دوستوں کی غلط صحبت نے غلط راہ پر ڈال دیا۔ شروع شروع میں تو بہت لطف آیا لیکن اب حال بہت خراب ہے۔ نظر دن بدن کمزور ہوتی جارہی ہے۔ یادداشت کمزور ہو گئی ہے۔ قوت ارادی بالکل ختم صحت تو خیر ختم ہو گئی ہے۔ دیکھنے والے دیکھ دیکھ کر حیران ہوتے ہیں۔ یہ سب کچھ میں نے آپ کو مفصل طور پر لکھ دیا ہے۔ اب آپ کی مرضی

ہے کہ میرے لئے کچھ تجویز کریں یا سزا کے طور پر ایسے ہی چھوڑ دیں۔ محترم! اگر میری تربیت صحیح ہوئی ہوتی تو میرا یہ حشر ہرگز نہ ہوتا کیونکہ مجھے اور میرے جیسے ہزاروں لوگ جن میں میرے دوست بھی ہیں۔ جنہیں یہ بھی نہیں معلوم کہ نماز عشاء میں کتنی رکعت ہوتی ہیں۔ اس کے برعکس کون کون سی نئی فلمیں آئیں ہیں اور کون سی اس ماہ آنے والی ہیں۔ یہ تمام باتیں عام معلومات کی طرح معلوم رہتی ہیں۔ دراصل میں کہنا چاہ رہا ہوں کہ اگر والدین اپنے بچوں کو شروع سے تمام باتیں بتائیں، انہیں اچھے برے کی تمیز سکھائیں تو ہم جیسے لوگ یوں بے راہ روی اختیار نہ کریں۔ ہمارے یہاں تو یہ ہوتا ہے کہ جب بچہ تقریباً ماہ ڈیڑھ ماہ کا ہوتا ہے تو ماں اسے آیاؤں پر چھوڑ دیتی ہیں اور خود فنکشن اور پارٹیاں اٹینڈ کرتی ہیں۔ یا والدین میں ہر وقت لڑائی اور نفرت بچوں کے ذہن کو مفلوج کر دیتی ہے۔ بچے ذہن کو مصروف رکھنے کے لئے یا تو دوستوں میں بیٹھتے ہیں یا فلمیں دیکھتے ہیں۔ والدین کو اتنی بھی فرصت نہیں ہوتی کہ وہ یہی دیکھ لیں کہ ہمارے بچوں کی مصروفیات کیا ہیں۔ ماں باپ کو موردالزام ٹھہراتی ہے اور باپ کو ماں میں کوئی خوبی نظر نہیں آتی۔ اس طرح بچہ بڑا ہو جاتا ہے۔ آگے آپ خود سمجھ لیں کہ کیا حال ہوتا ہو گا۔

جواب: میں پہلے بھی کئی مرتبہ لکھ چکا ہوں کہ والدین کی لڑائی جھگڑے اور آپس کی تکرار سے گھر جہنم بن جاتا ہے۔ بچوں کے اندر سے خوشگوار زندگی گزارنے کا یقین ٹوٹ جاتا ہے۔ بچے سہمے رہتے ہیں اور کچے ذہن، کج روی کا شکار ہو جاتے ہیں مگر حال یہ ہے کہ کوئی گھر ایسا نظر نہیں آتا جہاں شوہر اور بیوی میں اقتدار کی جنگ نہ ہو۔ آپ ایسا کریں کہ ہر نماز کے بعد 300 بار

یاشافی یاکافی پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیا کریں اور عشاء کے بعد پندرہ منٹ تک سبز روشنی کا مراقبہ کریں۔

اولاد

سوال: میری شادی کو 8 سال ہو گئے ہیں مگر ابھی تک اولاد نہیں ہوئی۔ جہاں میری شادی ہوئی ہے۔ اس گھر میں بھی کوئی بچہ نہیں ہے۔ ہر طرح کا ڈاکٹری علاج کرا چکی ہوں۔ بہت ہی مایوس ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں، کوئی وظیفہ بتائیں کہ اللہ تعالیٰ میری گود ہری کر دے۔ ایک دن میں ڈاکٹرنی کے پاس دوائی لینے گئی تو ایک عورت وہاں بیٹھی ہوئی تھی، کہنے لگی: اب آپ کے گھر بچے کہاں ہونگے۔ آٹھ سال گزر چکے ہیں۔

جواب: رات کو بعد از نماز عشاء اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ 313 مرتبہ "یا اول" پڑھ کر پانی پر دم کر کے پی لیا کریں۔ بند گوبھی سلاد یا ترکاری کے طور پر استعمال کریں۔ جامنی شعاعوں کے تیل کی ریڑھ کی ہڈی کے اوپر 20 منٹ مالش کریں۔ پوست ریٹھے پیس کر اس کی 8 گولیاں بنالیں اور جب ایام سے فارغ ہوں تو ہر روز ایک گولی صبح نہار منہ پانی کے ساتھ استعمال کریں۔ اس دوران پرہیز کریں اور آٹھویں دن اپنے خاوند سے ملاقات کریں۔ انشاءاللہ حمل ہو جائے گا۔

برص کا علاج

سوال: پچھلے 4 برسوں سے میرے چہرے پر برص کے داغ ہیں۔ ممکن حد تک علاج کی کوشش کی ہے مگر فائدہ نہیں ہوا۔ یہ داغ شروع میں پلکوں کے اوپر تھے۔ لیکن اب یہ آنکھوں کے اطراف ماتھے پر بھی نمودار ہونا شروع ہو گئے ہیں۔

جواب: 9انچ x 12 انچ شیشہ پر سلیٹی رنگ کرالیں۔ رنگ دار شیشہ پر چمک دار رنگ سے موٹا موٹا خوشخط "قل ھوالمعین یامعروف المنان والحلیم "لکھوالیں۔ اس شیشے کو 5فٹ کے فاصلے سے دن رات بار بار دیکھتے رہیں۔ یہ علاج آپ کو چھ ماہ تک کرنا ہے۔ علاج کے ساتھ ساتھ روزانہ جس طرح بھی کھاسکیں ٹماٹر کھایئے۔

برے خیالات

سوال: میں ماشاءاللہ حافظ قرآن ہوں اور سترہ سال کا صحت مند نوجوان ہوں۔ غلط دوستوں کی صحبت میں مجھے ایک ایسی عادت پڑ گئی ہے جس نے میری ذہنی پاکیزگی کو ختم کر دیا ہے۔ میں اس قبیح عادت سے خود کو بچانا چاہتا ہوں مگر شیطان غالب آ جاتا ہے۔ گندے اور غلیظ خیالات سے نجات پانے کے لئے تعویذ بھیج دیجئے۔

جواب: قوت ارادی سے اس عادت کو چھوڑا جا سکتا ہے۔ کمزور قوت ارادی کو بحال کرنے کے لئے سب سے اچھا طریقہ ارتکاز توجہ ہے۔ سونے سے پہلے وضو کر کے ایسی جگہ بیٹھ جائیں جہاں شور و غل اور ہنگامہ نہ ہو۔ ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر بند آنکھوں سے اپنے دل کے اندر دیکھنے کی کوشش کیجئے۔ یہ مراقبہ روزانہ آدھا گھنٹہ ایک ماہ تک کیجئے اور حالات سے مطلع کیجئے۔

بجلی کے جھٹکے

سوال: آج سے 3 سال قبل میں ایک پیچیدہ نفسیاتی بیماری کا شکار ہوا۔ نیورولوجسٹ مجھ کو انواع و اقسام کی نیند آور دوائیں دے کر سلاتے رہے۔ مجھے بارہ بجلی کے جھٹکے بھی لگائے گئے۔ بالآخر ایک طویل عرصے کے بعد میں تحلیل نفسی کے ذریعے صحت یاب ہو گیا۔ اب مجھے دو شکایات ہو گئی ہیں۔ آپ کوئی ایسا موثر نسخہ لکھ دیں جس سے مجھے فائدہ ہو جائے۔ پہلے یہ کہ میری دور کی نگاہ بیماری شروع ہونے کے ساتھ اچانک کمزور ہو گئی۔ اب میں چشمہ اتارتا ہوں تو طبیعت سست ہو جاتی ہے اور سر میں درد ہونے لگتا ہے۔ دوسرے میرے سر کے آدھے سے زیادہ بال سفید ہو گئے ہیں۔ کسی علاج سے فائدہ نہیں ہوتا۔

جواب: نیولے کے سر کی ہڈی (کھوپڑی) حاصل کر لیں اور اس کھوپڑی کو رات کو سوتے وقت اور دن میں چار مرتبہ چہرے اور سینے پر ملیں۔

بیوہ عورت

سوال: بارہ سال پیشتر میں نے ایک بیوہ عورت سے شادی کی تھی۔ ہم دونوں میں بہت محبت تھی کچھ عرصہ سے میں یہ دیکھ رہاہوں کہ وہ میری ذات سے بیزاری محسوس کر رہی ہے ۔بات بات پر جھگڑنا اس کا معمول بن گیا ہے۔ دل چاہتا ہے اسے طلاق دے دوں لیکن اپنی بچی کی خاطر خود کو مجبور پاتا ہوں۔ براہ کرم کوئی ایسا وظیفہ یا طریقہ بتا دیجئے کہ ہم دونوں میں پہلے جیسی محبت ہو جائے۔

جواب: جس کمرہ میں آپ اور آپ کی بیگم سوتی ہیں اس کمرے میں سوائے پلنگ اور ایک میز کے دوسری کوئی چیز نہیں ہونی چاہئے۔ دوسرا اسامان ہو تو سب ہٹا دیجئے۔ بازار سے ایک گلدان خریدیئے اور ساتھ پلاسٹک کی بنی ہوئی ٹہنیاں۔ یہ ٹہنیاں گلدان میں ڈال کر میز کے اوپر رکھ دیجئے۔ روزانہ گلاب کا ایک پھول اس گلدان میں رکھ لیجئے۔ ہر چوبیس گھنٹے کے بعد گلاب کا پھول بدلنا بہت ضروری ہے۔ گلاب کے پھول کا رنگ ہلکا گلابی ہونا چاہئے۔ اس کے ساتھ اپنا اور اپنی بیگم صاحبہ کا فوٹو بڑے سائز میں بنوا کر الگ فریم کروالیں اور اس فوٹو کو ایسی جگہ لگا دیجئے جہاں پلنگ پر لیٹے وقت بار بار نظر پڑتی رہے۔ انشاء اللہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ طلاق کو ناپسند کرتا ہے۔

بچپن کا خواب

جواب: بچپن میں آپ نے جو خواب دیکھا تھا اس کی تعبیر اکتالیس سال کے بعد آپ کے سامنے ہے۔ آپ یہ کام کریں کہ آدھی رات گزرنے کے بعد کھلے آسمان کے نیچے کھڑے ہو کر تین سو مرتبہ وحلل عقدۃ من لسانی پڑھ کر اپنے سینے پر دم کر لیا کریں۔

قرآن پاک پڑھنے میں جو رکاوٹ در پیش ہے انشاءاللہ دور ہو جائے گی۔

بیٹی نہیں بیٹا

سوال: میرے دو بچے ہیں۔ ایک بیٹا اور ایک بیٹی۔ میرے خاوند کا اصرار ہے کہ اور بچے ہوں اور وہ بھی نرینہ اولاد۔ کیونکہ لڑکیوں سے انہیں چڑ ہے۔ چھوٹا بچہ سات سال کا ہے۔ میں اور میرے خاوند ڈاکٹری نقطہ نظر سے بالکل صحت مند ہیں۔ آپ سے دست بستہ عرض ہے کہ خدارا کچھ کیجئے تاکہ آئندہ ہمیں اللہ تعالیٰ لڑکا عطا کریں۔

جواب: فجر کی نماز کے بعد ایک مرتبہ سورۂ یٰسین شریف پڑھ کر پانی پر دم کر کے خود بھی پئیں اور اپنے شوہر کو بھی پلائیں۔ اللہ تعالیٰ اولاد نرینہ عطا فرمائیں گے۔

بے وفا شوہر

سوال: باجی کے شوہر کسی نہ کسی آوارہ عورت کے چکر میں رہتے ہیں اور گھر سے بھی غائب رہتے ہیں۔ ساتھ ہی ان کی ماں بہنیں، باجی پر ہر طرح کا ظلم بھی کرتی رہتی تھیں۔ جب ان کی زیادتی حد سے بڑھی تو ہم باجی کو اپنے گھر لے آئے۔ ان کے چار بچے ہیں جو ان کے ساتھ ہی ہمارے گھر آ گئے ہیں۔ گزشتہ ڈیڑھ سال سے وہ بچوں سمیت ہمارے گھر میں ہیں اور بہنوئی نے اس عرصہ میں پوچھا تک نہیں اور نہ کبھی کوئی خرچ دیا۔ آپ کوئی ایسا حل بتایئے کہ بہنوئی بد چلنی چھوڑ دے اور راہ راست پر آ جائے، باجی کا کہا مانے، اس کو اپنے گھر میں بسائے۔ اس کی ہر بات مانے اور بچوں کی ذمہ داری اٹھائے۔ آپ خود سوچئے اس مہنگائی کے دور میں ابا صرف کمانے والے اور وہ بھی نوکری پیشہ اور دو خاندانوں کو پال رہے ہیں جبکہ بہنوئی کا اپنا کاروبار ہے اور وہ ہر طرح کا عیش و آرام کر رہے ہیں لیکن بیوی بچے دو وقت کی روٹی کو ترستے ہیں۔

جواب: اپنی باجی سے کہئے کہ وہ آدھی رات گزرنے کے بعد دو رکعت نفل پڑھ کر ایک سو مرتبہ بسم اللہ الواسع جل جلالہ پڑھ کر بستر میں چلی جائیں۔ آنکھیں بند کر کے اپنے شوہر کا تصور کرتے کرتے سو جائیں۔ عمل کی مدت 90 دن ہے۔ ناغہ کے دن بعد میں پورے کر لیں۔ اس عمل کی برکت سے آپ کی باجی شوہر کی نظر کا "تارا" بن جائیں گی۔

بہرے پن کا علاج

سوال: دور کی آواز سننے میں دقت ہوتی ہے۔ اب بچہ کالج میں ہے۔ پروفیسر فاصلہ سے لیکچر دیتے ہیں جو وہ سن نہیں پاتا اس لئے پڑھنے میں دل نہیں لگاتا۔ سارا وقت باہر پھرتا ہے۔ میرا یہ ایک ہی لڑکا ہے۔ اس وجہ سے بہت پریشان ہوں۔

جواب: کسی مومی کاغذ پر سورۂ مریم کی پہلی آیت کھیعص (کاف ہا یا عین صاد) لکھ کر صبح نہار منہ پانی سے دھو کر پلائیں۔ یہی آیت رات کو اس وقت جب لڑکا گہری نیند سو جائے اس کے سرہانے کھڑی ہو کر ایک مرتبہ اس طرح پڑھیں کہ پڑھنے میں لہجہ برابر ہو اور ہر لفظ ادا کرنے کا وقفہ برابر ہو۔

بخار

سوال: چند ماہ پیشتر مجھے بخار ہو گیا تھا اور میں نے خود اس کا علاج کیا لیکن کوئی افاقہ نہیں ہوا اور مرض میں زیادتی ہو گئی۔ تو ڈاکٹر سے رجوع کیا۔ تقریباً ڈیڑھ ماہ تک علاج ہوتا رہا لیکن کسی قسم کا کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ ڈاکٹر کے مشورے پر میں نے ملیریا پیراسائیٹ چیک کروایا اور انہوں نے کہا کہ آپ کو ملیریا نہیں ہے۔ ٹائی فائیڈ ہے۔ مجھے بڑی تشویش ہوئی، میں نے پھر ہسپتال سے رجوع کیا۔ انہوں نے میرا اینٹی بائیوٹیک دوا سے علاج تجویز کیا۔ تقریباً دو ماہ تک ان کے زیر علاج رہا۔ اسی دوران ڈاکٹر نے مجھے روٹی کھانا بالکل منع کر دیا اور میں بالکل ڈاکٹر کی ہدایت پر عمل

کر تا رہا۔ ساڑھے تین ماہ بعد بخار تو اتر گیا لیکن میرے جسم میں بہت کمزوری ہو گئی۔ اب تقریباً چھ ماہ ہو گئے ہیں۔ کمزوری کا کوئی علاج نہیں ہو رہا ہے اور کوئی دوا میرے اوپر اثر نہیں کر رہی ہے۔ کبھی قبض ہو جاتا ہے، کبھی جگر خراب ہو جاتا ہے، کبھی معدے کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے اور اعصابی تناؤ بھی بہت رہتا ہے۔ ایک دن طبیعت سنبھلتی ہے تو دوسرے دن بہت زیادہ بگڑ جاتی ہے۔ میں جی تو رہا ہوں مگر مردہ بدست زندہ ہوں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے میں صدیوں کا بیمار ہوں۔ آج سے تقریباً چھ سات ماہ پیشتر میری صحت قابل رشک تھی۔ دوست احباب میری صحت پر رشک کرتے تھے۔ بیمار ہونے سے پیشتر میں نے ایک بار اپنا وزن کرایا تھا تو 135 پونڈ تھا اور اب گھٹ کر صرف 115 پونڈ رہ گیا ہے۔ پہلے میری طبیعت میں بڑا شوخ پن تھا اور اس کے مقابلے میں آج کل میرے اندر چڑچڑا پن آ گیا ہے۔ مرضی کے خلاف کوئی بات ہوتی ہے تو دماغ میں الٹے سیدھے خیالات آنے لگتے ہیں۔ خود ہی پشیمان بھی ہوتا ہوں۔ میرا روزمرہ کام ایسا ہے کہ اس میں دماغ اور آنکھوں کا کام زیادہ ہے۔

جواب: آپ نے تیز دوائیں زیادہ استعمال کی ہیں۔ چونکہ آپ خود سر اور خود پسند ہیں اس لئے اس کا ہر وقت امکان رہتا ہے کہ آپ ڈاکٹر کی ہدایت کے بغیر بھی دوائیں کھاتے رہے ہیں۔ ہر چیز اعتدال میں مفید ہوتی ہے۔ دواؤں کا ری ایکشن ہونے کی وجہ سے یہ صورت حال واقع ہوئی ہے۔ آپ کے لئے میرا مشورہ ہے کہ علاج میں معالج کی ہدایت پر عمل کریں۔ فی الوقت آپ کے لئے یونانی علاج مفید ثابت ہو گا۔ ڈاکٹری علاج کی بجائے یونانی طریقہ علاج سے استفادہ کریں۔

روحانی علاج یہ ہے:

تین عدد سفید چینی کی پلیٹوں پر زردہ رنگ اور عرق گلاب سے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الرٰ تِلْکَ اٰیَاتُ الْکِتَابِ الْمُبِیْنِoاَلرَّحِیْمُ اَلرَّحِیْمُ اَلرَّحِیْمُ یَا حَفِیْظُ یَا حَفِیْظُ یَا حَفِیْظُ لکھ کر ایک صبح، ایک شام اور ایک رات کو پانی سے دھو کر پئیں چالیس روز تک آپ کے لئے دوا اور دعا دونوں ضروری ہیں۔

بچوں کی نفسیات

سوال: لاہور۔ بھائی بچپن سے میرے ہی پاس پلا بڑھا ہے۔ ہمارے والد ملک کی تقسیم کے وقت شہید ہو گئے تھے۔ میری شادی ہوئی تو میں بھائی کو اپنے ساتھ لے کر آئی۔ میرے شوہر باوجود ہمدرد ہونے کے بہت زیادہ سخت طبیعت ہیں۔ صرف پڑھائی کی خاطر بھائی کو اس قدر مارتے ہیں کہ اس کے ہاتھ پاؤں سوج جاتے ہیں۔ تھپڑوں سے کانوں پر ورم آ جاتا ہے۔ مجھ سے یہ حالت دیکھی نہیں جاتی۔ ہماری اپنی کوئی اولاد نہ تھی۔ اور شوہر کو بچوں کی نفسیات سے دور کا بھی واسطہ نہ تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے اپنی ہر برائی کو ان سے چھپانا شروع کر دیا۔ خدا خدا کر کے بھائی نے ایف۔اے پاس کیا لیکن بری سوسائٹی نے اسے کہیں کا نہ چھوڑا۔ گھر میں دیر سے آتا تو میں شوہر سے جھوٹ بول دیتی کہ وہ تو کب کا سویا ہوا ہے۔ آہستہ آہستہ وہ پینے پلانے لگا۔ میں نے اس کو بہت سمجھایا مگر بے سود۔ اب وہ پکا شرابی اور شاید اور بھی بہت کچھ ہے۔ اس کی عمر بھی کافی ہو

گئی ہے۔ میں نے اس کی شادی نہیں کی۔ نہ ہی وہ خود شادی میں دلچسپی لیتا ہے۔ اگر ہم اس کی شادی کر بھی دیں تو آنے والی کی زندگی برباد ہو جائے گی۔

جواب: رات کو جب بھائی گہری نیند سو جائے آپ اپنے کمرہ میں بیٹھ کر تین سو مرتبہ واما السائل فلا تنہر پڑھ کر بھائی کا تصور کر کے پھونک مار دیا کریں اور بات کئے بغیر سو جائیں۔ ایک نیند لینے کے بعد بات کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بد عقیدہ

جواب: عقیدہ جب خراب ہو جاتا ہے تو انسان کے دماغ میں ایسے وسوسے اور خیالات آنے لگتے ہیں۔ جن میں خدا رسول اور مذہب سے بیزاری پائی جاتی ہے اور یہ بیزاری غیر اختیاری ہوتی ہے۔ عقیدہ کی خرابی اور ضمیر کی ملامت سے نظر نہ آنے والا ایک متعفن پھوڑا باطن میں پیدا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے آدمی اتنا بے چین ہو جاتا ہے کہ اس کی مثال بڑی سے بڑی بیماری میں بھی نہیں ملتی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ آپ کو ایک وظیفہ لکھا جا رہا ہے۔ توجہ اور یکسوئی کے ساتھ اس پر عمل کریں۔

دھلے ہوئے کھدر یا لٹھے کا ایک کرتا سلوایا جائے۔ یہ کرتا سارے جسم پر ایک ایک بالشت زائد ہو اور ٹخنوں تک پہنچا ہو آستینیں بھی ایک ایک بالشت کھلی ہوئی ہوں۔ کسی ایسے کمرے میں جس میں اندھیرا ہو۔ (اگر اندھیرا نہ ہو تو کر لیا جائے) یہ کرتا پہن کر پندرہ منٹ تک

ٹہلئے اور ٹہلتے وقت الحمدللہ رب العالمین الرحمن الرحیمoمالک یوم الدینoپڑھتے رہیئے۔پندرہ منٹ کے بعد اندھیرے ہی میں کرتا اتار کر تہہ کر کے اسی کمرے میں کسی محفوظ جگہ رکھ دیں۔ جب تک عقائد درست نہ ہوں اس وقت تک یہ عمل کیا جائے۔ صرف اندھیرا شرط ہے۔

بھوت

سوال: دیکھا گیا ہے کہ زیادہ تر عورتوں اور کسی حد تک مردوں پر جب جن آتا ہے تو ان کی شخصیت میں حیرت انگیز تبدیلی واقع ہو جاتی ہے، آواز بدل جاتی ہے۔ حیرت ناک قوت کا مظاہرہ ہوتا ہے بعض اوقات آسیب زدہ یا جن زدہ ایسی زبان بولتا ہے جو وہ خود نہیں جانتا، وہ شخص اپنا تعارف بھی ایک جن کی حیثیت سے کراتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

سوال یہ ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے اس کی علمی توجیہہ کیا ہے؟

جواب: پوری نوع انسانی میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس کو کبھی نہ کبھی اس کی صلاحیتوں کا تجربہ نہ ہوا ہو چاہے بیداری میں یا خواب میں، انسانی حواس دو طرح کام کرتے ہیں۔ براہ راست اور بالواسطہ، بالواسطہ کام کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم آنکھوں سے دیکھتے، کانوں سے سنتے، ہاتھوں سے پکڑتے اور پیروں سے چلتے ہیں۔ حواس کے اس براہ راست کام کرنے کا مطلب

یہ ہے کہ ہم بغیر جسمانی نظام کی مدد کے خواب میں خود کو چلتے پھرتے غرض ہر وہ کام کرتے دیکھتے ہیں جو بیداری میں ہم سے سرزد ہوتا ہے۔ حالانکہ ہمارا جسم بالکل معطل ہے۔

کبھی کبھی بیداری میں بھی حواس براہ راست کام کرنے لگتے ہیں اور اعصابی نظام بالکل معطل ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ حافظہ بھی کام نہیں کرتا مرض کابوس اس کی مثال ہے۔ سوال مرض کا نہیں۔ حواس کے براہ راست کام کرنے کا ہے "کابوس" کی حالت میں آدمی اپنے بستر سے اٹھتا ہے، کپڑے بدل کر دفتر جاتا ہے، وہاں کام کرتا ہے، واپس آکر کپڑے بدل کر سو جاتا ہے لیکن اسے یہ قطعی یاد نہیں رہتا میں نے سونے کی حالت میں کیا عمل کیا ہے۔

یہ بھی حواس کے براہ راست استعمال ہونے کی ایک طرز ہے۔ یہی کابوس کی کیفیت ہپناٹزم کے ذریعے انسان پر مسلط کر دی جاتی ہے۔ تو اس وقت بھی وہ بالکل بے ارادہ ہو کر عامل کے حکم کی تعمیل کرتا ہے۔ بیداری میں یہ کیفیت بعض اوقات از خود مسلط ہو جاتی ہے کوئی دوسرا شخص اسے ہپناٹائز نہیں کرتا بلکہ وہ خود ہی اپنے آپ کو ہپناٹائز کر لیتا ہے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب کسی جذبہ رجحان یا تقاضہ میں اتنی شدت پیدا ہو جائے کہ یہ شدت اعصاب کو مفلوج کر دے جیسے ہی اعصاب مفلوج ہوتے ہیں حواس کا براہ راست استعمال شروع ہو جاتا ہے۔ شدت کی وجہ سے حواس کا رویہ معاندانہ ہوتا ہے۔ اعصاب کے مفلوج ہو جانے سے جن خلیوں میں یادداشت کا ریکارڈ رہتا ہے وہ اپنا عمل ترک کر دیتے ہیں اور یادداشت کی ترتیب ختم ہو جاتی ہے۔

اب حواس اس عادت کی بناء پر ایک کہانی بنا لیتے ہیں اور اپنے ہی جسم پر وہ کہانی عملاً استعمال کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ فلاں جن ہوں، میرا نام یہ ہے، میں چڑیل ہوں، میں فلاں ہوں

وغیرہ وغیرہ۔ براہ راست فعل کی وجہ سے حواس بہت سی ایسی باتوں کا بھی انکشاف کر دیتے ہیں جو پس پردہ ہوتی ہیں۔

بیہوشی

پانچ سال قبل میں اپنے چچا کے گھر رہنے کے لئے گئی۔ وہاں شعبان کی 14 تاریخ کو باہر چاندنی میں سو گئی۔ بدن تو دیوار کے سائے میں تھا۔ صرف چہرے اور سر پر چاند کی روشنی پڑ رہی تھی۔ اس رات میں بہت بے چین رہی۔ نیند جیسے آنکھوں سے دور تھی ڈر لگ رہا تھا۔ صبح اٹھی تو سر، آنکھیں اور ٹانگیں درد سے پھٹ رہے تھے اور گلے میں بھی درد تھا۔ دوسرے دن میں اپنے گھر آ گئی۔ وہاں دو دن کے بعد پھر درد ہوا اور میں بیہوش ہو گئی۔ ہوش آنے کے بعد سردی سے بخار ہو گیا۔ بہت علاج کروایا۔ عاملوں سے دعائیں بھی کروائیں لیکن حال وہی رہا۔ سردی کے موسم میں درد اور بخار رہتا ہے اور گرمی کے موسم میں بیہوش ہو جاتی ہوں۔ بہت کمزور ہو گئی ہوں، کسی کام میں دل نہیں لگتا۔

علاج یہ ہے کہ مٹی کی کوری پلیٹ پر تین بار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرّیا صَبُورُ حِیْمِ لکھ کر پانی سے دھو کر پئیں۔ گیارہ دن تک علاج کر لینا کافی ہے۔

بزدلی کی تصویر

جس بزدلی کی حد تک صلح جو واقع ہوا ہوں اگر کہیں دو افراد بحث و تکرار، تلخ کلامی یا ہاتھ پائی کر رہے ہوں تو میرا دل زور زور سے دھڑکنا شروع ہو جاتا ہے اور اگر یہی بات میرے ساتھ پیش آرہی ہو تو بس مت پوچھئے کیا حال ہوتا ہے۔ میری زندگی کے اس افسوس ناک پہلو کی انتہا یہ ہے کہ میں بزدلی کی تصویر بن جاتا ہوں۔ میرا مدمقابل مجھے سر عام برا بھلا کہتا ہے۔ دھمکیاں حتیٰ کہ گالیاں دے جاتا ہے مگر میں جوابی کارروائی کی بجائے چپ چاپ کھڑا رہتا ہوں اور اگر کوشش کر کے جواب دیتا بھی ہوں تو ایسا کہ جو مدمقابل کو ناگوار نہ گزرے اور میرے سخت جواب کی وجہ سے میری پٹائی نہ ہو جائے بس اسی پٹائی سے خوفزدہ رہتا ہوں۔ بحث و تکرار میں بھی میرا رویہ انتہائی مدافعانہ ہوتا ہے اتنا زیادہ مدافعانہ کہ سننے والے اس بات کو فوراً بھانپ لیتے ہیں اور پھر اس کے بعد ان کی نظروں میں میرے لئے تمسخر کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ میرا مسئلہ اور صورت حال دونوں ہی مضحکہ خیز ہیں مگر اس کے باوجود حل طلب ہیں اور میں بے بس ہوں۔ آج کی اس بے عزتی کے بعد میں نے اپنے دل میں عہد کیا ہے کہ میں اپنی اس کمزوری پر ضرور قابو پاؤں گا اور اس بزدلی کو ختم کر کے رہوں گا۔

جواب: مسئلہ کا حل آپ کے اس خط میں موجود ہے۔ ''میں نے عہد کر لیا ہے کہ اپنی اس کمزوری پر ضرور قابو پاؤں گا۔'' اس عہد پر قائم رہیں۔ مسئلہ یقیناً حل ہو جائے گا۔ روزانہ ورزش کا اہتمام بھی کیجئے۔

برقی رو کا ہجوم

عظیمی صاحب میں آج آپ کے سامنے اپنی ایک تکلیف لے کر حاضر ہوں اور آپ سے یہ التجا کرتی ہوں کہ آپ اپنے قیمتی وقت سے کچھ وقت نکال کر میرے اس تفصیلی خط کو پڑھیں اور جلد میری اس تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ خدا نے مجھے دو بھائی دیئے ہیں۔ مجھ سے چھوٹا بھائی جس نے بی کام کیا ہے۔ تین سال پہلے ظہر کے بعد گھر آیا تو کمرے میں ایک گرگٹ آگیا، اس نے گرگٹ کو مارنے کے لئے ڈنڈا چلایا تو گرگٹ بھاگ گیا اور وہ وہیں زمین پر گر کر تڑپنے لگا۔ اس وقت اس کی حالت یہ تھی کہ منہ سے جھاگ نکل رہے تھے۔ آنکھیں چڑھ گئیں ، ہاتھ پاؤں اکڑ گئے اور وہ بے ہوش ہو گیا۔ پندرہ منٹ بعد جب اسے ہوش آیا تو آنکھیں سرخ تھیں اور سر میں شدید درد تھا اور زبان دانتوں میں آکر کٹ گئی تھی اور کندھے پر سے ہاتھ اتر گیا تھا۔ ہم لوگ اس کو ایک حادثہ سمجھے اور پھر وہ نارمل بھی ہو گیا لیکن اس کے بعد اس کو ٹھیک تین ماہ کے بعد پھر اسی طرح کا دورہ پڑا اور جو کیفیت پہلے پہلے دورے میں ہوئی تھی وہی کیفیت ہوئی۔ ہر دفعہ ہاتھ اتر جاتا تھا اور زبان کٹ جاتی تھی۔ ہم لوگوں نے مختلف ڈاکٹر، حکیم، عالم، ہومیو پیتھک ڈاکٹر غرض ہر جگہ علاج کرایا۔ ڈاکٹرز کا کہنا تھا کہ یہ مرگی کا دورہ ہے، یہ ختم نہیں کیا جا سکتا صرف کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ عالم کا کہنا تھا کہ ان پر اثر ہے۔ یہ دورے کبھی تین ماہ بعد کبھی چھ ماہ بعد اور کبھی سات ماہ میں بھی پڑ جاتے، کبھی سوتے میں، کبھی نہاتے میں اور گرنے کے باعث اس کو چوٹیں بھی لگتی ہیں۔ اس کا ہر ممکن علاج کرایا لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ پھر آغا خان ہسپتال لے

گئے۔ ٹیسٹ ہوئے انہوں نے مرگی بتایا اور ایک دوا لکھ دی کہ یہ پابندی سے کھائیں۔ اس سے دورہ ختم تو نہیں ہو گا کنٹرول ہو جائے گا۔ دوا کھانے سے سات ماہ تک دورہ نہ پڑا لیکن ایک دن اس نے گھر والوں کو بتایا کہ اس کے پیٹ میں شدید تکلیف ہے اور سر میں درد ہے۔ آنکھیں لال ہو رہی تھیں، تھوڑی دیر سوتا رہا پھر اٹھ کر کسی کام سے سیڑھی پر کھڑا ہوا اور بے ہوش ہو کر اوپر سے نیچے پکے فرش پر گرا۔ گرنے کے بعد وہی دورے کی کیفیت ہو گئی لیکن اس دفعہ حال زیادہ خراب تھا کیونکہ اس کے ایک کان سے، ناک سے اور منہ سے وافر مقدار میں خون آ رہا تھا، تھوڑی دیر تک تڑپ کر بے ہوش ہو گیا اور خون کی تین چار بڑی بڑی قے بھی ہوئیں۔ اس دوران اس کو اسپتال لے گئے۔ راستے میں بھی دو تین دفعہ دورے کی کیفیت ہوئی۔ اسپتال میں دو گھنٹے بے ہوش رہا تو ڈاکٹر نے انجکشن دیا تو خون تو رک گیا اور ہوش بھی آ گیا۔ اس دفعہ اس کا الٹا ہاتھ نہیں اترا بلکہ سیدھا ہاتھ جو کہ کبھی نہ اترا تھا اپنی جگہ سے اتر گیا۔ دو دن آئی سی یو میں رہا پھر تین دن آغا خان ہسپتال میں رہا۔ سر میں شدید درد تھا۔ ویسے ہوش میں رہتا تھا کبھی کبھی بولتا تھا اور سب کو پہچانتا تھا۔ لیکن اتنا خون بہہ جانے کے باعث کمزوری سے چلنا مشکل ہو گیا۔ اس کے علاوہ جس کان سے خون آیا تھا اس سے سنائی بالکل نہیں دیتا۔ اسپتال سے گھر آ کر اس نے گرم پانی سے سر دھویا اور سو گیا۔ جب سو کر اٹھا تو اس کا منہ ٹیڑھا ہو گیا۔ دانت پر دانت نہیں جمتا اور ایک آنکھ بند نہیں ہوتی ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ لقوہ ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ خون کا دوران ٹھیک نہیں ہے، طاقت کے انجکشن لگ رہے ہیں۔ ڈاکٹر نے دورے کے لیے دیئے جانے والی دوا کی خوراک مزید بڑھا دی ہے۔

جواب: یہ خط چونکہ کراچی سے لکھا گیا ہے اس لیے بہتر ہے کہ مریض کو دکھایا جائے۔ میری تشخیص کے مطابق یہ دورہ مرگی کا دورہ ہے۔ خون آنے کی وجہ زیادہ گرم دواؤں کا استعمال بھی ہو سکتا ہے۔ عامل صاحب کا یہ کہنا ہے کہ بدروح، آسیب یا جنات کا سایہ ہے۔ صحیح نہیں ہے۔ گرگٹ مارتے وقت بے ہوش ہو کر گر جانے کی ظاہری وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ گرگٹ مارتے وقت گھبراہٹ زیادہ ہو گئی۔ اور دماغ پر دہشت بھی طاری ہوئی۔ چونکہ مرض پہلے سے دماغ میں موجود تھا۔ اس لیے دماغی خلیوں میں دور کرنے والی برقی رو سے ٹکرا گئی اور برقی رو نے ایک ہجوم کی شکل اختیار کر لی۔ نتیجہ میں برقی رو جس انداز سے زمین میں ارتھ ہوتی ہے وہ سلسلہ ٹوٹ گیا اور مرگی کا دورہ پڑ گیا۔ ملاقات سے قبل ٹیلیفون پر رابطہ قائم کر لیا جائے۔

بارونق چہرہ

سوال: میں خوبصورت چہروں کی شیدائی ہوں لیکن خود میرے ساتھ المیہ یہ ہے کہ میرا چہرہ بے رونق اور پھیکا سپاٹ ہے۔ جس کی وجہ سے میں لوگوں کی بے توجہی کا شکار رہتی ہوں۔ آپ جانتے ہیں کہ اگر کوئی مسلسل اور متواتر نظر انداز ہوتا رہے تو پست ہمت ہو جاتا ہے۔ میں اپنے چہرے کو خوبصورت جاذب نظر اور پرکشش بنانے کی اشد خواہش مند ہوں۔

جواب: عمدہ قسم کی سیاہ چمکدار روشنائی سے فل اسکیپ سفید آرٹ پیپر کے اوپر خوش خط لکھ کر درج ذیل نقش فریم کرا لیا جائے۔ اس فریم شدہ نقش کو رات کو سونے سے پہلے تین چار فٹ کے فاصلے سے دس یا پندرہ منٹ روزانہ دیکھا جائے۔ نقش یہ ہے:

فَاوَالْقَلَمُ وَذَاتُ الْكَلَامُ ۵

ن	م	ن	م	ن	م
ہ	و	ہ	و	ہ	و

بھینگا پن

سوال: میں انجینئرنگ کا طالب علم ہوں، میری دائیں آنکھ میں بھینگا پن ہے جس کی وجہ سے سخت احساس کمتری کا شکار ہوں۔ میرا بھی دل کرتا ہے کہ میری اپنی ایک شخصیت ہو، میں بھی کسی کا آئیڈیل بنوں، میرے لئے علاج بتائیں۔

جواب: گھر کے کسی فرد سے کہیں کہ آپ جب سیدھا دیکھ رہے ہوں تو آپ کو آنکھیں بند کرا دیں اور اس آنکھ پر جو بھینگی ہے، اندھیرے میں ہلکی سی پٹی باندھ دیں، پٹی باندھتے وقت یہ تصور ہونا ضروری ہے کہ پٹی باندھنے والا اور مریض دونوں عرش کے نیچے ہیں، پٹی باندھتے وقت یہ بھی خیال رکھنا ضروری ہے کہ نظر سیدھی رہے یعنی آنکھ کی پتلی درمیان میں ہو۔ اکیس روز کے اس عمل سے آپ کی آنکھ کا بھینگا پن دور ہو جائے گا۔

بڑا سر

سوال: میری بڑی بہن ایک مشکل میں گرفتا ہے اس کے ہاں نو مہینے کی بجائے آٹھویں مہینے کے آخری ہفتہ میں بیٹے کی ولادت ہوئی۔ بچے کی کمر پر ایک زخم اور سر آگے سے کچھ بڑا تھا۔ پھر سر جسم کے مقابلہ میں تیزی سے بڑھنے لگا مگر جسم اتنا ہی رہا جو پیدائش کے وقت تھا۔ کئی جگہ علاج کرایا مگر افاقہ نہیں ہوا۔ حد یہ ہے کہ سر مسلسل بڑھ رہا ہے۔ امید ہے کہ آپ ہمارے اس خط کا جواب جنگ کے توسط سے دیں گے۔

جواب: سورج مکھی کے بیج حسب ضرورت لے کر میدہ کی طرح باریک پیس کر رکھ لیں۔ روزانہ صبح، دوپہر اور رات چوتھائی چمچہ پسا ہوا سفوف دو چمچے پانی میں گھول کر بچے کو پلاتے رہیں۔ دلجمعی اور تسلسل سے یہ علاج جاری رکھیں۔ انشاءاللہ بچے کا سر معمول پر آجائے گا۔

بسم اللہ کی زکوٰۃ

سوال: امید ہے آپ خیریت سے ہونگے۔ پروردگار عالم آپ کو صحت عنایت فرمائے، آپ جس طرح انسانیت کی بے لوث خدمت کر رہے ہیں اس کا اجر انشاء اللہ بارگاہ محمد ﷺ وآل محمد ﷺ سے ضرور ملے گا۔

خط تحریر کرنے کا سبب یہ ہے کہ میں نے ایک کتاب میں آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے فوائد پڑھے ہیں مگر اس میں تفصیل سے تحریر نہیں کیا گیا ہے اور بات کو تشنہ چھوڑ دیا گیا ہے۔ آپ سے عرض ہے کہ آیت مبارکہ کے واضح فوائد "قارئین روحانی ڈاک"

کے استفادہ کے لئے تحریر فرمادیں اور اس کے عامل بننے کے لئے اس کی زکوٰۃ کا طریقہ تحریر فرمادیں، میں اس آیت مبارکہ کی زکوٰۃ ادا کرنا چاہتا ہوں اور آپ سے اجازت کا طالب ہوں۔ خدا ہم سب مسلمان بھائیوں کو سرکار رسالت مآب حضرت محمد ﷺ کے نقش پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ "الٰہی آمین"

جواب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے عمل سے دنیا کے بہت سے کام ہو جاتے ہیں۔ کسی مریض کے اوپر دم کرنے سے شدت مرض میں فوری طور پر کمی واقع ہو جاتی ہے۔ کوئی معاشی کام پورا نہ ہو رہا ہو۔ بسم اللہ کے ورد سے معاش میں استحکام پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بے تحاشا فوائد ہیں۔ زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ رات کے وقت جگہ اور وقت کا تعین کر کے روزانہ تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ پڑھیں۔ چالیس دن میں سوا لاکھ مرتبہ پورا ہو جائے گا۔ اور اس طرح بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ اگر درمیان میں ناغہ ہو جائے تو از سر نو شروع کرنا ہو گا۔ مثلاً پچیس دن پڑھنے کے بعد ناغہ ہو جاتا ہے تو پھر پہلے دن سے شروع کریں۔ ہر جمعرات کو شام کے وقت سوا گیارہ روپے اللہ کے نام خیرات کریں۔ زکوٰۃ ادا ہونے کے بعد آپ کسی کے اوپر دم کریں تو مریض سے کہہ دیں کہ وہ دو روپے صدقہ کر دے۔

بے جوڑ شادی

سوال: میں سب جگہ سے مایوس ہو گئی ہوں۔ آپ اس خط کا جواب جلدی اور تفصیل سے دیجئے گا۔ میں بچپن سے ہی دکھ اٹھاتی آ رہی ہوں۔ اب 22 سال کی ہو چکی ہوں۔ گیارہ سال کی عمر میں ماں نے میری شادی کر دی تھی اس وقت شوہر کی عمر 23 سال تھی۔ شوہر کا حال یہ ہے کہ جب میں ماں بننے والی ہوتی ہوں تو گھر میں چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے، نہ پیسے دے کر جاتا ہے اور نہ کوئی راشن ڈال کر جاتا ہے۔ ایک سال چار ماہ گزر چکے ہیں، نہ تو مجھے سروس ملتی ہے اور نہ بہن بھائی اچھا سلوک کرتے ہیں۔ دنیا اکیلے بھی رہنے نہیں دیتی۔ میں چاہتی ہوں کہ شوہر اگر مجھے رکھنا نہیں چاہتے تو حق مہر دے دے تاکہ میں معاش کا کوئی بندوبست کر لوں۔

جواب: پانچ وقت نماز کی پابندی کریں اور فجر کی نماز کے بعد 41 بار سورہ فاتحہ پڑھیں۔ سورہ فاتحہ میں الرحمٰن الرحیم 100 بار پڑھیں۔ یہ عمل 90 دن تک کر لیں۔ آپ خود اپنا محاسبہ بھی کریں۔ ایسا تو نہیں کہ شادی کے بعد آپ کے خیال میں بار بار یہ بات آ رہی ہو کہ میری شادی عمر کے حساب سے صحیح وقت پر نہیں ہوئی۔ اور اس خیال نے آپ کے شوہر کی کمزوریوں کو زیادہ کر دیا ہو۔ یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ یہ سوچتی ہوں کہ بچپن کی شادی ٹھیک نہیں ہوتی۔ باشعور ہو کر شادی کی جائے تو زیادہ اچھی زندگی گزرتی ہے اور آپ شوہر سے حق مہر لے کر دوسری شادی کرنا چاہتی ہوں، بلاشبہ کم عمری کی شادی اچھی نہیں ہوتی لیکن جب بچے ہو

جائیں تو والدین کو اولاد کے لئے ایثار کرنا چاہئے بصورت دیگر بچے ذہنی طور پر پس ماندہ رہ جاتے ہیں۔

بال خورے کا علاج

سوال: آج سے دو مہینے پہلے میرے سر میں دائیں طرف ایک ہلکی ہلکی خارش ہونے لگی پھر وہاں کے بال غائب ہوگئے اور ایک دائرہ سا بن گیا۔ اب اسی قسم کا ایک دائرہ پیشانی سے ذرا اوپر بالوں میں پیدا ہوگیا ہے اور وہاں کے بال بھی اڑ گئے ہیں۔ میں اس معاملے میں بہت پریشان ہوں کیونکہ اس طرح میرے سارے بال اڑ جائیں گے۔

جواب: انڈے کا تیل لے کر جس جگہ سے بال اڑ گئے ہیں۔ وہاں انگشت شہادت سے اس تیل کو جذب کریں۔ بال خورے کا یہ مرض ختم ہو جائے گا۔

پراگندہ ذہنی

جواب: ذہنی الجھنوں اور وسوسوں سے نجات کے لئے آپ کا ہر وقت مصروف رہنا ضروری ہے۔ خانہ داری کے کاموں کے علاوہ پھول پودوں میں دلچسپی لیجئے۔ گھر کے صحن میں چھوٹی سی کیاری بنا کر اس میں پھولوں کے پودے اگائیے اور ان کی دیکھ بھال کی طرف پوری توجہ دیجئے۔ رات کو جلدی سو جانے کی عادت ڈال کر صبح سویرے اٹھ جائیے اور مکان کی چھت پر چہل

قدمی کیجئے۔ ناولوں اور نفسیاتی جذبات کو ابھارنے والی کتابوں سے گریز کریں۔ پراگندہ ذہنی سے جلد ہی نجات مل جائے گی۔

پریشانیوں کا حل

جواب: تخلیق کے قانون کے مطابق آفاق سے ایک لہر آتی ہے جو سر کے ذریعے داخل ہو کر پورے جسم میں تقسیم ہوتی ہے اور پھر پیروں کے راستے زمین میں جذب یا ارتھ ہو جاتی ہے۔ اگر کسی وجہ سے یہ لہر پوری طرح ارتھ نہ ہو تو آدمی کے اندر بہت سے جسمانی اور ذہنی عوارض جنم لیتے ہیں اور مختلف پریشانیاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ اس نظام کو درست کرنے کے لئے آپ حضرات و خواتین صبح سورج نکلنے سے پہلے کچی زمین پر اکڑوں پاؤں بیٹھ جائیں اور آنکھیں بند کر کے تصور کریں کہ ایک لہر آپ کے جسم سے گزر کر زمین میں داخل ہو رہی ہے۔ یہ عمل 3منٹ تک کریں۔ 21روز کے عمل سے آپ کی پریشانیاں دور اور مسائل حل ہو جائینگے۔

پرانی پیچش

سوال: میں پچھلے ایک سال سے پیٹ کی بیماری اور یرقان کا شکار ہوں۔ ساتھ میں پرانی پیچش بھی ہے۔ اب حالت یہ ہے کہ کبھی کبھی پیٹ میں بھاری پن اور جلن ہوتی ہے۔ اعصاب میں تناؤ، سر میں شدید درد اور دماغ بھاری ہو جاتا ہے۔ پورے بدن اور ہاتھ پاؤں میں سوئیاں چبھتی ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔ مرض کی شدت ہوتی ہے تو فضا دھندلی دکھائی دیتی ہے۔ ہر

قسم کا علاج کرا چکا ہوں اور اب بھی علاج جاری ہے لیکن مستقل فائدہ نہیں ہوا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ دیکھنے میں تندرست نظر آتا ہوں۔ لیکن ان امراض نے پریشان کر رکھا ہے کوئی عمل تجویز فرمایئے جو میں علاج کے ساتھ ساتھ جاری رکھوں۔

جواب: رات کو 11 مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر ہاتھ کے انگوٹھوں پر دم کیجئے اور آنکھوں پر ایک مرتبہ پھیر لیجئے۔ سیدھا انگوٹھا سیدھی آنکھ پر اور الٹے ہاتھ کا انگوٹھا الٹی آنکھ پر۔ یہ عمل سوتے وقت چالیس دن تک کیجئے انشاء اللہ آپ کی تحریر کردہ شکایتیں بہت جلد رفع ہو جائیں گی۔

پولیو کا علاج

سوال: شادی کے تین سال بعد ایک لڑکا پیدا ہوا تو اسے پولیو ہو گیا۔ ہر طرح کا علاج کرایا۔ آکو پنکچر، فزئیو تھراپی اور الیکٹرو تھراپی لیکن فائدہ نہیں ہوا۔ ٹانگیں گھٹنوں سے نیچے پتلی اور کمزور ہیں۔ گھٹنے کی ہڈی مڑ گئی ہے۔ ڈاکٹر نے لوہے کے جوتے تجویز کئے ہیں اور کہا ہے کہ اب ٹانگوں میں طاقت آنا ناممکن دکھائی دیتا ہے۔ کوئی ایسا علاج تجویز کریں کہ جس سے کم از کم چلنے پھرنے کے قابل ہو جائے۔ بیٹے کی بیماری سے میں ذہنی طور پر مفلوج ہو گیا ہوں۔

جواب: تین انچ چوڑے اور چھ انچ لمبے آئینے (منہ دیکھنے کا آئینہ) کے چودہ ٹکڑے بنوائیں۔ آئینے کی چوڑائی کی مناسبت سے کپڑے کی ایک چوڑی سی پٹی لیں۔ اس پٹی میں برابر

آئینے کے یہ چودہ ٹکڑے لگا دیں۔ بچہ جس پلنگ پر سوتا ہے اس کی پائنتی کی طرف اس پٹی کو اس طرح لٹکائیں کہ بچہ جس طرف بھی منہ کرے اس کو آئینے میں اپنی شکل نظر آئے۔ دوسرا کام یہ کریں کہ چھ انچ اونچے مربع لکڑی کے دو گٹکے بنوائیں اور یہ دونوں گٹکے سرہانے کی طرف چارپائی کے دونوں پایوں کے نیچے رکھ دیں۔ مقصد یہ ہے کہ سرہانہ پائنتی سے اونچا رہے۔ یہ دونوں علاج یقین اور دلجمعی سے اس وقت تک جاری رکھیں جب تک کہ اللہ تعالیٰ بچے کو شفائے کلی عطا کریں۔ ہمیں یقین ہے کہ انشاءاللہ آپ کا بچہ تندرست ہو جائے گا۔

پڑھنے میں دل نہ لگنا

سوال: میں کوئی بھی کام یکسوئی سے نہیں کر سکتی، نہ پڑھائی میں دل لگتا ہے۔ کسی اور چیز میں کام کوئی کرتی ہوں تو دھیان کہیں اور ہوتا ہے اس لئے کام صحیح نہیں ہو پاتا۔ دوسری خامی یہ ہے کہ کام شروع تو بڑے زور و شور، جی جان سے کرتی ہوں مگر آدھا بھی نہیں کر پاتی کہ چھوڑ دیتی ہوں۔ دلچسپی ختم ہو جاتی ہے۔ ہر کام دورے کی شکل میں کرتی ہوں، کبھی پڑھائی کا دورہ پڑتا ہے تو ایک دو ہفتہ خوب پڑھائی کرتی ہوں پھر اچانک پڑھائی سے دل اچاٹ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کبھی عبادت کا دورہ پڑتا ہے تو بے تحاشہ نماز، قرآن اور دعائیں پڑھنے لگتی ہوں پھر اچانک اس سے بھی دل اچاٹ ہو جاتا ہے۔

جواب: گھر کا ماحول صحیح نہ ہونے کے سبب بچپن میں ذہن میں کچھ ایسے نقوش گہرے ہو گئے جن کی وجہ سے طبیعت میں توازن متاثر ہوا۔ طبیعت میں تقاضہ ابھرتا ہے کہ زندگی

میں عملی تجربات کا اضافہ ہو لیکن یہ تقاضہ عدم توازن کا شکار ہو کر سرد مہری کے خانے میں جا پڑتا ہے۔

بطور علاج صبح بہت سویرے اٹھ جایئے اور کسی کھلی جگہ پر کھڑے ہو کر دور آسمان پر ٹکٹکی باندھ کر دیکھئے پانچ منٹ تک آسمان کو دیکھنے کے بعد پرندوں کو دانہ کھلایئے۔ اس کی آسان صورت یہ ہے کہ کسی کھلی جگہ یا چھت پر باجرہ بکھیر دیجئے پہلے دن نہیں تو دو تین روز بعد چڑیاں اور دوسرے پرندے آنا شروع ہو جائیں گے۔ ان پرندوں کو روزانہ دانہ چگتے ہوئے تھوڑی دیر دیکھتی رہئے پھر اپنے کاموں میں مشغول ہو جایئے۔ دو ماہ تک یہ عمل کریں۔

پراسرار بیماری

سوال: تقریباً 21 سال سے ایک عجیب وغریب اور تکلیف دہ بیماری میں مبتلا ہوں۔ میرے سر کی رگوں میں زبردست کھنچاؤ پیدا ہوتا ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے کوئی کھینچ رہا ہو۔ ساتھ ہی سر میں شر شر کی اور کانوں میں بھی اسی طرح کی آوازیں آتی ہیں۔ گذشتہ دو سالوں میں بے ہوشی کے پانچ دورے پڑ چکے ہیں۔ تین دورے بیماری کی حالت میں اور دو دورے سوتے میں پڑے۔ دورے کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ مٹھیاں بھینچ جاتی ہیں۔ ہاتھ اکڑ کر غلیل کی طرح ہو جاتے ہیں۔ منہ سختی سے بند ہو جاتا ہے اور زبان دانتوں کے درمیان آکر زخمی ہو جاتی ہے۔ منہ سے ایسی آوازیں نکلنے لگتی ہیں جیسے گائے کو ذبح کرتے وقت نکلتی ہیں۔ اس وقت میری عمر چالیس سال ہے اور اکیس سال سے اس بیماری کا علاج کر رہا ہوں۔

جواب: جب آدمی پر بے ہوشی کا دورہ پڑتا ہے۔ ابتداء کسی طرح ہو، خواہ اچانک بیداری میں ہو یا سونے کی حالت میں اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ زندگی میں کام کرنے والی روشنیاں ام الدماغ میں جمع ہو جاتی ہیں اور چونکہ ان کے نکلنے کا راستہ مسدود ہو جاتا ہے اس لئے ان روشنیوں کے دباؤ کی وجہ سے دماغ میں خلیوں کے اندر کی دیواریں ٹوٹ جاتی ہیں اور راستہ کہیں کہیں سے زیادہ کھل جاتا ہے، خلیوں میں ایک سمت رو کا تصرف بڑھ جاتا ہے یہاں تک کہ خلیے کسی قسم کی یادداشت سے خالی ہو جاتے ہیں۔ ایک طرف تو یہ ہوتا ہے اور دوسری طرف رو کا ہجوم اتنا ہو جاتا ہے کہ دماغ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ دماغ جب کام کرنا چھوڑ دیتا ہے اور اس کے اوپر دباؤ زیادہ ہوتا ہے تو اعصاب متاثر ہو جاتے ہیں اور ان میں تشنج کی کیفیت واقع ہو جاتی ہے۔ نتیجہ میں چہرہ کے اعصاب اور جسمانی دوسرے پٹھے کھنچ جاتے ہیں۔ آپ نے جو علامات لکھی ہیں اس مرض کا نام مرگی ہے لیکن یہ کوئی ایسا مرض نہیں ہے کہ جو ناقابل علاج ہو۔

9انچ 12انچ پکے شیشے پر (شیشہ سے مراد آئینہ نہیں ہے) سرخ رنگ پینٹ کرا لیں۔ اور اس شیشہ کو ایسی جگہ رکھ دیں جہاں بار بار آپ کی نظر پڑتی رہے۔ بار بار نظر پڑنے کے علاوہ بھی اس شیشہ کو غور سے دیکھیں۔ جب تک اس بات کا یقین ہو کہ اب دورہ نہیں پڑے گا۔ یہ علاج جاری رکھیں۔

پیٹ کی تکلیف

سوال: چند ماہ پہلے میں شدید بیمار ہو گیا۔ بیماری سے نجات تو مل گئی لیکن پیٹ کے شدید درد نے آ پکڑا۔ ہر طرح علاج کیا، قسم قسم کی دوائیں کھائیں لیکن کسی چیز سے فائدہ نہ ہوا۔ اب درد میں تو کچھ کمی ہو گئی ہے لیکن چار چار روز قبض رہتا ہے۔ دوا استعمال کرنے سے بے وقت تمام تھوڑی سی اجابت ہو جاتی ہے۔ وہ بھی پیٹ میں شدید درد کے ساتھ اس بیماری سے پہلے میں بالکل ٹھیک ٹھاک تھا لیکن بیماری کے بعد پیٹ کی تکلیف نے میرا جینا حرام کر رکھا ہے۔

جواب: صاف و شفاف شیشے کی سفید رنگ کی بوتل لیں اسے خوب اچھی طرح تیز گرم پانی سے دھو کر دھوپ میں سکھا لیں اور اس میں ایک چوتھائی خالی بوتل چھوڑ کر آب مقطر (ڈسٹلڈ واٹر) بھر کر مضبوط کارک لگا کر بوتل کے اوپر زرد رنگ کا سیلوفین پیپر اس طرح چپکائیں کہ بوتل اطراف اور نیچے اوپر سے کاغذ کے اندر آ جائے۔ اس بوتل کو صبح گیارہ بجے سے دو بجے تک کھلی دھوپ میں رکھا رہنے دیں اور دونوں وقت کھانے سے آدھا گھنٹہ پہلے یہ پانی دو دو گھونٹ پی لیں۔ ایک مرتبہ کا تیار کیا ہوا پانی دو روز تک کارآمد رہے گا۔ یہ علاج ایک ماہ تک کر لیں۔

پسینہ آنا

سوال: پیدائشی طور پر میرے ہاتھ، پیروں اور بغلوں میں بے حد پسینہ آتا ہے یوں سمجھ لیں کہ جسم پر سے پانی کے قطرے ٹپکتے رہتے ہیں۔ لکھنے پڑھنے کا کوئی کام کرنے میں بہت دشواری پیش آتی ہے۔ کاغذ یا گتہ ہاتھ کے نیچے رکھ کر لکھنا پڑتا ہے۔ گرمیوں میں پندرہ بیس منٹ میں پورا رومال تر ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس سردیوں میں پسینہ کم آتا ہے۔ معالج کہتے ہیں کہ اس کا کوئی علاج نہیں ہے کیونکہ آپ کی گردن کے پاس جو غدود ہیں وہ بہت حساس ہیں۔ اسی لیے زیادہ پسینہ آتا ہے۔ میں نے اور بھی حساس لوگوں کو دیکھا ہے۔ انہیں پسینہ اس طرح نہیں آتا۔ اس وقت میری عمر 26 سال ہے۔ ہاتھوں میں پسینہ نہیں آتا تو اس وقت ہتھیلیوں میں بے حد تپش ہوتی ہے۔ اکثر لوگ جب مجھ سے ہاتھ ملاتے ہیں تو کہتے ہیں کیا تمہیں بخار ہے جبکہ میں بالکل نارمل ہوتا ہوں۔ میری اس بیماری کا شافی علاج بتائیں۔

جواب: آپ جب بھی پانی پئیں یہ عمل پڑھ کر دم کرلیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یَا حَفِیْظُ یَا حَفِیْظُ یَا حَفِیْظُ
یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ
یَا بَدِیْعُ یَا بَدِیْعُ یَا بَدِیْعُ
یَا بَدِیْعَ الْعَجَاءِبِ بِالْخَیْرِیَا بَدِیْعُ

اس کے علاوہ 90 دن تک نمک، مرچ، گوشت، انڈا، گرم مصالحہ وغیرہ سے بالکل پرہیز کریں۔

پیدائشی دماغی معذور

سوال: میرا لڑکا ذہنی طور پر معذور ہے۔ بات نہیں کر سکتا، سمجھ سکتا ہے لیکن زبان نہیں چلتی اور جب چلتا ہے تو لنگڑا کر چلتا ہے، توازن ٹھیک نہیں رہتا۔ میں ایک فوجی پینشنر ہوں۔ آمدنی کا ذریعہ بھی اچھا نہیں ہے۔ ملک سے باہر علاج نہیں کرا سکتا۔ عرض ہے کہ مشورہ عنایت فرمائیں۔

جواب: کالے تلوں کا تیل اپنے سامنے نکلوا کر، اس تیل پر گیارہ ہزار مرتبہ الرضاعت عمانویل پڑھ کر دم کریں۔ گیارہ ہزار مرتبہ گیارہ دنوں میں پورا کیا جائے۔ بارھویں روز سے رات کو سوتے وقت اور دن میں کمر میں ریڑھ کی ہڈی کے جوڑ پر اور گردن کی جوڑ پر ہلکے ہاتھ سے دائروں میں مالش کریں۔ روزانہ دودھ میں پکا کر عمدہ قسم کی دو کھجوریں رات کو سوتے وقت کھلائیں۔ نوے (90) دن تک۔

پسند کی شادی

سوال: میرے دل میں ایک طوفان برپا ہے۔ کوئی میرا نہیں ہے۔ یہ جہاں میرے لئے اندھیر ہو گیا ہے۔ خواجہ صاحب! میں ایک شخص کو پسند کرتی ہوں۔ وہ میری پہلی اور آخری خواہش ہے۔ خدارا مجھے کوئی ایسی دعا بتائیں جس سے اس کے اور میرے گھر کے لوگوں کے پتھر دل موم ہو جائیں۔ اور میں عزت و آبرو کے ساتھ اس کی ہو جاؤں۔

جواب: رات کو سب کاموں سے فارغ ہونے کے بعد سو مرتبہ بِسْمِ اللّٰہِ اَلْوَاسِعُ جَلَّ جَلَالَہٗ پڑھ کر کسی سے بات کئے بغیر بستر پر چلی جائیں اور ان صاحب کا تصور کرتے ہوئے سو جائیں۔ یہ عمل نوے روز تک جاری رکھیں۔ ناغہ کے دن شمار کر کے بعد میں پورے کر لیں۔ البتہ تصور ناغہ کے دنوں میں بھی کر سکتی ہیں۔

پیلیا

بچے کی پیدائش کے تین دن بعد اس کو پیلیا ہوا۔ 6 دن کا تھا جب ہم اسے سپیشلسٹ ڈاکٹر کے پاس لے کر گئے تو اس نے خون کی کمی بتائی، جس کے بعد اس نے یرقان کے علاج کے ساتھ خون کی بوتل کا چوتھائی حصہ دو دفعہ دیا۔ ایک ہفتہ ہسپتال میں رکھ کر ایک ہفتے بعد دکھانے کے لئے کہا۔ لیکن جب ہفتے بعد ہم دکھانے کے لئے گئے تو بچے کی حالت بہت زیادہ خراب ہو گئی تھی۔ دوران خون بڑھ گیا تھا۔ اور بچے کو جھٹکے لگنے لگے تھے۔ 20 دن کا تھا جب ڈاکٹروں کے زیر

علاج بیہوش ہو گیا اور تقریباً 17,16 دن بیہوش رہا۔ بیہوشی ہی میں بعض اوقات عجیب وغریب آوازیں نکالتا۔ سانس رک جاتا یعنی سانس کی رفتار بہت سست ہو کر گلے تک محدود ہو جاتی اور سینے کے اندر بالکل نہ جاتی۔ کئی کئی گھنٹے یہ حالت رہتی بس ایسی ہی تکالیف میں بچے کو خدا نے صحت تو دی۔ لیکن اب ڈاکٹروں کے کہنے کے مطابق دماغ کے اس حصے کی جو جسم کو کنٹرول کرتا ہے۔ تمام نسیں کھنچ گئی ہیں۔ یرقان کا اثر تمام جسم کے ساتھ دماغ پر بہت گہرا ہوا ہے۔ اب بچہ اوپر کی طرف زیادہ دیکھتا ہے۔ تمام جسم کو اکڑا لیتا ہے کبھی کبھار جسم کو ڈھیلا چھوڑ دیتا ہے۔

آواز کو معمولی سمجھتا ہے۔ تھوڑی سی آواز سے ڈر جاتا ہے۔ آواز کے بغیر بھی اکثر و بیشتر ڈرتا رہتا ہے۔ سر چھوٹا ہے یعنی شدید بیماری کے بعد ڈاکٹری رپورٹ کے مطابق سر 4 انچ کا تھا۔ اب ڈھائی سال کی عمر میں بھی اتنا ہی ہے۔ ہاتھ پیر معمولی ہلاتا ہے۔ روتے وقت بہت لمبا سانس کھینچ کر بالکل نیلا ہو جاتا ہے۔ واکر میں بٹھادیں تو بیٹھ جاتا ہے۔ ڈاکٹروں کے علاج کے ساتھ ساتھ روحانی علاج بھی ہوتا رہا۔ اللہ کے کلام سے الٹی اور بخار کچھ کم ہوا ہے ورنہ الٹی اور بخار شروع تھا۔ مولوی صاحبان کہتے ہیں کہ اسے باہر کا اثر ہے۔

جواب: سونے کے پترے پر بارہ مرتبہ تین لائنوں میں 9 کا ہندسہ سنار سے کندہ کرائیں۔ سونے کا یہ نقش شدہ پترہ بلور کے پیالہ میں پانی میں عشاء کی اذان کے وقت ڈال دیں۔ رات بھر یہ پترہ ایک پیالی پانی میں بھیگا رہنے دیں۔ صبح پانی میں سے پترہ نکال لیں اور پانی بچے کو صبح اور رات کو پلادیں۔ یہ عمل تین ماہ تک برقرار رکھیں۔

پرانی پیچش

سوال: ہم بڑی ہی سخت اور طویل پریشانی کے بعد آپ سے رجوع کر رہے ہیں۔ ہمارا بچہ جس کی عمر 9سال ہے اس کی صحت بہت خراب اور گری ہوئی رہتی ہے۔ پیٹ کی خرابی دست اور پتلے پاخانے کسی بھی علاج سے ٹھیک نہیں ہوتے۔

جواب: رنگ اور روشنی سے علاج کے طریقہ پر زرد شعاعوں کا پانی تیار کریں۔ دو عدد پلیٹوں پر کھانے کے زرد رنگ اور عرق گلاب سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمَاً

لکھ کر دونوں وقت کھانے سے پہلے زرد شعاعوں کے پانی سے دھو کر پلائیں۔ خوراک ایک ایک اونس پانی ہے۔ وقت بے وقت کچھ نہ کچھ کھانے کی عادت انتہائی نقصان دہ ہے۔ نمک برائے نام استعمال کرائیں۔ اس علاج سے کورنک ڈسنٹری انشاءاللہ ختم ہو جائے گی۔

پیر صاحب

سوال: ہم بہت زیادہ پریشان ہیں اور پریشانی کا سبب ایک پیر صاحب ہیں۔ قصہ کچھ یوں ہے کہ آج سے تین روز قبل ایک پیر صاحب ہمارے گھر میں وارد ہوئے۔ انہوں نے آتے

ہی اپنا تعارف کچھ یوں کرایا کہ ملتان میں مقیم تمہارے بھائی صاحب کا میں پیر ہوں اور انہوں نے مجھ سے درخواست کی ہے کہ میں کراچی میں آپ لوگوں سے ملوں تا کہ آپ کی پریشانیوں کا تدارک کر سکوں۔

ہم نے انہیں اندر بلا لیا۔ گھر پر اس وقت والد صاحب اور دیگر تمام اہل خانہ موجود تھے۔ صبح کا وقت تھا۔ ان بزرگ کے ساتھ دو لڑکے بھی ملتان سے آئے تھے۔ لڑکوں میں سے ایک نے کہا کہ ہمارے پیر صاحب کا طریقہ کشف کچھ مختلف ہے۔ یہ کہتے ہوئے انہوں نے سامان کی اچھی خاصی فہرست مرتب کی اور کہا کہ بازار سے سامان خرید کر لایا جائے۔ اس سامان میں سات گز لٹھا۔ ایک سٹیل کی نئ بڑی بالٹی۔ ایک نیا پلنگ، چراغ کے لئے آٹھ عدد مٹی کے کوزے اور کیلیں تھیں۔ اچھی خاصی رقم خرچ کر کے یہ چیزیں فراہم کر دی گئیں۔ کمرے میں نئے پلنگ پر بستر لگایا۔ پیر صاحب اس پر بیٹھ گئے اور کچھ پڑھنا شروع کیا۔ پڑھتے ہی وہ بستر پر گر گئے ہم پریشان ہو گئے کہ خدانخواستہ ان کی روح نہ پرواز کر گئی ہو لیکن ان کے چیلے نے کہا، سب خیریت ہے دراصل اب ان کے اندر ایک بزرگ حلول کر گئے ہیں۔ آپ جس قسم کا سوال ان سے پوچھنا چاہتے ہیں پوچھیں، یہ جواب دینگے۔ یہ سن کر والد صاحب نے ان سے دریافت فرمایا کہ میری پریشانی کا سبب کیا ہے، سکون قلب کیوں حاصل نہیں ہوتا۔ آپ اس کا تدارک بھی فرمایئے۔ جواباً بزرگ نے ارشاد فرمایا کہ تم سے بچپن میں کوئی غلطی سرزد ہوئی ہے۔ جس کی سزا اللہ کی جانب سے تمہیں اب تک مل رہی ہے۔ تدارک کے بارے میں فرمایا کہ آپ ایک عدد کالا بکرا گھر میں لا کر صدقہ کریں اور اس کا خون گھر کے چاروں کونوں میں ڈال دیں۔

پھر والدہ نے دریافت کیا کہ میرا بیٹا گزشتہ چار سال سے سعودی عرب میں ہے وہ کراچی اب تک ملنے نہیں آیا کیا وجہ ہے؟ ان بزرگ کے اندر موجود دوسری روح نے کہنا شروع کیا کہ تمہارا بیٹا کراچی نہیں آئے گا وہ چاہتا ہے کہ وہاں پیسہ کمائے اور خوب پیسہ کما کر آپ کو بھیجے لیکن وہ اس کوشش میں پوری طرح کامیاب نہیں ہو سکا۔ الغرض بہت سے سوالات ہوئے بہت سے جوابات موصول ہوئے لیکن وہ جواب قطعی نہ تھے بلکہ ایسے تھے کہ کوئی بھی ایسے جوابات دے سکتا تھا پھر ہماری باجی کی شامت آئی۔ انہیں قریب بلا لیا اور سر کے بال نوچنے شروع کئے۔ ہم حیرت سے یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے چند بال باجی کے سر سے اکھاڑے اور ایک کاغذ میں لپیٹ دیئے اور باجی سے کہا کہ باہر گلی میں جا کر اپنے پاؤں کی مٹی لے آؤ۔ چنانچہ باجی نے ان کے حکم کی تعمیل کی اور مٹی لا کر ان کے سامنے حاضر کر دی۔ انہوں نے اس مٹی کو بالوں والی پڑیاں میں ڈالا اور کچھ پڑھا اور باجی کے حوالے کر دیا اور کہا جب بھی کوئی مصیبت در پیش ہو۔ ہوا میں اچھال دینا، مسئلہ حل ہو جائے گا۔ ملتان سے آئے ہوئے ماڈرن بزرگ کی دوپہر کے کھانے پر خوب خاطر مدارت کی گئی۔ کھانے سے فارغ ہو کر انہوں نے تعویذ لکھنا شروع کئے جب وہ لکھ رہے تھے تو امی نے ان سے پوچھا آپ کا ہدیہ کیا ہے۔ اس پر وہ مسکرائے اور فرمایا کہ تمہارا بھائی میرا مرید ہے اس لئے تمہارے لئے کوئی ہدیہ نہیں۔ امی مطمئن ہو گئیں۔ اب سٹیل کی نئی بالٹی میں انہوں نے پانی منگوایا اور ایک تعویذ لکھ کر پانی میں گھول دیا کچھ پڑھا پھونکا، دیواروں پر پانی کے چھینٹے مارے اور بقیہ پانی کو ابا کے اوپر انڈیل دیا۔ ہمیں ہنسی بہت آئی لیکن ڈر کی وجہ سے خاموش رہے۔ ایک تعویذ انہوں نے اپنے پاس موجود ہرن کی کھال پر تحریر کیا اور وہ بھی ہمیں دے دیا۔ تعویذوں سے فارغ ہو کر مٹی کے کوزے کی جانب متوجہ ہوئے۔ چار کوزوں پر مختلف

عملیات تحریر کئے، آپس میں آٹے سے انہیں جوڑ دیا اور بھائی جان سے کہا کہ صحن میں چار گڑھے کھود کے پلاسٹک کی تھیلی میں رکھ کر دفن کر دیں۔ حکم کی تعمیل ہوئی۔ اب کیلوں کی باری آئی، کیلوں پر دم کرنے کے بعد انہیں بھی صحن میں ٹھونک دیا گیا۔ ان عملیات سے فارغ ہو کر پیر صاحب ہمارے بھائی جان کی جانب متوجہ ہوئے انہیں صحن میں لے گئے اور صحن میں کوئلے سے ایک بڑا سا دائرہ بنایا اور بھائی جان کو اس دائرے میں بٹھا کر دائرے میں چار چراغ روشن کر دیئے گئے۔ اب انہوں نے اس دائرے کے اطراف میں دوڑنا شروع کیا۔ ہم سب تماش بین بنے یہ سب دیکھتے رہے۔ ہاں ایک بات یہ کہ انہوں نے چراغ جلانے کے لئے بھائی جان کو لائے ہوئے لٹھے میں لپیٹ کر دائرے میں بٹھا دیا تھا۔ وہ دوڑتے رہے اور دوڑتے دوڑتے ڈنڈے کی مدد سے چراغ کو بجھاتے رہے۔ 15 منٹ کے بعد یہ کھیل ختم ہو گیا۔ پیر صاحب ہانپتے ہوئے دوبارہ پلنگ پر آبیٹھے۔ اور کہا اس لڑکے اوپر اثر ہے اور روزگار میں رکاوٹ ہے۔ میں نے روزگار کی رکاوٹ ختم کر دی ہے۔ پھر وہ دوبارہ بستر پر گرے ان کے چیلوں نے کہا اب ان پر ایک اور بزرگ کی حاضری ہوئی ہے۔ اور یہ بزرگ بدروح کا عمل جانتے ہیں۔ ان پیر صاحب نے کہنا شروع کیا کہ تمہارے گھر میں بدروح کا سایہ ہے۔ اور اسی طرح انہوں نے روحوں کی داستان سناڈالی۔

رات کافی ہو چکی تھی۔ ان تمام عملیات کے دوران (یعنی صبح نو بجے سے رات تقریباً ساڑھے بارہ بجے تک) انہوں نے دوپہر کا کھانا، شام کی چائے، رات کا کھانا اور پھل وغیرہ نوش جان کئے۔ رات کافی ہونے کی وجہ سے انہوں نے کہا کہ ہم رات یہیں قیام کریں گے۔ ہم بہت پریشان ہوئے کیونکہ ہمارا گھر دو کمروں پر مشتمل چھوٹا سا گھر ہے۔ الغرض والد صاحب نے حیل و

حجت سے کام لیا۔ وہ جانے پر راضی ہو گئے لیکن انہوں نے فرمایا کہ ملتان میں میری فیس دس ہزار روپے ہے۔ یہ سن کر والد صاحب پر تقریباً سکتے کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔ ہماری بڑی درخواستوں پر وہ دس ہزار سے دو ہزار روپے پر اصرار کرنے لگے۔ امی نے دبے لفظوں میں دو سو روپے دینے کی پیشکش کی۔ انہیں جلال آ گیا اور انہوں نے کہا دو ہزار روپے سے ایک پیسہ کم نہ ہو گا اور اگر رقم مجھے نہ ملی تو میں استدراجی عمل کے ذریعے آپ کے گھر کو تباہ کر دوں گا۔ الغرض بہت انگاروں میں لپٹی ہوئی دھمکیاں دیں۔ دھمکیاں دیتے ہوئے وہ اٹھے اور گھر کے دروازے سے باہر نکل گئے۔ ان کے جانے کے بعد ہم نے سکھ کا سانس لیا اور دس منٹ بعد وہ دوبارہ دروازے سے اندر داخل ہوئے اور امی سے کہا۔ اچھا آپ دو سو روپے ہی دیں اور دو سو روپے لے کر رفو چکر ہو گئے۔ براہ کرم آپ بتایئے کہ یہ سب ڈرامہ کس علم کی کڑی ہے۔ ان تعویذوں، کیلوں اور چراغوں کا کیا کریں۔ ہمیں ڈر محسوس ہو رہا ہے۔ آیا وہ ہم سے انتقام تو نہیں لیں گے۔

جواب: اللہ کا شکر ادا کیجئے کہ بات دو سو روپے پر ختم ہو گئی۔ جس طرح نو سر باز لوگوں کو بے وقوف بنا کر روپے اینٹھ لیتے ہیں اسی طرح یہ پیر صاحب بھی اپنے عمل کے ذریعے ہاتھ کی صفائی دکھا گئے ہیں۔ جو تعویذ انہوں نے دیئے ہیں وہ سب بے اثر ہیں۔ ان کو جمع کر کے بہتے ہوئے پانی میں ڈال دیں اور بالکل پریشان نہ ہوں۔ انشاء اللہ آپ کو کوئی تکلیف نہیں ہو گی۔ آج کل عامل حضرات نے ایک وبا کی صورت اختیار کر لی ہے جگہ جگہ دیواروں پر اشتہار اور نہایت خوبصورت دفاتر اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ بے چارے سیدھے سادے لوگ ان کے فریب میں آ کر خون پسینے کی کمائی برباد کر دیتے ہیں۔ دولت پرستی اللہ کے اوپر عقیدہ کی طاقت کو کمزور کر دیتی

ہے اور جب آدمی کے اندر عقیدہ کی طاقت کمزور ہو جاتی ہے تو آدمی سہارے تلاش کرنا شروع کر دیتا ہے۔ چالاک لوگ نئے نئے روپ میں اللہ کی مخلوق کو بے وقوف بنا کر عیش کرتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھیئے کہ اگر کسی آدمی میں دنیا کا لالچ ہے تو وہ ہرگز روحانی آدمی نہیں ہو سکتا۔

پیر وہ نہیں ہوتا جو مرید بنا دیتے ہیں

محترم میں آپ سے ایک اہم مسئلے پر سوال کرنا چاہتی ہوں جو ہمارے لئے پریشانی کا باعث ہے۔ امید ہے کہ آپ روحانی اور اسلامی نقطہ نظر سے جواب دے کر ممنون فرمائیں گے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میں اور میرے شوہر کراچی میں رہتے ہیں جبکہ میرے سسرال والے پنجاب میں رہائش پذیر ہیں۔ میرے سسرال والے ناخواندہ ہیں یعنی وہ تعلیم یافتہ نہیں ہیں اور جو تعلیم یافتہ ہیں وہ بھی پرانی رسم و رواج کے قائل ہیں۔ جن کی ایک رسم ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے بال دو تین چار ماہ بعد یا پھر سال بعد کٹواتے ہیں اور ان کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے روحانی پیشوا جو شہید ہیں ان کے مزار پر جا کر بچے کے بال کاٹتے ہیں۔ پوری برادری کے لوگ جاتے ہیں، خوشی مناتے ہیں اور دیگیں وغیرہ پکتی ہیں اور وہیں سب کو کھانا کھلایا جاتا ہے، وہیں مزار پر بال کاٹے جاتے ہیں۔ اگر وہاں جا کر بال نہ کاٹے جائیں تو بقول میرے سسرال والوں کے یا تو بچہ مر جاتا ہے یا بچے پر کوئی آفت آ جاتی ہے اور جب تک بال نہ کاٹے جائیں بچے کی ماں کسی بھی قسم کا گوشت نہیں کھا سکتی۔ آپ کو یہ بھی بتاتی چلوں کہ میرے سسرال والے بتاتے ہیں کہ شہید بزرگ کے ساتھ ایک کتا بھی تھا جو ان کے شہید ہونے کے بعد ان کی لاش کے پاس بیٹھا رہا اور لاش کی نگرانی کرتا رہا۔ جب

شہید کے وارث آئے تو کتا مر گیا۔ عقیدت مندوں نے کتے کی قبر بھی بنادی اور ان بزرگ کو ایک دو نہیں لاکھوں کی تعداد میں لوگ اپنا پیشوا مانتے ہیں اور ان کے مزار پر حاضری دیتے ہیں۔ اور اپنے تمام بچوں کے بال مزار پر ہی کٹواتے ہیں جبکہ میں اور میرے شوہر ان خرافات کو نہیں مانتے۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے بھی اپنے نواسوں کے بال ساتویں دن گھر میں کٹوا دیئے تھے مگر خاندان والے کہتے ہیں کہ ایسا نہ کیا تو بچہ مر جائے گا وغیرہ وغیرہ۔ جبکہ موت خدا کے ہاتھ ہے لیکن ہم ان باتوں سے بہت پریشان ہیں۔ خدارا ہماری رہنمائی فرمائیں۔ آپ سے استدعا ہے کہ اس سوال کا مجھے تسلی بخش جواب دیں۔

جواب: یہ بات کہ مزار پر حاضری دینے کے بعد ہی بچہ کا عقیقہ ہوتا ہے یا گھر میں بال کاٹنے سے بچہ فوت ہو جاتا ہے صحیح نہیں ہے۔

فارسی کی ایک کہاوت ہے۔

پیر نہیں اڑتا البتہ مرید اس کی شان میں قصیدے پڑھ کر اسے اڑا دیتے ہیں۔

عقیدہ کے سلسلہ میں ایک بات زیادہ توجہ طلب ہے کہ جب کسی بات پر یقین ہو جاتا ہے تو وہ بات ہو بھی جاتی ہے مثلاً اگر ماں باپ اور دوسرے قریبی رشتہ دار یہ بات ذہنی طور پر تسلیم کر لیں کہ فلاں کام نہ کرنے سے نقصان ہو گا تو نقصان ہو جائے گا اور اگر اللہ کے اوپر یقین ہے تو نقصان نہیں ہو گا۔ اسلام نے اس ہی باطل عقیدہ کو ختم کرنے کی دعوت دی ہے۔ خانہ کعبہ میں تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے۔ جب وحدانیت کی تعلیم دی گئی تو لوگ اس وجہ سے بھی

گھبرا گئے کہ ان کے ذہنوں میں یہ وسوسہ یقین کا درجہ حاصل کر چکا تھا کہ اگر بت ناراض ہو گئے تو تباہی پھیل جائے گی اور جب یہ وسوسہ یا شیطانی عقیدہ باطل ہو گیا تو تین سو ساٹھ بت ختم ہو گئے، کوئی تباہی نہیں پھیلی بلکہ واحد ذات اللہ کا فضل عام ہو گیا۔

پرابلم

سوال: ہم دونوں میاں بیوی آپس میں رشتہ دار ہیں۔ ہمارا پہلا بچہ ہے، نارمل نہیں ہے وہ اپنی عمر سے بہت پیچھے ہے۔ نہ ہی باتیں کرتا ہے نہ ہی چلتا ہے صرف سہارے سے چل لیتا ہے۔ تھوڑی بہت بات بھی سمجھ لیتا ہے۔ ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ یہ نارمل کبھی نہیں ہو گا۔ آپ آپس میں کزن ہیں ہو سکتا ہے کہ دوسرے بچے میں بھی ایسی کوئی پرابلم ہو۔ بچہ کو ہر وقت گود میں اٹھانے سے میرے پورے پورے وجود میں درد رہنے لگا ہے۔

جواب: یہ ضروری نہیں ہے کہ آپس کی رشتہ داری میں بچہ ایب نارمل پیدا ہو۔ آپ اللہ کے اوپر بھروسہ رکھیں انشاء اللہ آئندہ بچے نارمل ہونگے۔ ویسے احتیاطاً دونوں میاں بیوی اپنا خون ٹیسٹ کرا لیں اور مجھے رپورٹ بھیج دیں۔ عشاء کی نماز کے بعد 300 بار یا اول یا آخر یا ظاہر یا باطن پڑھ کر پانی پر دم کر کے دونوں میاں بیوی پئیں۔ ہر جمعرات کو سوا پانچ روپے خیرات کر دیں۔

پر کشش چہرہ

سوال: میں چاہتی ہوں کہ میرا شمار مکمل، خوبصورت اور پر کشش شخصیات میں ہونے لگے۔ میری شکل جوانی میں بھی بچپن جیسی ہے۔ ہاتھ، پیر، کلائیاں سوکھی، سوکھی اور چہرہ حد سے زیادہ پتلا ہے۔ غذا جسم کو نہیں لگتی۔ برائے مہربانی آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتادیں جس کے کرنے سے میری یہ خامیاں ختم ہو جائیں۔ مراقبہ اور رنگ اور روشنی سے علاج مت تجویز کیجئے گا، مہربانی ہو گی۔

جواب: ہوشیار اور تجربہ کار لیڈی ڈاکٹر سے لیکیوریا کا علاج کرائیں۔ کمزوری کی بنیادی وجہ ختم ہو جانے سے جسمانی صحت خود بخود بحال ہو جائے گی۔ گرم اشیاء اور سرخ مرچ کھانا آپ کے لئے مضر ہے، جب بھی پانی پئیں **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا حفیظ یا شافی یا کافی** پڑھ کر دم کر لیا کریں۔ کڑھنا اور بات بات پر غصہ کرنا چھوڑ دیں۔

پیر سو جاتے ہیں

سوال: میرے پیٹ میں ہر وقت بے چینی رہتی ہے، گڑ گڑ کی آوازیں آتی رہتی ہیں، بیٹھتا ہوں تو پیٹ اندر کو جاتا ہے، زیادہ دیر بیٹھ نہیں سکتا اگر زیادہ دیر بیٹھنے کی کوشش کرتا ہوں تو پاؤں میں درد ہونے لگتا ہے اور پاؤں سو جاتے ہیں اور کبھی کبھی اچانک سینے میں کمر میں یا پھر پسلیوں میں درد ہونے لگتا ہے۔ پیٹ میں کبھی ہوا ابھر جاتی ہے اور پیٹ سخت ہو جاتا ہے اور پھر کچھ

دیر بعد نرم ہو جاتا ہے۔ نیند نہیں آتی، ساری رات جاگ کر آنکھوں میں گزارتا ہوں۔ ڈر بہت لگتا ہے سب گھر والے ہونے کے باوجود بھی ڈر لگتا ہے۔ اگر رات کو کسی چیز کے گرنے کی آواز آئے تو دل ایک دم دھڑکنے لگتا ہے۔ گلے میں خشکی رہتی ہے۔ کسی سے بات کرنے کو دل نہیں چاہتا، زیادہ تر خاموش اور اداس رہتا ہوں۔

جواب: یہ سب حبس ریاح کی علامات ہیں۔ زرد شعاعوں کا پانی 2,2 اونس دونوں وقت کھانے سے پہلے پئیں۔ جب کوئی مشروب، پانی، چائے، شربت، دودھ، کوک وغیرہ پئیں بسم اللہ کے ساتھ 9 بار ریاحین ماء پڑھ کر دم کر کے پئیں۔ کھانوں میں چکنائی بڑا گوشت انڈے اور زیادہ مصالحہ دار غذاؤں سے پرہیز کریں۔ مقامی طور پر کسی یونانی دواخانہ سے گیس کا باقاعدہ یونانی علاج کرائیں۔

پچھتر ہزار روپے

سوال: میری والدہ پچھلے آٹھ سو سال سے بیمار ہیں اور بیماری بہت بڑی ہے۔ ڈاکٹروں نے معائنے کے بعد بتایا کہ میری والدہ کے دل کا ایک والو(VALUE) خراب یا تنگ ہے۔ چھ سال پہلے ہی ڈاکٹر نے آپریشن کا مشورہ دیا تھا۔ لیکن امی آپریشن نہیں کرا سکیں۔ مالی استطاعت کی وجہ سے شروع شروع میں تو امی کو یہ تکلیف تین چار مہینوں میں ایک بار ہوتی تھی لیکن جیسے سال گزرتے گئے، بیماری بھی بڑھتی گئی۔ اب تو حال یہ ہے کہ دو کمروں کے گھر میں وہ آسانی اور ہمت کے ساتھ چل نہیں سکتیں۔ اگر طبیعت ٹھیک رہی تو زیادہ سے زیادہ سبزی بنانے تک تو بیٹھ جاتی ہیں

لیکن زیادہ دیر بیٹھ بھی نہیں سکتیں۔ بعض اوقات تو طبیعت اس قدر خراب ہو جاتی ہے کہ گھر میں رونا پیٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ میرے والد گورنمنٹ سروس کرتے تھے اب ریٹائرڈ ہو چکے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم امی کو مہنگے ڈاکٹر جن تک ہم پہنچ سکتے تھے وہاں لے گئے۔ سب نے آخری علاج آپریشن بتایا ہے۔ اس کے علاوہ امی کو بلڈ پریشر، گیس اور اندرونی شکایت ہے۔ ڈاکٹر نے اس کا بھی آپریشن تجویز کیا ہے لیکن جب تک دل کی تکلیف بالکل ٹھیک نہیں ہو جاتی وہ آپریشن کرنے کا رسک نہیں لے سکتے۔ دل کے آپریشن میں والو تبدیل کرنے کے لئے 75ہزار روپے کی ضرورت ہے باقی آپریشن کا خرچ الگ ہے۔ اس کے باوجود اگر ہم مکان وغیرہ فروخت کر کے آپریشن کروا بھی لیں تو ڈاکٹر ضمانت نہیں دیتے۔ میری والدہ سوچتی بہت زیادہ ہیں۔ ہر ڈاکٹر نے انہیں سوچنے سے منع کیا ہے لیکن گھریلو پریشانیاں اور مالی پریشانیاں ہر وقت والدہ کے دماغ پر حاوی رہتی ہیں۔ ہم بہنوں کے بارے میں سوچتی ہیں تو اور زیادہ بیمار ہو جاتی ہیں۔ ان تمام حالات کی روشنی میں ہماری امی کا روحانی علاج تجویز کر دیں۔

جواب: انسان کے اندر اگر یقین ہو تو ہر پریشانی ختم ہو جاتی ہے اور لاعلاج مرض سے بھی شفا مل جاتی ہے۔ میں ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جن کو دل کی تکلیف ہوئی۔ اور وہ اپنی قوت ارادی اور یقین سے ٹھیک ہو گئے۔ انہوں نے پرہیز کیا۔ ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق ورزش کی اور زیادہ سے زیادہ شہد کھایا۔ ہمارے لئے یہ بڑاالمیہ ہے کہ میڈیکل سائنس نے ترقی تو بہت کی ہے مگر اس کا فائدہ غریبوں کو نہیں پہنچا۔ جن لوگوں کے پاس وسائل ہیں وہ اس علاج سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور جن لوگوں کے پاس وسائل یا دولت نہیں ہے میڈیکل سائنس کی پیوند کاری ان کو

کوئی فائدہ نہیں پہنچاتی۔ ترقی کا مطلب تو یہ ہونا چاہیئے کہ اس ترقی سے پوری نوع انسانی کو فائدہ پہنچے۔ روحانی علاج یہ ہے کہ تین وقت آدھا گلاس پانی پر تین تین بار **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا حی قبل کل شئی یا حی بعد کل شئی** پڑھ کر دم کر کے والدہ کو پلائیں۔ غذاؤں میں پرہیز کے ساتھ روزانہ انہیں چلاتے پھراتے رہیں۔ آہستہ آہستہ چلنے کی عادت پڑ جائے گی۔ آیت کریمہ کے ختم کے بعد انشاء اللہ دعا کرادی جائے گی۔

ترقی نہیں ہوتی

سوال: چند سال پہلے میں عیوب کا مجموعہ تھا لیکن شکر ہے کہ اب میں ان کو دور کرنے میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ بحمد للہ میرے اندر اب کوئی خامی نہیں رہی لیکن اس کے باوجود مشکل یہ درپیش ہے کہ میرے حالات خراب تر ہوتے جارہے ہیں اور ترقی کے بجائے تنزلی کی طرف مائل ہیں، ایسا کیوں ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کی توفیق دی کہ آپ اپنے عیوب کو دور کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی ہے لیکن آپ کا یہ سوچنا کہ آپ عیوب سے بالکل پاک ہو گئے ہیں اور آپ سے غلطی کا صدور ممکن نہیں ہے، قدرت کے لئے ناپسندیدہ ہے۔ قدرت ایسی طرز فکر کو بنظر استحسان نہیں دیکھتی۔ آپ اپنی طرز فکر کو بدل لیں اور ہر نماز کے بعد ایک تسبیح استغفار کی پڑھا کیجئے۔ حالات ٹھیک ہو جائیں گے۔

تقدیر

سوال: میری عمر اس وقت 33 سال ہے۔ اوائل عمر سے نماز کا پابند رہا ہوں، ساڑھے تین سال سے بتدریج نماز سے شغف کم ہوتے ہوتے اب نہ رہنے کے لئے برابر ہے۔ لوگوں کے درمیان ہوتا ہوں تو نماز پڑھ لیتا ہوں۔ نیت یہ ہوتی ہے کہ میری وجہ سے لوگ نماز کی طرف سے لاپرواہ نہ ہو جائیں۔ اس لئے بھی نماز پڑھتا ہوں کہ میری منافقانہ نماز سے شاید کوئی اللہ کا بندہ سچا نمازی بن جائے اور اس نمازی کی نماز ہی میری مغفرت کا ذریعہ بن جائے۔ زبان سے نماز اور اسلام کی عظمت کا ہر وقت پرچار کرتا رہا ہوں، اندر کی حالت یہ ہے کہ روح زخمی ہو چکی ہے، مسلسل اضطراب میں اور بے چینی کا شکار ہوں۔ اصلاح حال کی کوئی تدبیر بتایئے۔ یہ بھی واضح کر دوں کہ میں تقدیر کا شدت سے قائل ہوں۔ سمجھتا ہوں کہ میں جو کچھ کر رہا ہوں تقدیر میں اسی طرح لکھا ہوا ہے۔

جواب: انسان صرف واردات ہے۔ یہ واردات آنکھوں، کانوں اور فہم کے ذریعے بنتی ہے۔ جب یہ واردات بن چکتی ہے تو خرچ ہو جاتی ہے۔ یہ بنتی رہتی ہے اور خرچ ہوتی رہتی ہے۔ اس واردات میں ایسے وقفوں کو بہت بڑا دخل حاصل ہے۔ جب انسان فطرت سے قریب ہوتا ہے۔ اگر انسان فطرت سے منقطع ہو جائے اور قریب ہی نہ ہو تو دماغی اور اعصابی کمزوری لاحق ہونے لگتی ہے۔ فطرت سے قریب ہونے کا مطلب خالی الذہن ہوتا ہے۔ خالی الذہن

ہونے کے لئے چوبیس گھنٹے میں کوئی نہ کوئی وقفہ ضروری تلاش کرنا چاہئے اس کا بہترین طریقہ اندھیرے یا جھٹپٹے میں ٹہلنا ہے۔ رات کو ذرا جلد سو جایئے اور سویرے اٹھئے۔

تیسری آنکھ

سوال: مراقبہ میں دیکھا کہ میرے دماغ میں روشنیاں بھری ہوئی ہیں۔ ایک دن دماغ کو ہلکا سا جھٹکا لگا اور روشنی کی رو نکل کر سامنے فضا میں غائب ہو گئی۔ دیکھا کہ میرے ماتھے پر روشنیوں سے بنی ہوئی ایک آنکھ ہے۔ کسی نے کہا کہ یہ تیسری آنکھ ہے۔ سونے کے لئے لیٹا تو دیکھا کہ میری نگاہیں دیوار کے پیچھے دیکھ رہی ہیں۔ مجھے ڈرائنگ روم میں رکھی ہوئی میز دکھائی دی لیکن اگلے ہی لمحے منظر نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ آپ سے درخواست یہ ہے کہ ان کیفیات کی روشنی میں رہنمائی سے نوازیئے اور یہ بھی بتایئے کہ یہ کیفیت خیالی تھی یا واقعی اس کا کوئی وجود ہے۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ ہم نے آسمان کو بروج سے زینت بخشی اور چھپا لیا اسے ہر شیطان مردود سے، روحانیت میں بروج کا مطلب وہ آبادیاں ہیں جو سیاروں اور دوسرے کہکشانی نظاموں میں پھیلی ہوئی ہیں۔ روحانیت ہمیں رہنمائی فراہم کرتی ہے کہ ہم کس طرح اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ان مخلوقات سے متعارف ہوں۔ ان کی طرز رہائش اور معیشت کو دیکھیں اور اس طرح خالق کائنات کی صناعی و حکمت کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

جب کوئی شخص لاشعوری واردات و کیفیات میں داخل ہوتا ہے تو جہاں اس پر بے شمار باتوں کا انکشاف ہوتا ہے ان میں سے ایک آسمانی آبادیوں کا مشاہدہ بھی ہے۔ جیسے جیسے آدمی اپنی صلاحیتوں سے واقف ہوتا رہتا ہے یا اس کی صلاحیتوں میں اضافہ ہوتا رہتا ہے وہ اور زیادہ وضاحت اور گہرائی سے ان باتوں کو سمجھنے لگتا ہے۔

تصور شیخ

سوال: تصوف میں تصور شیخ کو بڑی اہمیت ہے کیا آپ اس سلسلہ میں کچھ بتانا پسند کریں گے کہ روحانی سیکھنے کے لئے تصور شیخ کیوں ضروری ہے کیا روحانیت تصور شیخ کے مراقبہ کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔

جواب: انسان کا ذہن اور طرز فکر ماحول سے بنتا ہے جس قسم کا ماحول ہوتا ہے اس ہی طرز کے نقوش دروبست یا کم و بیش ذہن میں نقش ہو جاتے ہیں۔ جس حد تک یہ نقوش گہرے یا ہلکے ہوتے ہیں اسی مناسبت سے انسانی زندگی میں طرز فکر یقین بن جاتی ہے۔

اگر کوئی بچہ ایسے ماحول میں پرورش پاتا ہے۔ جہاں والدین اور اس کے ارد گرد ماحول کے لوگ ذہنی پیچیدگی، بد دیانتی اور تمام ایسے اعمال کے عادی ہوں جو دوسروں کے لئے ناقابل قبول اور ناپسندیدہ ہیں۔ تو بچہ لازمی طور پر وہی طرز قبول کر لیتا ہے اسی طرح اگر کسی بچہ کا ماحول پاکیزہ ہے تو وہ پاکیزہ نفس ہو گا۔ عام مشاہدہ یہ ہے کہ بچہ وہی زبان سیکھتا ہے جو ماں باپ بولتے

ہیں۔ وہی عادات و اطوار اختیار کرتا ہے جو اس کے والدین سے ورثہ میں اسے منتقل ہوتے ہیں۔ بچہ کا ذہن آدھا والدین کا ورثہ ہوتا ہے اور آدھا ماحول کے زیر اثر بنتا ہے۔ یہ مثال صرف بچوں کے لئے مخصوص نہیں۔ افراد اور قوموں پر بھی یہی قانون نافذ ہے۔ ابتدائے آفرینش سے تا ایندم جو کچھ ہو چکا ہے۔ ہو رہا ہے یا آئندہ ہو گا وہ سب کا سب نوع انسانی کا ورثہ ہے اور یہی ورثہ قوموں اور افراد میں منتقل ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔

قانون: بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو شعوری اعتبار سے بالکل گورا ہوتا ہے لیکن اس کے اندر شعور کی داغ بیل پڑ چکی ہوتی ہے۔ شعور کی یہ داغ بیل ماں باپ کے شعور سے بنتی ہے یعنی ماں کا شعور (+) باپ کا شعور (=) بچے کا شعور، یہی شعور بتدریج زندگی کے تقاضوں اور حالات کے رد وبدل کے ساتھ ضرب ہوتا رہتا ہے۔

ا۔ بچہ کا شعور (+) ماحول کا ورثہ (=) فرد کا شعور

2۔ تاریخی حالات وواقعات کا شعور (+) اسلاف کا شعور (=) قوم کا شعور

3۔ تاریخی حالات وواقعات کا شعور (+) آدم کا شعور (=) اسلاف کا شعور

بتانا یہ مقصود ہے کہ ہمارے شعور میں آدم کا شعور شامل ہے اور یہ جمع در جمع ہو کر ارتقائی شکل وصورت اختیار کر رہا ہے۔ دو چیزیں جب ایک دوسرے میں باہم دگر مل کر جذب ہو جاتی ہیں تو نتیجے میں تیسری چیز وجود میں آجاتی ہے۔ جیسے پانی میں شکر ملانے سے شربت بن جاتا ہے۔ پانی میں اتنی حرارت شامل کر دی جائے جو آگ کے قریب ترین ہو تو پانی کی وہی صفات ہو

جائیں گی جو آگ کی ہوتی ہیں اور اگر پانی میں اتنی سردی شامل کر دی جائے جو برف کی ہے تو پانی کی وہی خصوصیات ہو جائیں گی جو برف کی ہوتی ہیں۔

اسی طرح جب ماں اور باپ کا شعور ایک دوسرے میں جذب ہوتا ہے تو نتیجہ میں تیسرا شعور وجود میں آتا ہے جس کو ہم بچہ کہتے ہیں۔

ابھی ہم نے انسانی ارتقاء کا تذکرہ کیا ہے۔ یہ ارتقاء شعوری حواس پر قائم ہے اس ارتقاء میں ہر آن اور ہر لحہ تبدیلی ہو رہی ہے باالفاظ دیگر یوں کہا جا سکتا ہے کہ آن اور لمحات کی تبدیلی کا نام ارتقاء ہے۔

فطرت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔ البتہ جبلت تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو اس کے اندر فطرت اور جبلت دونوں چیزیں ہوتی ہیں۔ بچہ کے اوپر جبلت کے مقابلے میں فطرت کا غلبہ ہوتا ہے جیسے جیسے والدین کے شعور کا حاصل شعور، ماحول کے شعور سے ضرب ہوتا ہے۔ اصل شعور میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور جیسے جیسے زمانہ گزرتا ہے بچہ کے اوپر جبلت غالب آجاتی ہے اور جب ایسا ہوتا ہے تو جبلت کا غلبہ فطرت کے لئے پردہ بن جاتا ہے اور جوں جوں یہ پردہ دبیز ہوتا ہے آدمی فطرت سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔ قرآن پاک میں جن انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اس پر معمولی سمجھ بوجھ کا آدمی بھی غور کرے تو یہ بات سامنے آجاتی ہے کہ ان پیغمبران کرام کا سلسلہ ایک ہی خاندان سے وابستہ ہے (تذکرہ ان پیغمبروں کا ہو رہا ہے جن کا تذکرہ قرآن پاک میں کڑی در کڑی کیا گیا ہے) قرآن پاک کے ارشاد کے مطابق عرب کی سرزمین پر جتنے پیغمبر مبعوث ہوئے وہ سب حضرت ابراہیمؑ کی اولاد ہیں۔ اللہ

تعالیٰ نے ایک قانون بنادیا ہے۔ اس لئے قدرت اس قانون پر عمل درآمد کرنے کی پابند ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق زمین کے ہر حصے میں پیغمبر مبعوث ہوئے ہیں۔ روایت یہ بیان کی جاتی ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر مبعوث ہوئے۔ لیکن سرزمین عرب پر جو پیغمبر مبعوث ہوئے اور جن کا تذکرہ قرآن میں کیا گیا ہے وہ سب حضرت ابراہیمؑ کی اولاد ہیں۔ اس بات کو اس طرح بھی بیان کیا جاسکتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی طرز فکر ان کی اولاد کو ہوتی رہی۔

ہم یہ بات واضح کر چکے ہیں کہ انسانی ارتقاء مسلسل اور متواتر شعور کی منتقلی کا نام ہے ایک زمانہ تھا کہ لوگ غاروں میں رہتے تھے۔ پھر لوگ پتھر کے زمانے میں آ گئے اور ضروریات زندگی کا سامان دوسری دھاتوں میں منتقل ہوتا چلا گیا۔

علی ہذا القیاس نوع انسانی اسی ورثہ پر چل رہی ہے جو اس کو آدم سے منتقل ہوا ہے۔ آدم نے نافرمانی کی، اولاد کو نافرمانی کا ورثہ بھی منتقل ہو گیا۔ آدم نے عجز و انکسار کے ساتھ عفو و درگزر کی درخواست کی۔ یہ طرز فکر بھی آدم کی اولاد میں منتقل ہو گئی۔ ان تمام باتوں کا حاصل یہ ہے کہ آدم کی اولاد کو وہی ورثہ ملتا ہے جس ماحول میں وہ پرورش پاتا ہے۔

طرز فکر دو ہیں۔ ایک طرز فکر بندے کو اپنے خالق سے دور کرتی اور دوسری طرز فکر بندے کو خالق سے قریب کرتی ہے۔ ہم جب کسی ایسے انعام یافتہ شخص سے قربت حاصل کرتے ہیں جس کو وہ طرز فکر حاصل ہے۔ جو خالق سے قریب کرتی ہے تو قانون قدرت کے مطابق ہمارے اندر وہی طرز فکر کام کرنے لگتی ہے اور ہم جس حد تک اس انعام یافتہ شخص سے قریب ہو

جاتے ہیں اتنا ہی ہم اس کی طرز فکر سے آشنا ہو جاتے ہیں۔ اور انتہا یہ ہے کہ دونوں کی طرز فکر ایک بن جاتی ہے۔

لوح محفوظ کے قانون کے مطابق دیکھنے کی طرزیں دو ہیں۔ ایک دیکھنا براہ راست ہوتا ہے اور ایک دیکھنا بالواسطہ، براہ راست دیکھنے سے منشاء یہ ہے کہ جو چیز براہ راست دیکھی جا رہی ہے وہ کسی میڈیم کے بغیر دیکھی جارہی ہے۔ بالواسطہ دیکھنے کا مطلب یہ ہے کہ جو چیز ہمارے سامنے ہے وہ ہم کسی پردے میں، کسی ذریعہ سے یا کسی واسطے سے دیکھ رہے ہیں۔

اب ہم نظر کے اس قانون کو دوسری طرح بیان کرتے ہیں۔ کائنات میں جو کچھ ہے جو کچھ تھا جو کچھ ہو رہا ہے۔ یا آئندہ ہونے والا ہے وہ سب کا سب لوح محفوظ پر نقش ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ انسان بذات خود اور انسانی تمام حواس بھی لوح محفوظ پر نقش ہیں۔ لوح محفوظ پر نقش ہونا یہ ہے کہ انسان اور انسانی تقاضے جس طرح لوح محفوظ پر نقش ہیں اس میں ان تقاضوں کی کنہ موجود ہے۔ کنہ یعنی ایسی بنیاد جس میں چوں چرا نفی اثبات اور اونچ نیچ نہیں ہے بس جو کچھ ہے وہ ہے۔

لوح محفوظ پر اگر بھوک پیاس کے حواس موجود ہیں تو صرف بھوک و پیاس کے حواس موجود ہیں۔ جب یہ حواس لوح محفوظ سے نزول کر کے لوح دوئم میں آتے ہیں تو ان میں معنویت پیدا ہو جاتی ہے۔ یعنی پیاس پانی سے بجھتی ہے اور بھوک کا مداوا غذا سے ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ براہ راست نظر کے قانون میں صرف بھوک پیاس کا تقاضا آتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ بھوک پیاس کے تقاضے پورے کئے جائیں۔

بھوک اور پیاس کو کس طرح رفع کیا جائے، یہ بالواسطہ نظر کے قانون میں آتا ہے یعنی ایک اطلاع ہے اور جب تک وہ محض ایک اطلاع ہے، یہ براہ راست طرز فکر ہے اور جب اس اطلاع میں معانی شامل کر لئے جاتے ہیں تو یہ بالواسطہ طرز فکر بن جاتی ہے۔ اس کی مثال بہت سادہ اور آسان ہے۔

تخلیقی فارمولے

سوال: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں تخلیق کرنے والوں میں بہترین خالق ہوں۔ اس آیت مبارکہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ تخلیق کا وصف اللہ تعالیٰ کے علاوہ بھی کسی کو حاصل ہے۔ اگر یہ وصف اللہ کے علاوہ بھی کسی کو حاصل ہے تو اس کی کیا حیثیت ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت تخلیق میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے جہاں کائنات کی تخلیق کا تذکرہ کیا ہے وہاں یہ بات ارشاد کی ہے کہ میں تخلیق کرنے والوں میں سب سے بہتر ہوں۔ اللہ تعالیٰ بحیثیت خالق ایک ایسے خالق ہیں کہ جن کی تخلیق میں وسائل کی پابندی زیر بحث نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ کے ارادے میں جو چیز جس طرح اور جس خدوخال میں موجود ہے جب وہ اس چیز کو وجود بخشنے کا ارادہ کرتے ہیں۔ تو حکم دیتے ہیں اور اس حکم کی تعمیل میں تخلیق کے اندر جتنے وسائل ضروری ہیں وہ سب وجود میں آکر اس تخلیق کو عمل میں لے آتے ہیں جو تخلیق اللہ تعالیٰ کے ذہن میں موجود ہے۔ خالقین کا لفظ ہمیں بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور بھی تخلیق تو کرنے والے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے علاوہ

دوسری ہر تخلیق وسائل کی پابند اور محتاج ہے۔ اس کی مثال آج کے دور میں بجلی سے دی جاسکتی ہے۔ جب انسان نے بجلی سے دوسری ذیلی تخلیقات کو وجود میں لانا چاہا تو اربوں، کھربوں چیزیں وجود میں آ گئیں۔

اللہ تعالیٰ کا یہ وصف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک لفظ ''کن'' کہہ کر بجلی کو وجود بخش دیا۔ آدم نے اختیاری طور پر بجلی کے علم کے اندر تفکر کیا تو اس بجلی سے ہزاروں چیزیں وجود میں آ گئیں۔ بجلی سے جو قیمتی چیزیں وجود میں آئیں وہ انسان کی تخلیق ہیں۔ مثلاً ریڈیو، ٹی وی اور بے شمار دوسری چیزیں۔ روحانی نقطہ نظر سے اللہ کی اس تخلیق میں سے دوسری ذیلی تخلیقات کا مظہر بننا دراصل آدم زاد کا بجلی کے اندر تصرف ہے۔ یہ وہی علم ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدم کو سکھا دیا تھا۔ علم الاسماء سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو ایک ایسا علم سکھا دیا جو براہ راست تخلیقی فارمولوں سے مرکب ہے جب انسان اس علم کو گہرائی کے اندر جا کر حاصل کرتا ہے اور اس علم کے ذریعے تصرف کرتا ہے تو نئی نئی چیزیں سامنے آتی ہیں۔

علم الاسماء اصل علم ہے ایسا علم جس کی بنیاد اور حقیقت سے اللہ تعالیٰ نے بندوں کو وقوف عطا کر دیا ہے لیکن اس وقوف کو حاصل کرنے کے لئے ضروری قرار دے دیا گیا ہے کہ بندے علم کے اندر تفکر کریں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا کہ ہم نے لوہا نازل کیا اور اس کے اندر لوگوں کے لئے بے شمار فائدے محفوظ کر دیئے۔ جن لوگوں نے لوہے (یعنی دھات) کی حیثیت اور طاقت کو تسلیم کر کے لوہے کے اندر گہرائی میں تفکر کیا تو لوگوں کے سامنے لوہے کی لامحدود صلاحیتیں آ گئیں اور جب ان صلاحیتوں کو استعمال کر کے لوہے کی صفات کو متحرک کر دیا

تو لوہا ایک ایسی عظیم شئے بن کر سامنے آیا کہ جس سے موجودہ سائنس کی ہر ترقی کسی نہ کسی طرح وابستہ ہے۔ یہ ایک تصرف ہے کہ جو وسائل میں کیا جاتا ہے یعنی ان وسائل میں جن وسائل کا ظاہراً وجود ہمارے سامنے ہے جس طرح لوہا ایک وجود ہے اسی طرح روشنی کا بھی ایک وجود ہے۔ وسائل کی حدود سے گزر کر یا وسائل کے علوم سے آگے بڑھ کر جب کوئی بندہ روشنیوں کا علم حاصل کرتا ہے تو جس طرح لوہے میں تصرف کے بعد وہ عظیم مشینیں، کل پرزے، جہاز، ریل گاڑیاں، خطرناک اور بڑے بڑے بم، راکٹ وغیرہ میں لوہے کو استعمال کرتا ہے اسی طرح روشنیوں کا علم حاصل کر کے وہ روشنیوں کے ذریعے بہت ساری تخلیقات وجود میں لا سکتا ہے۔ وسائل میں محدود رہ کر ہم سونے کے ذرات کو اکٹھا کر کے ایک خاص پروسیس سے گزار کر سونا بناتے ہیں۔ لوہے کے ذرات اکٹھا کر کے خاص پروسیس سے گزار کر ہم لوہا بناتے ہیں تو اس کو وسائل میں تصرف کا نام دیا جاتا ہے لیکن وہ بندہ جو روشنیوں میں تصرف کرنے کا اختیار رکھتا ہے اس کے لئے سونے کے ذرات کو محفوظ پروسیس سے گزارنا ضروری نہیں ہے۔

وہ اپنے ذہن میں روشنیوں کا ذخیرہ کر کے ان مقداروں کو الگ کر لیتا ہے جو مقداریں مل کر سونے کے اندر کام کرتی ہیں اور ان مقداروں کو ایک نقطہ پر مرکوز کر کے ارادہ کرتا ہے۔ سونا اور سونا بن جاتا ہے۔ ہم بتا چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی تخلیق میں کسی کے محتاج نہیں ہیں۔ جب وہ کوئی چیز تخلیق کرتے ہیں تو تخلیق کے لئے جتنے وسائل موجود ہونا ضروری ہیں وہ خود بخود موجود ہو جاتے ہیں۔ بندے کا تصرف یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی تخلیق میں تصرف کرتا ہے۔ اس تصرف کے دو طریقے ہیں۔ ایک طریقہ وسائل میں محدود رہ کر وسائل کو مجتمع کر

کے کوئی نئی چیز بنانا اور دوسرا طریقہ روشنیوں میں تصرف کرنا ہے۔یعنی کوئی چیز جن روشنیوں پر قائم ہے ان روشنیوں کو حرکت دے کر تصرف کیا جاتا ہے اور تصرف کا یہ طریقہ انسان کے اندر نسمہ سے متعلق ہے۔

نسمہ کے اس علم کو سمجھنے کا نام ہی روحانیت ہے۔ انسان اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی تخلیق ہے جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تصرف کرنے کی قدرت رکھتی ہے۔چونکہ یہ علم اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے منتقل ہوا ہے اور یہ بات اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ انسان سے ذیلی تخلیقات وجود میں آتی رہیں گی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے ''احسن الخالقین'' ارشاد فرمایا ہے۔

تنہائی کا احساس

سوال: عرصہ دراز سے خوف اور عجیب قسم کی وحشت کا شکار ہوں۔ والدین کی وفات کے بعد تنہائی کا احساس بہت زیادہ ہوتا ہے، طبیعت میں ہر وقت بے چینی رہتی ہے، مزاج میں ٹھہراؤ اور سکون بالکل نہیں ہے۔ بہت جلد خوفزدہ ہو جاتی ہوں، ہر وقت نبض پر ہاتھ رہتا ہے۔ نفسیاتی طور پر دھڑکن کو بہت محسوس کرتی ہوں۔ یوں لگتا ہے اب مری جب مری، زندگی کے بارے میں بے یقینی کا شکار ہوں۔ عرصہ ہوا گھر سے نکلنا چھوڑ دیا ہے۔ خدا معلوم کب یہ خوف حواس باختہ کر دے۔ اب یہ تکلیف میری برداشت سے باہر ہوتی جارہی ہے یوں لگتا ہے کہ اگر گھر سے نکلی یا سیڑھیاں چڑھی تو مر جاؤں گی۔ خدا کے واسطے مجھے جلد از جلد مراقبہ کے ذریعے علاج بتائیں۔

جواب: ہر وقت وضو بے وضو "یا حفیظ" کا ورد کرتی رہا کریں۔ رات کو اندھیرے میں بیٹھ کر بیس مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر آنکھیں بند کر کے بیٹھ جائیں۔ بند آنکھوں سے تصور کریں کہ آسمان پر ستارے جھلمل کر رہے ہیں اور پورا آسمان صاف ہے۔ جب آسمان پر روشنی اور منور ستاروں کا تصور قائم ہو جائے تو مراقبہ ختم کر دیں اور بات کئے بغیر سو جائیں۔ کھانوں میں چکنائی اور نمک سے پرہیز کریں۔ پرہیز سے مراد بالکل چھوڑنا نہیں ہے۔ مقصد یہ ہے کہ کم سے کم استعمال کریں۔ علاج کی مدت چالیس روز ہے۔

ٹائی فائیڈ کے اثرات

سوال: میرا چھوٹا بھائی جس کی عمر تقریباً 25 سال ہے۔ آج سے 5 سال پہلے اسے ٹائی فائیڈ ہوا تھا۔ ٹائی فائیڈ سے پہلے اس کی یہ حالت تھی کہ صفائی کے لئے تین تین مرتبہ ہاتھ دھوتا تھا لیکن پھر بھی اس کو صفائی کا یقین نہیں آتا تھا۔ ٹائی فائیڈ کے بعد حالت یہ ہو گئی ہے کہ اگر ہاتھ دھونے بیٹھتا ہے تو کہتا ہے نل کیسے بند کروں۔ اگر کوئی سمجھاتا ہے تو کہتا ہے کہ تم نے درمیان میں کیوں دخل دیا۔ لہٰذا میں ہاتھ دوبارہ پاک کروں گا۔ اس طرح صرف ہاتھ دھونے میں 15 منٹ لگ جاتے ہیں۔ اگر بیت الخلاء میں جائے تو کم از کم ایک گھنٹے سے پہلے باہر نہیں نکلتا۔ اگر باہر جانا ہو تو کہتا ہے کہ گیٹ سے باہر کیسے نکلوں گا۔ رک رک کر کافی دیر بعد باہر نکلتا ہے۔

اگر کوئی چیز رکھنے کو یا اٹھانے کے لئے کہا جائے تو کہتا ہے کیسے رکھوں یا کیسے اٹھاؤں۔ کبھی یہ کہتا ہے کہ اچھا میں دل مضبوط کر کے اٹھالیتا ہوں یا پھر کہتا ہے کہ نہیں اٹھاتا خود اٹھالو، امی اس کو سمجھاتی ہیں تو کبھی مان جاتا ہے اور کبھی کہتا ہے کہ کیا کروں میں جلدی کام کرنا چاہتا ہوں لیکن ہوتا نہیں اگر امی اس کی باتوں سے ناراض ہو جائیں۔ تو رونے لگتا ہے اور کہتا ہے کہ امی میں کیا کروں کرنا چاہتا ہوں لیکن ہوتا نہیں ہے۔

جواب: گھر میں سورج مکھی کا پودا لگالیں۔ مالی سے کہیں کہ بڑا پودا منتقل کر دے۔ صبح سورج نکلنے سے پہلے بھائی کو سورج مکھی کے سامنے بٹھا دیں اور اس سے کہیں کہ پھول کی طرف دیکھتا رہے۔ دو گھنٹے تک یہ عمل جاری رکھے۔ یہ کوئی پابندی نہیں کہ کرسی یا چارپائی پر بیٹھے، جیسے بھی آرام ملے وہ دو گھنٹے تک بیٹھ کر پھول کو دیکھتا رہے۔ علاج کی مدت دو ماہ دس دن ہے۔

ٹیڑھا منہ

سوال: آپ نے روحانی ڈاک کے ذریعے بہت سے مایوس لوگوں کی مدد فرمائی ہے، امید ہے کہ آپ میرا بھی مسئلہ حل فرمائیں گے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ کس طرح بیان کروں کہ مجھے اپنے اس عیب کی وجہ سے کس قدر مذاق کا نشانہ بننا پڑتا ہے اور میں احساس کمتری میں مبتلا رہتی ہوں۔ پتہ نہیں آپ میری مدد کریں گے یا نہیں۔ میرا بائیں طرف والا ہونٹ بات کرتے وقت یا ہنستے وقت ٹیڑھا سا ہو جاتا ہے یا تھوڑا سا خم آجاتا ہے۔ جبکہ بائیں طرف والے جبڑے میں

اکثر و بیشتر درد رہتا ہے۔ اور بعض اوقات اتنا شدید درد ہوتا ہے کہ رونے لگ جاتی ہوں۔ خاموش بیٹھی رہوں تو نقص کا پتہ نہیں چلتا۔

جواب: بنولہ کا خالص تیل، صبح ناشتے کے وقت اور رات کو باسی روٹی کے اوپر چپڑ کر کھالیں۔ ایک روٹی کے اوپر بنولہ کا تیل چپڑ لینا کافی ہے۔ باقی خوراک حسب دستور استعمال کریں۔ علاج کی مدت دوماہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائیں گے۔

ٹانگیں کپکپاتی ہیں

سوال: ذہن ماؤف رہتا ہے۔ کام کرنے میں دل نہیں لگتا۔ کسی محفل میں اور خاص کر اگر کسی لڑکی سے بات کرنے لگوں تو گھبراہٹ طاری ہونے لگتی ہے اور ٹانگیں کپکپانے لگتی ہیں۔ لیکن کبھی کبھی اپنے اندر ایک جوش سا محسوس کرنے لگتا ہوں اور پھر بڑے بڑے فیصلے بھی کر لیتا ہوں کہ یہ کروں گا، وہ کروں گا۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد سب ٹھنڈا پڑ جاتا ہے اور پہلے جیسی حالت ہو جاتی ہے۔

جواب: ایک 9 انچ x 9 انچ کا سفید گتہ لے کر اس پر اپنے ہاتھ سے نارنجی رنگ کر دیں۔ چاہے واٹر کلر استعمال کریں یا آئیل پینٹ، مقصد یہ ہے کہ رنگ کچھ دنوں کے بعد مدہم نہ پڑے۔ اس رنگ شدہ گتے کو اپنی خواب گاہ میں کسی ایسی جگہ لٹکا دیں جہاں آپ کی نظر بار بار پڑتی ہو۔ آتے جاتے ارادتاً اس گتے کو دیکھا کریں۔ خاص طور پر رات کو سونے سے پہلے دس سے پندرہ

منٹ تک اس کو نظر جما کر دیکھیں۔ تین ماہ تک اس معمول پر کاربند رہیں غیر مستقل مزاجی، مستقل مزاجی میں تبدیل ہو جائے گی۔ ہر نماز کے بعد دو منٹ تک آنکھیں بند کر کے یا اللہ پڑھا کریں۔

ٹیلی پیتھی

سوال: میں نے کہیں پڑھا تھا کہ ٹیلی پیتھی سیکھنے کے ضمن میں شمع بینی کی کامیابی کے بعد اگر کشف سمعی کی مشق کی جائے تو صاحب مشق کسی کا ذہن پڑھنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ کشف سمعی میں صاحب مشق ذہن میں پھیلی ہوئی ہزاروں آوازوں کو سننے کی کوشش کرتا ہے اور پھر ان میں سے کسی ایک آواز کو اپنے لئے منتخب کر کے اسے سننے کی مہارت حاصل کرتا ہے۔ میں نے آپ کے کالم میں ٹیلی پیتھی کے عنوان سے جو نگارشات پڑھی ہیں۔ ان میں اب تک کشف سمعی کی مشق کا ذکر نہیں پڑھا، آیا اس مشق کا کوئی وجود نہیں یا پھر اس کا ذکر نہ کرنے کی کوئی اور وجہ ہے اس مشق پر آپ اپنے علم کی روشنی میں کچھ تحریر فرما دیں تو عنایت ہو گی۔
جواب: روحانی ڈاک کے کالم میں اب تک ٹیلی پیتھی کے موضوع پر جو کچھ لکھا گیا ہے۔ اس کی حیثیت علمی تھی۔ عملی پہلوؤں پر قلم نہیں اٹھایا گیا ہے۔ آپ کے سوالات کے جواب میں چند باتیں ٹیلی پیتھی کے سلسلے میں پیش کرنی ضروری ہیں۔

ٹیلی پیتھی کے مروجہ معنی خیالات کا ایک ذہن سے دوسرے ذہن تک کسی مادی وسیلے کے بغیر پہنچا دینا ہے لیکن علم روحانی میں ٹیلی پیتھی کے معانی وسعت رکھتے ہیں۔ روحانیت کی

تھیوری میں سارا علم خیال کی کارفرمائی ہے۔ موجودات خیالات کے تانے بانے کے ذریعے ایک دوسرے سے بندھے ہوئی ہیں اور خیالات ہی ان کی زندگی کو تحریک دیتے ہیں۔

خیالات کو ارادے اور اختیار کے تحت ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کی مہارت حاصل کرنے کے لئے ذہنی یکسوئی اور مرکزیت حاصل کرنا ضروری ہے۔ جب کوئی شخص ذہنی مرکزیت حاصل کرلیتا ہے تو اس کے اندر انتقال خیال کی صلاحیت بھی متحرک ہو جاتی ہے۔ ذہن کو یکسو کرنے کے لئے بہت سے طریقے استعمال کئے جاتے ہیں اور بہت سی مشقیں روبہ عمل لائی جاتی ہیں لیکن کسی کورس کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ صرف یہی کورس ایسا ہے جس پر عمل کر کے انتقال خیال میں مہارت حاصل کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ ہر شاگرد کی ذہنی صلاحیتوں کو سامنے رکھتے ہوئے مشقوں میں ترمیم و تنسیخ و اضافہ ضروری ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ٹیلی پیتھی کی مشقوں کو کالم میں بیان نہیں کیا گیا ہے۔

جہاں تک کشف سمعی کا تعلق ہے تو جیسا کہ ہم ابھی عرض کر چکے ہیں کہ زندگی خیالات کے دوش پر سفر کر رہی ہے۔ خیالات کے اندر حواس کے ٹکڑے جڑے ہوتے ہیں، بصارت سماعت لمس، شامہ یہ سب خیالات کے اجزاء ہیں۔ آدمی کس خیال کو ان ساری حسوں کی تفصیلی اور توسیعی انداز میں دیکھتا ہے۔ اس بحث کو سامنے رکھتے ہوئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ خیال خود کو آواز کی صورت میں ڈھال سکتا ہے یا ہم کسی خیال کو آواز کی شکل میں محسوس کر سکتے ہیں۔ ایسا کوئی شخص جس کے اندر ذہنی یکسوئی کی صلاحیت بیدار ہو گئی ہو، خیالات کو آوازوں کی صورت میں سننا چاہتا ہے تو سن سکتا ہے۔

ٹیوشن

سوال: میں ایک مجبور اور بے کس عورت ہوں۔ 1963ء سے 1980ء ہو گیا مگر میری پریشانی دور نہیں ہوئی۔ بارہ سال سے والدین سے جدا ہوں۔ پھوپھی نے اپنے پاس رکھا۔ کچھ دن تو پھوپھی میرے ساتھ ٹھیک رہیں۔ پھر پھوپھا اور پھوپھی نے ظلم کرنے میں کمی نہ کی۔ پھوپھی نے میری شادی ایک ایسے شخص سے کر دی جو بچپن سے ہی بدذات تھا۔ شادی کو ابھی کل چار ہی روز ہوئے تھے۔ اس نے میرے اوپر سختی شروع کر دی۔ اس وقت میری عمر صرف 13 سال تھی۔ میں اپنے نصیب پر آج تک رو رہی ہوں۔ میرا شوہر ضعیف العمر ہے جو منشی کی حیثیت سے کام کرتا ہے جو کچھ ملتا ہے وہ نشہ میں ختم کر کے گھر چلا آتا ہے۔ میں ٹیوشن پڑھا کر اور سلائی وغیرہ کر کے گزارہ کرتی ہوں۔ میرے آٹھ بچے ہیں۔ سب سے بڑا لڑکا کھلنڈرے قسم کے دوستوں کی صحبت نہیں چھوڑتا۔ بظاہر کوئی بیماری نظر نہیں آتی مگر جب کوئی کام کرتا ہے تو بیمار پڑ جاتا ہے۔ بخار اتنا تیز ہوتا ہے کہ پندرہ دن کام پر نہیں جاتا۔ ہر وقت گھر میں اداس رہتا ہے یا دوستوں کے ساتھ گھوم پھر کر وقت برباد کرتا ہے۔ بمشکل سات کلاس تک پڑھا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ کم سے کم میٹرک کر لے تو مستقبل سنور جائے گا۔ سوچتا بہت ہے مگر کچھ کر نہیں سکتا۔ چھوٹا لڑکا برص کے مرض میں مبتلا ہے۔ سلائی کرتے کرتے میری سیدھی آنکھ میں جالا آ گیا ہے۔ الٹی آنکھ زیادہ کام نہیں کرتی۔ الٹی طرف دماغ اور پیٹھ میں درد رہتا ہے۔ بعض دفعہ دماغی پریشانی سے دورے پڑتے لگتے ہیں۔ اپنے پر قابو نہیں رہا۔ ہچکی بندھ جاتی ہے۔ ہر رات میرے شوہر افیون

کے نشے میں بیہوش رہتے ہیں۔ صبح توبہ کرتے ہیں۔ شام کو پھر اپنی ڈگر پر چل کھڑے ہوتے ہیں۔ ہم ایک ایک سال تک نہیں ملتے۔ سنتی ہوں کہ یہ گناہ ہے۔ نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ میں کیا کروں جب شوہر کو ہی ہوش نہیں تو بیوی کیا کر سکتی ہے۔ اللہ جانتا ہے کہ ہم لوگ ایسی زندگی گزار رہے ہیں کہ دین کے ہیں اور نہ دنیا کے۔

جواب: بہت زیادہ گہرائی میں جا کر حالات کا تجزیہ کرنے سے دماغ کی سکرین پر جو فلم ڈسپلے (DISPLAY) ہوئی ہے۔ اس کے کرداروں میں ایک بڑا کردار یہ ہے کہ آپ کے والد صاحب سے دانستہ اور نادانستہ لوگوں کی حق تلفی ہوئی ہے وہ ضرور کسی ایک محکمہ میں ملازم رہے ہیں، جہاں لوگوں کی دل آزاری کرنا ایک مشغلہ بن جاتا ہے۔ کسی باپ کے اس کردار کی وجہ سے اولاد کے اوپر بد بختی کے بادل چھا جاتے ہیں۔ یہاں یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ باپ کی غلطیوں کا خمیازہ اولاد کیوں برداشت کرے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جب اولاد باپ یا ماں کے ورثہ سے فائدہ اٹھاتی ہے تو باپ یا ماں کے غلط طرز فکر کا نقصان ہونا بھی عین انصاف پر مبنی ہیں۔

آپ کا خط پڑھ کر بہت رنج ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان خراب حالات سے رستگاری دے۔

روحانی علاج یہ ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ

اَللّٰہُ لَآاِلٰہَ اِلَّا ھُوَالْحَیُّ الْقُیُّوْمُ o لَااِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰالِمِیْنَ o قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدُ o یُحِبُّوْ نَھَمْ کَحُبِّ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْ اَشَدُّ حَبًّا لِلّٰہِ o

عشاء کے بعد ایک سو ایک مرتبہ پڑھ کر ہاتھوں پر دم کریں اور ہاتھ تین بار چہرے پر پھیر لیں۔ یہ عمل نوے دن تک جاری رکھیں۔

ناغے کے دن شمار کر کے بعد کو پورے کر لیں۔

ٹانگیں کمزور ہیں

سوال: میرا ایک ماموں زاد بھائی ہے جس کا پیدائشی طور پر دماغی توازن ٹھیک نہیں ہے۔ نہ تو بول سکتا ہے اور نہ جواب دے سکتا ہے البتہ بات سمجھ لیتا ہے۔ اور اپنے رشتہ داروں کو بھی پہچانتا ہے۔ کبھی کبھی تو بہت تنگ کرتا ہے۔ کوئی ڈاکٹر، حکیم اور درویش نہیں چھوڑا۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ آج کل ماموں اسے علاج کے لئے ہالینڈ لے گئے ہیں۔ مگر وہاں اس کی حالت پہلے سے بھی زیادہ بگڑ گئی ہے۔ ٹانگیں اس حد تک کمزور ہو گئی ہیں کہ اس کے لئے اب خاص قسم کے بوٹ بنوائے گئے ہیں۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ بوٹوں سے چلنے میں مدد ملے گی۔ میرے ماموں اب بالکل مایوس ہو چکے ہیں اور لکھتے ہیں کہ اب وہ پہلے سے بھی زیادہ تنگ کرتا ہے اور ہاتھا پائی تک پر اتر آتا ہے۔ اس وقت اس کی عمر پندرہ سال کے قریب ہے۔ میرے ماموں کو دنیا کی ہر چیز میسر ہے۔ مگر دو دن رات اپنے اس بیٹے کی فکر میں گھل رہے ہیں۔ برائے مہربانی آپ میرے اس بھائی

کے لئے علاج بتائیں۔ اگر ہمارا بھائی ٹھیک ہو جائے تو یہ ہمارے لئے دنیا کی سب سے بڑی نعمت ہو گی۔

جواب: گیارہ ہزار مرتبہ یَاحَیُّ قَبْلَ کُلِّ شَئٍ یَا حَیُّ بَعْدَ کُلِّ شَئٍ پڑھ کر زیتون کے تیل پر دم کر کے ریڑھ کی ہڈی کے جوڑ پر جو کولہوں کے درمیان ہوتی ہے مالش کریں۔ اور ٹانگ کی جوڑوں پر بھی مالش کی جائے۔

ٹونسلز

سوال: میں مسائل کی گٹھڑی لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ میں جب نویں یا دسویں کلاس میں تھی تو میرے چہرے پر کافی دانے اور کیلیں نکل آئی تھیں جو کہ ماتھے پر زیادہ ہوتی تھیں۔ میں انہیں نکال دیا کرتی تھی۔ اس دوران طرح طرح کے نسخے آزمائے، مگر اب جبکہ میں بی ایس سی میں پہنچ چکی ہوں، کیلیں اور دانے تو کم ہو گئے ہیں مگر نکلتے اب بھی رہتے ہیں۔ میرے چہرے پر دانوں کے نشان اس طرح پڑ گئے ہیں جیسے چیچک نکلی ہو۔ کالے کالے نشان اور چھوٹے چھوٹے گڑھے پڑ گئے ہیں۔ گرمیوں میں ایسا لگتا ہے کہ چہرے سے تیل نکل رہا ہے۔ کالے نشان گالوں اور ٹھوڑی پر زیادہ ہیں۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ 3 سال پہلے میرے بال چولہے سے جل گئے تھے جو میں نے نیچے سے کٹوا دیئے۔ پھر اس قدر تیزی سے بال جھڑتے چلے گئے کہ اب چوتھائی بال بھی نہیں

رہے۔ خشکی سر میں الگ ہو گئی ہے اور نیچے سے بالوں کے دو دو منہ نکل آتے ہیں۔ میں خالص کھوپرے کے تیل میں ہومیو پیتھک دوا ڈال کر استعمال کر رہی ہوں مگر نہ سر کی خشکی ختم ہو رہی ہے اور نہ بال جھڑنا بند ہو رہے ہیں۔

تیسری الجھن یہ ہے کہ جب میں صبح یا دن میں یا سورج کی روشنی میں پڑھتی ہوں تو کاپی کے اوپر کالے باریک باریک سے نشانات گردش کرنے لگتے ہیں۔ میں جب کاپی پر سیدھی آنکھ بند کر کے دیکھوں تو ایک خاص کے قسم کے نشانات کاپی پر نظر آتے ہیں اور اگر الٹی آنکھ بند کر کے دیکھوں تو دوسری طرح کے نشانات کاپی پر دوڑنے لگتے ہیں۔ ایک سال پہلے مجھے لگتا تھا کہ یہ نشانات نیچے کی طرف گر رہے ہیں۔ مگر اب تو جدھر آنکھوں کو گھماؤں یہ نشانات وہاں پہنچا جاتے ہیں۔ اس سے میری پڑھائی میں بھی حرج پڑتا ہے۔ میں پڑھنے کے بجائے ان لکیروں کا کھیل دیکھنے میں لگ جاتی ہوں اور اگر آنکھوں کو دیوار تکئے یا چھت پر مرکوز کر دوں تو یہ نشان وہاں بھی پہنچ جاتے ہیں۔ ایک مرتبہ میں دن میں آسمان کی طرف غور سے دیکھ رہی تھی تو مجھے لگا کہ جیسے چھوٹے چھوٹے سفید نقطوں کا ایک جال میرے سامنے ہے۔ مجھے یہ سوچ کر ہنسی بھی آئی کہ مجھے دن میں تارے کیوں نظر آ رہے ہیں۔ رات کے وقت یہ نشان اتنے زیادہ نظر نہیں آتے صرف الٹی آنکھ والا نشان نظر آتا ہے اور وہ بھی گہرا نہیں ہوتا۔

جواب: چہرے پر دانوں کا مسئلہ یوں ہے کہ آپ نے شروع سے احتیاط نہیں کی۔ اور آپ دانوں کو توڑتی رہیں جس کے نتیجے میں دانوں کی جگہ داغ باقی رہ گئے۔ دانے نکلنے کی وجہ یہ

معلوم ہوتی ہے کہ غذاؤں میں اعتدال قائم نہیں رکھا گیا۔ انڈوں، کھٹاس، چائے اور چکنائی کا زیادہ استعمال کیا گیا ہے۔

آنکھوں کے سامنے لکیروں کے رقص کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ آپ کا گلا خراب ہے اور بدپرہیزی کی بناء پر ٹونسلز خراب ہیں۔

ٹونسلز خراب ہونے سے کئی پیچیدہ بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں مثلاً قبض، السر، پیچش، گردوں کی تکلیف، پائیوریا، جریان، لیکوریا وغیرہ۔ آپ ٹونسلز کا علاج کریں انشاء اللہ آپ کی بیان کردہ شکایات رفع ہو جائیں گی۔ اس کے ساتھ ساتھ آنکھوں کے ڈاکٹر سے مشورہ کرنا ضروری ہے۔ چہرے پر سے داغ دھبے دور کرنے کی فکر بعد میں کریں۔ پہلے گلے کا علاج کریں۔ ورنہ خدانخواستہ کئی بیماریاں لاحق ہو سکتی ہیں۔ علاج کے ساتھ پرہیز بھی ضروری ہے۔ ناریل کا تیل سر میں جذب کرنا آپ کے لئے مفید نہیں ہے۔ املتاس کا گودا ایک چمچ دودھ میں پکا کر چھان کر رات کو اور صبح غرارے 21 روز تک کریں۔

ٹرانس پیرنٹ

سوال: فی زمانہ سائنس اس بات کی کوشش کر رہی ہے کہ پتہ لگایا جائے کہ ہمارے سیارے کے علاوہ کسی دوسرے سیارے پر آبادی ہے یا نہیں۔ آپ سے سوال ہے کہ روحانیت اس بارے میں کیا کہتی ہے؟ میں نے ایسے سادھوؤں، جوگیوں اور سنیاسیوں کے متعلق پڑھا ہے جو

اپنی روح کو جسم سے جدا کر کے کائنات میں سفر کرتے ہیں کیا اس روحانی سفر کے ذریعہ دوسرے سیاروں کی مخلوقات کو دیکھا جاسکتا ہے؟

جواب: ستاروں اور سیاروں کا لامتناہی پھیلا ہوا سلسلہ بے آباد، ویران اور خالی نہیں ہے۔ بلکہ ان میں بیشتر سیارے آباد ہیں۔ خالق کائنات نے یہ وسیع و عریض کائنات پیدا ہی اس لئے کی ہے کہ مخلوقات اس بات کو جانیں کہ کوئی ان کا خالق ہے اور وہ اس کو پہچاننے کی کوشش کریں۔

ہمیں جو سیارے نظر آتے ہیں اور جو نگاہوں سے اوجھل ہیں، ان میں سے اکثر پر انسان اور جنات آباد ہیں۔ یہی دو مخلوق ہیں جو اس کائنات کے نظام میں بنیادی کردار ادا کرتی ہیں البتہ ہر سیارے میں مخلوقات کی حرکات و سکنات اور شکل و صورت کی مقداروں میں فرق ہوتا ہے۔ کسی سیارے میں انسان روشنی کا بنا ہوا ہیولا نظر آتا ہے تو کسی سیارے میں انسان ٹرانس پیرنٹ نظر آتا ہے یعنی ایسے سیارے کا آدمی ہمارے سامنے آجائے تو ہمیں اس کے آر پار نظر آئے گا۔ کسی سیارے میں انسان کا رنگ سونے کی طرح سنہرا ہے، وغیرہ وغیرہ۔ یہ بات دلچسپ اور تحیر خیز ہے کہ جس سیارے پر جس نوع کی مخلوق آباد ہے اس سیارے میں ذیلی مخلوق یعنی حیوانات، نباتات وغیرہ بھی اسی مخلوق کی طرح تخلیق کی گئی ہیں مثلاً جس سیارے میں انسانی مخلوق ٹرانس پیرنٹ ہے تو اس ساری سرزمین پر پیدا ہونے والی ہر شئے ٹرانس پیرنٹ ہے۔ درخت کا تنا اس طرح ہے کہ جیسے شیشے کا ایک ستون۔ لیکن اس شیشے کے ستون میں درخت سے متعلق رگیں اور لکڑی کے جوڑ سب موجود ہیں۔ پتے بھی موجود ہیں۔ وہ بھی شیشے کی مانند شفاف ہیں۔

ہر سیارے میں وقت کی پیمائش اور درجہ بندی بھی الگ الگ ہے۔ اس کی مثال ہم اس طرح دے سکتے ہیں کہ جنات کی نوع میں بھی ولادت کا سلسلہ جاری ہے۔ ان کے ہاں بھی پیدائش 9ماہ بعد ہوتی ہے لیکن فرق یہ ہے کہ اگر ہم اپنے ماہ و سال سے اس کی پیمائش کریں تو وہ مدت 9سال بنتی ہے یعنی ہمارا ایک ماہ جنات کے ایک سال کے برابر ہے۔ اسی مناسبت سے ان کی عمریں بھی ہوتی ہیں۔ چنانچہ بہت سے بزرگوں کے اقوال میں یہ بات ملتی ہے کہ انہوں نے ایسے جنات سے ملاقات کی جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی تھی۔ اگر ایک انسان 100سال کی زندگی پاتا ہے تو اس حساب سے ایک جن کی عمر بارہ سو سال ہو گی۔

ہر سیارے میں آباد انسان اور جنات میں معاشرتی اور مذہبی قدریں رائج ہیں اور وہ اس طرح زندگی گزارتے ہیں جس طرح زمین کے باسی اپنی زندگی گزار رہے ہیں۔ البتہ کشش ثقل کی مقداروں میں فرق کی وجہ سے ہر سیارے کا وقت اور اس کی طرز تخلیق الگ الگ ہے۔

سیاروں اور کہکشانی نظاموں سے متعارف ہونے اور ان کی طرز حیات کا معائنہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے ذہن کی وہ صلاحیت متحرک ہو جو ہمیں زمان و مکان کی حدود سے آزاد کرتی ہے چنانچہ ہم اپنے ذہن کی رفتار کو متغیر کر کے کسی سیارے کی حدود یا اس کے (Atmosphere) میں داخل ہو سکتے ہیں۔ ذہن کو زمان و مکان سے آزاد کرنے کی یہ کوشش روح کی صلاحیتوں کو استعمال کرنے کا نام ہے کیونکہ روح زمان و مکان کی گرفت سے آزاد ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اے گروہ جنات اور انسان اگر تم زمینوں اور آسمانوں کے کناروں سے نکل سکتے ہو تو نکل جاؤ تم نہیں نکل سکتے مگر سلطان سے۔'' روحانیت اور

تصوف میں سلطان کا مطلب روح ہے۔ ذہن کو ٹائم اسپیس سے آزاد کرنے کا آسان طریقہ کسی استاد کی نگرانی میں مراقبہ ہے۔ کوئی بھی شخص مسلسل مراقبہ کی مشق کر کے اپنے ذہن کو کشش ثقل سے آزاد کر سکتا ہے۔ قدرت نے یہ صلاحیت ہر شخص کو ودیعت کی ہے یہ کسی خاص گروہ یا طبقہ کا حصہ نہیں ہے۔

جادو کا توڑ (1)

سوال: میرے لڑکے کا ایکسیڈنٹ ہوا تو جمعہ کی صبح کو ایک بکرا صدقہ کر دیا۔ اسی دن جمعہ کی نماز پڑھنے کے لئے مرد باہر نکلے تو دیکھا کہ صحن میں دو مومی تھیلیوں میں چار کالے بکروں کے سر پڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اٹھا کر باہر رکھ دیئے۔ لیکن جب واپس آئے تو دیکھا ایک لفافہ پھر اندر پڑا ہوا ہے۔ وہ بہت دور جا کر پھینک آئے۔ رات کو دروازہ بند کیا تو نہیں تھے۔ لیکن صبح جب دروازہ کھولا تو دونوں تھیلے موجود تھے۔ اس واقعہ کے بعد سے گھر کے سب افراد بہت جھگڑتے ہیں اور ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہیں۔ گھر کا ایک فرد بیمار ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ ہر شخص کسی نہ کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہے جس کا تعلق سر کے درد سے ہے۔ اگر یہ جادو ہے تو اس کا آسان توڑ بتائیں۔

جواب: کوڑیالوبان ہاون دستہ میں پیس کر ایک ڈبہ میں رکھ لیں اور اس کے اوپر ایک سو گیارہ مرتبہ سورۂ فلق پڑھ کر دم کریں اور یہ لوبان رات کو سوتے وقت پورے گھر میں جلائیں، انشاء اللہ گھر جادو کے اثرات سے محفوظ ہو جائے گا۔ جمعہ کے روز چار عدد بکروں کے سری پائے پکا

کر غریبوں کو کھلا دیں۔ صبح، شام، رات کو ایک ایک بار سورۂ فلق پڑھ کر پانی پر دم کر کے سارے گھر والے پئیں۔

جوڑوں کا درد

سوال: میں گذشتہ چار سال سے بیمار ہوں۔ بچے کی پیدائش کے بعد ریڑھ کی ہڈی کے اوپری حصہ میں درد شروع ہوا اور پھر جھٹکے سے لگنے لگے۔ کافی علاج کے بعد یہ جھٹکے تو ختم ہو گئے لیکن ریڑھ کی ہڈی میں درد دوبارہ شروع ہو گیا۔ یہ درد بڑھ کر شانوں اور انگلیوں کے جوڑوں میں بھی ہونے لگا ہے۔ گردن کے پٹھوں میں تناؤ اور جبڑوں میں اکثر کھچاؤ رہتا ہے۔ ہر وقت ہلکی نیند مسلط رہتی ہے جیسے کوئی نشہ آور چیز کھالی ہو۔ زیادہ دیر بیٹھے رہنے سے گردن کٹتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ علاج معالجے پر ایک کثیر رقم صرف کر چکی ہوں اور اب حالات مزید علاج کی اجازت نہیں دیتے۔

جواب: صرف ایک کام کیجئے وہ یہ کہ آئندہ ٹھنڈا پانی پینا بالکل بند کر دیجئے۔ جب بھی پانی پئیں نیم گرم پئیں۔ کلی شفاء کے لئے صرف یہی علاج کافی ہے۔ زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے میں افاقہ شروع ہو جائے گا اور انشاء اللہ 2ماہ میں تکالیف سے نجات مل جائے گی پھر بھی یہ علاج (پرہیز) ایک سال تک جاری رکھئے۔

جسم میں کرنٹ لگتا ہے

سوال: میری ہمشیرہ جن کی عمر 35 سال ہے، عرصہ دراز سے مسلسل بیمار چلی آرہی ہیں۔ سب سے پہلے انہیں بخار ہوا۔ پھر خسرہ نکلی، اس کے بعد ٹائی فائیڈ ہو گیا۔ پھر قے اور متلی کی شکایت ہو گئی۔ تمام جسم میں درد نے اپنا گھر بنا لیا ہے۔ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں میں شدت سے درد ہوتا ہے۔ جب گلاس، کٹورا، پلیٹ یا کوئی بھی چیز ہاتھ میں لیتی ہیں تو سارے جسم میں کرنٹ دوڑنے لگتا ہے بالکل اسی طرح جیسے بجلی کے تار چھونے سے جسم میں کرنٹ لگتا ہے۔ بعض اوقات یہ کرنٹ اتنا زبردست جھٹکا دیتا ہے کہ گر کر بیہوش ہو جاتی ہیں۔ علاج مسلسل ہو رہا ہے لیکن جسم میں کرنٹ کیوں لگتا ہے۔ یہ کسی کی سمجھ میں نہیں آتا۔

جواب: معلوم یہ ہوتا ہے کہ وظیفے بہت زیادہ پڑھے گئے ہیں جن میں آیت الکرسی اور سورۂ واقعہ کے زیادہ امکانات ہیں اور وظیفوں کی وجہ سے ذہن میں روشنیاں بہت زیادہ ذخیرہ ہو گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق یہاں ہر چیز روشنی ہے۔ اللّٰہ نور السمٰوات والارض جب کوئی چیز پکڑی جاتی ہے تو اس کی روشنیاں دماغ سے جا کر ٹکراتی ہیں۔ اور دماغ میں روشنیوں کا ذخیرہ اوور فلو (Over Flow) ہو جاتا ہے۔ روشنیوں کے ذخیرے میں جیسے ہی ہیجان پیدا ہوتا ہے جسم میں یہ روشنیاں کرنٹ کی صورت میں دوڑنے لگتی ہیں۔ اگر کوئی ایسی چیز جس میں روشنیاں زیادہ ہوں مثلاً کٹورا یا گلاس جس میں پانی بھرا ہوا ہو تو دماغ پر زیادہ دباؤ پڑتا ہے اور یہ دباؤ جسم کو جھٹکا دے دیتا ہے۔ جسم اس جھٹکے کی طاقت برداشت نہیں کر سکتا اور گر کر معطل ہو جاتا

ہے یہی بیہوش ہونا ہے۔ علاج بہت آسان ہے۔ وظیفے پڑھنا چھوڑ دیں، نمک کی مقدار کم سے کم کر دیں۔ جوتے، چپل یا سینڈل ربڑ کے سول کے استعمال کئے جائیں، لیدر سول کے جوتے قطعاً نہ پہنیں۔ اس طرز عمل سے جسم میں کرنٹ لگنے کی شکایت اور دوسری سب تکالیف ختم ہو جائیں گی۔

جادو کا توڑ (۲)

سوال: میرے ایک عزیز کو دن میں کئی دفعہ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے اس کی ٹانگوں، پیروں اور کمر پر کیڑے رینگ رہے ہوں۔ بدن میں سوئیاں چبھتی محسوس ہوتی ہیں۔ وہ اس بیماری سے نجات حاصل کرنے کے لئے ہر ممکن تدبیر کر چکے ہیں۔ آج کل تعویذ بھی پہنے ہوئے ہیں اور وظائف بھی پڑھتے ہیں۔ کوئی ایسا علاج تجویز فرمایئے جس سے انہیں مستقل آرام آ جائے۔

جواب: اپنے عزیز سے کہیں کہ صبح بہت سویرے اٹھ کر فجر کی نماز پڑھیں اور سورۂ فلق پڑھتے پڑھتے کشتی میں سوار ہو کر ایک ساحل سے دوسرے ساحل تک دریا پار کر لیں۔ دوران سفر بات کرنا منع ہے۔ دریا پار کرنے کے بعد پانی کے کنارے مشرق کی طرف منہ کر کے اکڑوں بیٹھ جائیں اور انگشت شہادت سے ہامان، ہاروت، ماروت لکھ کر ہاتھ سے مٹا دیں۔ لکھنے اور مٹانے کا یہ عمل ہر حال میں سورج نکلنے سے پہلے کیا جائے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو آبادی کے باہر کنوئیں کے پانی میں اپنا چہرے کا عکس دیکھا جا سکتا ہے۔ کراچی میں رہنے والے کوئی صاحب اگر اس کیفیت میں مبتلا ہوں تو وہ کیماڑی سے کشتی میں بیٹھ کر منوڑا تک سفر کر سکتے ہیں اور وہاں ساحل

سمندر پر عمل کر سکتے ہیں۔ علی ہذاالقیاس لاہور میں دریائے راوی کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک اور دوسرے دریاؤں کے قریب رہنے والے حضرات دریا کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک سفر کر کے یہ عمل کر سکتے ہیں۔ خدانخواستہ اگر کسی کے اوپر جادو یا سحر کا اثر ہو گیا ہے تو وہ بھی اس عمل سے ختم ہو جاتا ہے۔ اس عمل کے لئے پیشگی اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہر شخص کو کھلی اجازت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی اور مددگار ہے۔

جسم چھوٹا، سر بڑا

سوال: میری آٹھ ماہ کی لڑکی جسمانی لحاظ سے بہت کمزور ہے۔ پیدائش کے وقت وہ بہت دبلی پتلی تھی اور اب آٹھ ماہ گزرنے کے بعد بھی وہی حالت ہے۔ جسم بہت دبلا پتلا ہے اور جسم کی مناسبت سے سر بڑا ہے۔ ہم نے اس کا بہت علاج کروایا لیکن اس کی حالت میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ میں بچی کی بیماری سے بہت پریشان رہتی ہوں اور سوچتی ہوں کہ کہیں دوسری پیدائش میں بھی یہی نقص نہ ہو۔ آپ سے درخواست ہے کہ کوئی علاج بتائیں جس سے میری بچی کی صحت بحال ہو جائے۔

جواب: مندرجہ ذیل تعویذ زرد رنگ سے پلیٹوں پر لکھ کر دن میں دو دفعہ بچی کو پلائیں۔

۹۳ ۹۳ ۹۳ ۹۳ ۳

جلد بازی

سوال: میں بہت جلد باز اور جذباتی ہوں۔ ہر کام اور ہر بات میں تیزی سے کرتا ہوں، جس کی وجہ سے عموماً لوگوں سے لڑائی ہو جاتی ہے۔ بعد میں اپنی غلطی پر افسوس کرتا ہوں۔ براہ کرم کوئی وظیفہ بتائیں تاکہ مجھ میں سوچ سمجھ کر کام کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے۔

جواب: صبح سورج نکلنے سے پہلے اور رات کو سوتے وقت 21,21 مرتبہ یا علیم پڑھ کر پانی پر دم کر کے پی لیا کریں۔ عمل کی مدت 90 دن ہے۔ جو کام کریں پہلے سوچ لیا کریں۔ غور و فکر کے بغیر کوئی کام نہ کیا کریں۔

جسم میں آگ

سوال: میرے گھر میں بہت پریشانی ہے۔ میری بیوی بیمار ہے۔ اسے بیمار ہوئے تقریباً تین ماہ ہونے کو ہیں۔ اس کے دل میں درد رہتا ہے اور بائیں جانب پسلیوں کے نیچے بھی کبھی کبھی کمر میں بھی درد ہونے لگتا ہے۔ لیکن زیادہ تکلیف سینے اور بائیں جانب پسلیوں کے نیچے ہوتی ہے۔ درد جونہی شروع ہوتا ہے کہتی ہے کہ دل گھبرا رہا ہے۔ اور یوں محسوس ہوتا ہے جیسے جسم میں

آگ لگی ہوئی ہے۔ زیادہ گھبراہٹ دل پر محسوس ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی بیہوش ہو جاتی ہے اور بیہوشی کے عالم میں کبھی دو گھنٹے گزر جاتے ہیں، کبھی تین دن میں ایک دو بار تکلیف ہوتی ہے۔ باقی وقت بالکل ٹھیک رہتی ہے۔ بیہوشی کے دوران دانت آپس میں مل جاتے ہیں اور لاکھ کوشش کے باوجود منہ نہیں کھلتا۔ اگر کسی طریقہ سے منہ میں پانی وغیرہ ڈالا بھی جائے تو حلق سے نیچے نہیں اترتا۔ کافی علاج معالجہ کرا چکا ہوں لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ تین سال پہلے بھی اسے اس قسم کے درد ہوئے تھے۔ لیکن بیہوش نہیں ہوتی تھی۔ اس وقت وہ آٹھ ماہ کی حاملہ تھی۔ ڈاکٹروں نے کہا تھا کہ اس کے پھیپھڑوں میں پانی کا اثر ہو گیا ہے اور بچہ پیدا ہونے کے بعد بالکل ٹھیک ہو گئی تھی۔ تقریباً تین سال بعد پھر تکلیف شروع ہو گئی ہے۔ اس مرتبہ بھی وہ پانچ ماہ کی حاملہ ہے۔ لیکن پریشان کن بات یہ ہے کہ اس کی بیہوشی اور علاج سے پریشان اور تنگ آ چکا ہوں۔ کسی کی سمجھ میں نہیں آتا کہ بیماری کیا ہے؟ ہر ڈاکٹر کی تجویز کردہ دوائی دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت خوبیوں اور حکمت سے نوازا ہے۔ مجھے کوئی مکمل اور فائدہ مند علاج بتا کر غریب پروری کریں تاکہ میری گھریلو پریشانی ختم ہو۔

جواب: فل سکیپ آرٹ پیپر (سفید چمکدار کاغذ) کے اوپر سیاہ چمکدار روشنائی اور موٹے قلم سے

اَلطُّرُقُ النَّاسُ وَ الْاَجِنَّةُ وَ الرُّوحُ اَلْعِبَادِ الصَّالِحِیْنَ فِی الْکَونِ

کسی خوش نویس سے لکھوا کر فریم کر کے اس کمرہ میں لٹکا دیں جس کمرہ میں آپ کی بیگم سوتی ہیں۔ ان سے کہئے کہ اس نقش کو ارادۃً بار بار دیکھتی رہیں۔ ایسی غذاؤں سے پرہیز لازم ہے جو بادی اور ثقیل ہیں اور جن سے گیس کی شکایت پیدا ہوتی ہے۔ چکنائی کم سے کم نہ ہونے کے برابر استعمال کی جائے۔ زیادہ مناسب یہ ہے کہ رفخان استعمال کیا جائے۔

جنسی مسائل

سوال: فحش لٹریچر پڑھ پڑھ کر میں نے خود کو برباد کر دیا ہے۔ کئی برس سے اپنے آپ کو ضائع کر رہا ہوں اور نقصانات سے آگاہ ہونے کے باوجود اس قبیح عادت کو ترک کرنے سے عاجز ہوں۔ اس عادت کے نتیجہ میں میرا وزن قد کی نسبت بہت کم ہے۔ چہرہ زرد اور خشک ہے۔ آنکھوں کے گرد گہرے حلقے پڑ گئے ہیں۔ اٹھتے بیٹھتے سر چکراتا ہے اور آنکھوں تلے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ للہ کوئی ایسا طریقہ بتا دیں کہ میں اس قبیح عادت سے نجات حاصل کر لوں۔ آپ کا میرے اوپر بہت بڑا احسان ہو گا۔

جواب: ہر وقت باوضو رہیں لیکن باوضو رہنے کے لئے اپنے اوپر جبر نہ کریں کیونکہ فطرت عمل (بول براز اور ریاح) روکنے سے آدمی بیمار ہو جاتا ہے۔ اور اس کا دل و دماغ پر بہت برا

اثر پڑتا ہے۔ جب وضو ساقط ہو جائے، دوبارہ وضو کر لیں۔ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے یا حفیظ کا ورد کریں۔ کھانوں میں اعتدال کو مد نظر رکھیں۔ ایسی غذائیں نہ کھائیں جو جذبات میں ہیجان پیدا کرتی ہیں اور معدہ کے اوپر بار بنتی ہیں۔

جادو ختم کرنے کیلئے (۳)

سوال: میں آپ کو ایک بیٹی کی حیثیت سے خط لکھ رہی ہوں امید ہے کہ آپ بھی ایک باپ کی حیثیت سے مجھے جواب سے سرفراز کریں گے۔ بارہ سال پہلے میرے والد صاحب پر ایک عورت نے سفلی عمل کرایا تھا۔ جب تک والد صاحب اس عورت کی شکل نہیں دیکھ لیتے تھے ان کو چین نہیں آتا تھا اور جس دن عورت کو نہ دیکھ سکتے تھے تو ان کے اوپر اتنا جنون سوار ہو جاتا تھا کہ میری والدہ کو مارنا شروع کر دیتے تھے۔ بہت سے مولوی حضرات کو دکھایا گیا سب نے یہی کہا کہ ان پر سفلی عمل کا اثر ہے۔ پان میں کچھ کھلایا گیا ہے اور تعویذ قبرستان میں دبایا گیا ہے۔ سب نے اپنے اپنے طریقہ پر علاج کیا لیکن فائدہ کسی سے نہیں ہوا۔ پہلے تو وہ عورت قریب رہتی تھی۔ اب دور چلی گئی ہے اور والد صاحب کی حالت یہ ہو گئی ہے کہ راتوں کو دو دو بجے تک جاگنا ان کا معمول بن گیا ہے۔

روزانہ رات کے دس بجے سے ان کا دماغ گھومنا شروع ہو جاتا ہے اور آنکھیں لال سرخ ہو جاتی ہیں۔ جب ان کو غصہ آتا ہے تو بس یہ چاہتے ہیں کہ ہر چیز کو ختم کر دیں اور پھر خوب روتے ہیں اور جب ان کا دماغ ٹھیک ہوتا ہے تو والدہ صاحبہ سے کہتے ہیں کہ میں جان بوجھ کر

تمہیں راتوں کو پریشان نہیں کرتا۔ پتہ نہیں مجھے کیا ہو جاتا ہے، میرا دل چاہتا ہے کہ میں تمہیں ختم کر ڈالوں۔

جواب: عشاء کی نماز کے بعد اپنے والد صاحب کو زمین پر کھڑا کر لیں۔ ایک مرتبہ یا ودود پڑھ کر ہاتھوں پر دم کر کے دونوں ہاتھ اپنے والد صاحب کے سر پر رکھ کر ایک پھونک پیشانی پر مار دیں اور ہاتھ پورے جسم پر سے پھیر کر پیروں تک لے آئیں اور پیروں کے اوپر سے زمین پر ایک منٹ تک ہاتھ رکھے رہنے دیں۔ اسی طرح 3 مرتبہ عمل کریں۔ 21 روز کے عمل سے جادو سفلی کا اثر پوری طرح ختم ہو جائے گا۔

جگر کا متاثر ہونا

جواب: زیادہ حدت، معدہ اور جگر کی مسلسل خرابی سے آپ نزلے کی مریضہ بن گئی ہیں۔ سینے کے اوپر بلغم کی تہیں جمی ہوئی ہیں کیونکہ علاج صحیح نہیں ہوا اور آپ نے اینٹی بایوٹک دوائیں زیادہ استعمال کی ہیں اس لیے اعصابی نظام درہم برہم ہو گیا ہے۔ ہاتھ پیروں پر ورم آنے کی وجہ ایک تو جگر میں خرابی ہے اور دوسرے تیز دواؤں کا ردعمل ہے۔ آپ کے لئے میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ ہر قسم کی دوائیں کھانا چھوڑ دیں۔ جیسے ہی تیز دواؤں کا ری ایکشن ختم ہو گا، آپ کی صحت بحال ہوتی چلی جائے گی۔ اس پرہیز کے ساتھ ساتھ روحانی علاج کریں۔ وہ یہ ہے:

تین عدد سفید چینی کی پلیٹوں پر زردے کے رنگ اور عرق گلاب سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور 9 مرتبہ یَافَارِقُ لکھ کر ایک پلیٹ صبح نہار منہ، ایک شام اور ایک رات کو سونے سے پہلے پانی سے دھو کر پئیں۔

جسم اچھل اچھل جاتا ہے

سوال: تین سال سے اس مرض میں مبتلا ہوں کہ جب رات کو سوتا ہوں تو تھوڑی دیر بعد میرے پاؤں سے لے کر سر تک کبھی سر سے سینہ تک کوئی نادیدہ چیز مجھے دباتی ہے۔ اس وقت مجھ میں بستر پر ہلنے کی یا آواز نکالنے کی طاقت بھی نہیں رہتی اور یہ صورت ایک دو منٹ سے دو تین منٹ تک رہتی ہے۔ کبھی کبھی ایک رات میں تین چار مرتبہ بھی ایسا ہوتا ہے۔ دبانے کے وقت تو کوئی چیز یا صورت نظر نہیں آتی البتہ ایک آواز سننے میں آتی ہے۔ اگرچہ اس وقت بیہوش ہوتا ہوں پھر بھی کچھ ہوش رہتا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ اب مجھ پر یہ ہو رہا ہے اس وقت میں دل میں آیۃ الکرسی پڑھتا رہتا ہوں۔ اور جب یہ چھوڑ دیتا ہے تو سارا جسم اچھل جاتا ہے جیسے سخت مصیبت سے آزادی ملی ہو۔ اور جب کبھی اچانک نیند سے بیدار ہو جاتا ہوں تو کمرہ میں ہر چیز انسانی صورت میں نظر آتی ہے۔

جواب: جتنے خلیے دماغ میں روٹین کی زندگی گزارنے کے لئے کھلے ہوئے ہوتے ہیں ان سے زیادہ خلیے کھل گئے ہیں۔ اس کا علاج نمک کے استعمال میں کمی اور روزانہ شہد کا استعمال ہے۔ دن میں تین مرتبہ شہد کھایئے اور چند روز کے لئے نمک چھوڑ دیجئے۔

جن

سوال: میں حافظ قرآن ہوں۔ کبھی کبھی رات کو ایسا ہوتا ہے کہ کوئی چیز دبا لیتی ہے۔ محسوس ہوتا ہے کہ میں جاگ رہا ہوں مگر اس چیز کے دفاع کی قوت بالکل سلب ہو جاتی ہے اور اس دوران یوں ہوتا ہے کہ میں اپنا ہاتھ منہ میں ڈال کر انگلی کو دانتوں سے چباتا ہوں تو یوں لگتا ہے کہ جیسے میرے ہاتھ میں خون نہیں اور کبھی اس دوران روتا ہوں، آواز نہیں نکلتی، خوفناک آوازیں نکلتی ہیں۔ اگر کوئی آواز دے تو جلدی چھٹکارا ہو جاتا ہے ورنہ میرے اندازے کے مطابق کم از کم پانچ منٹ تک اس عذاب میں مبتلا رہتا ہوں۔ رات سوتے وقت 6 کلمے، سورہ فاتحہ، سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات، آیت الکرسی تا ختم رکوع اور سورہ بقرہ کی آخری آیات پڑھ کر سونا ہمارے سارے گھر والوں کا معمول ہے بلکہ ہمارے خاندان کے بچے کو سب سے پہلے یاد کرایا جاتا ہے اور بچے بھی پڑھتے ہیں۔ ہاں اگر معمولات کے ساتھ سورہ جن پڑھ لیا کریں تو بالکل ٹھیک رہتا ہوں اگر کسی دن پڑھنا بھول جائے اور جلدی نیند آ جائے تو اس دباؤ کا ہونا لازمی امر ہے۔ اس دباؤ کے بعد سورہ جن پڑھ کر سوتا ہوں یعنی سورہ جن لازماً پڑھنا پڑھتی ہے۔ جواب ارشاد فرمائیں۔

جواب: سورہ جن پڑھنے سے جب آپ ٹھیک رہتے ہیں تو سورہ جن پڑھ لیا کریں، پریشان ہونے کی کیا بات ہے۔

جھنجلاہٹ کیسے دور ہو؟

سوال: آپ کی تصانیف کا مطالعہ کر رہا ہوں اور حیرت زدہ ہوں کہ آپ دن رات کام میں مصروف رہتے ہیں۔ ہزاروں خطوط کے جوابات دیتے ہیں۔ شاگردوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔ تقریباً 12 کتابیں تصنیف کی ہیں۔ ملک اور بیرون ملک سے بھی رابطہ قائم ہے۔ سرجانی ٹاؤن میں ایک بڑا روحانی مرکز قائم کیا ہے وہاں ہر جمعہ کو سینکڑوں آدمیوں کا مفت علاج کرتے ہیں۔ اندرون و بیرون ملک بڑے بڑے مراقبہ ہال کی بھی نگرانی کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود آپ کا چہرہ ہر وقت گلاب کے پھول کی طرح کھلا ہوا اور تروتازہ رہتا ہے۔ ہر ایک سے نہایت اخلاق اور محبت کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ جب کوئی آپ کے پاس بیٹھتا ہے تو اسے ایک عجیب قسم کا سکون اور اطمینان قلب کا احساس ہوتا ہے۔ اس کے برعکس ہم لوگ جو کہ نوجوان ہیں اور ہر قسم کی طاقتور دوائیں خصوصاً وٹامنز وغیرہ استعمال کرتے رہتے ہیں، پھر بھی محنت اور مشقت کے کام کرنے کے بعد غصہ یا جھنجلاہٹ کا شکار ہو جاتے ہیں اور سکون آور دواؤں کا سہارا ڈھونڈتے ہیں اس کے باوجود سکون سے محروم ہیں اور جب آپ کی عمر تک پہنچیں گے تو معلوم نہیں کیا حشر ہو گا۔ آپ سے صرف میں ہی نہیں بلکہ ہر سکون اور صحت سے محروم شخص ضرور یہ پوچھنا چاہے گا کہ وہ کیا عمل ہے اور وہ کون سے حالات ہیں جن کی وجہ سے آپ مسلسل محنت کے باوجود اس ضعیفی میں بھی صحت مند چاق و چوبند اور پر سکون رہتے ہیں امید ہے کہ سکون اور صحت کا راز طشت ازبام فرمائیں گے۔

جواب: میری صحت اور سکون قلب کا راز یہ ہے کہ میں نے جان لیا ہے کہ یہ دنیا فریب نظر کے سوا کچھ نہیں ہے۔ آپ یہاں کتنی دولت جمع کر لیں، بڑے بڑے عالیشان محلات تعمیر کریں لیکن بالآخر یہ سب موت آپ سے چھین لے گی۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے جسم کے ایک ایک عضو کو اپنی خوراک بنائیں گے۔ ہم اپنی اولادوں کے لئے اگر اپنے اپنے ضمیر کے خلاف دولت جمع کرتے ہیں تو مرنے کے بعد یہ اولاد ہمارے کسی کام نہیں آئے گی۔ اولاد عیش کرے گی اور بے ضمیر لوگوں کو فرشتے عذاب جہنم میں دھکیل دیں گے۔ یہ بات بھی میرے مشاہدہ میں ہے کہ جب کوئی بات یا واقعہ پرانا ہو جاتا ہے تو دنیا بھول جاتی ہے۔ یہ محض ہمارا خیال ہے کہ دنیا کیا کہے گی ساٹھ سال سے زیادہ زندگی میں، میں نے یہ تو سنا ہے کہ دنیا کیا کہے گی یہ نہیں سنا کہ خدا کیا کہے گا۔ میں خوش رہتا ہوں کہ میرا تعلق میرے خالق اللہ سے قائم ہے کہ الحمدللہ میں دنیا میں رہتے ہوئے اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ میری زندگی عارضی ہے اور مجھے بہت جلد اپنے پیارے اور شر فاؤں سے زیادہ محبت کرنے والے اللہ کے پاس جانا ہے۔

جہیز کا مسئلہ

سوال: جس وقت میرے والد پر فالج کا حملہ ہوا اس وقت لوگوں نے میری والدہ کو یہ کہہ کر پریشان کر دیا کہ چھ بیٹیوں کی شادیاں کس طرح ہونگی۔ اس کے بعد ہمارا کاروبار بند ہو گیا اور حالات بگڑنا شروع ہو گئے، ظاہر ہے کہ ہم لوگوں کی توقعات کے مطابق جہیز نہیں دے سکتے تھے، اس لیے رشتہ داروں نے ہمیں قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ ان حالات نے میری امی کو اور

پریشان کر دیا۔ ہمارے لئے دو چار رشتے بھی آئے۔ لوگ بڑے خلوص سے کئی کئی دفعہ آئے اور ہمیں بھی مدعو کیا مگر ہر مرتبہ پہلے ہی کوئی نہ کوئی رکاوٹ حائل ہو گئی۔ خدا بہتر جانتا ہے کہ کیا ہو جاتا ہے اب جوں جوں ہم لوگوں کی عمریں گزرتی جارہی ہیں والدہ کی پریشانی بڑھتی جارہی ہے۔ وہ اسی وجہ سے بیمار رہنے لگی ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے میرے والدین کو توفیق دی کہ انہوں نے ہمیں اعلیٰ تعلیم دلوائی مگر جب لوگ میری امی کو کسی بھی تقریب میں طعنے دیتے ہیں کہ اس نے اپنی بیٹیاں گھر بٹھائی ہوئی ہیں تو امی صدمے سے نڈھال ہو جاتی ہیں۔

جواب: رات کو سونے سے پہلے ہر بہن الگ الگ 41بار سورۃ اخلاص پڑھ کر دعا کرے۔

چوکور کاغذ

سوال: میری والدہ عرصہ پانچ سال سے سخت بیمار ہیں ہر بڑے ڈاکٹر اور حکیم سے علاج کرایا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ بہت مہنگی مہنگی دوائیں کھائیں لیکن نتیجہ صفر رہا۔ والدہ کی پسلیوں، سیدھی ٹانگ اور ٹانگوں کے جوڑ میں درد رہتا ہے۔ مختلف ڈاکٹروں نے مختلف بیماریاں بتلائیں ہیں کسی نے جگر پر ورم، کسی نے گردوں میں پتھری، کسی نے ہڈیوں میں ورم کسی نے ہڈیاں بڑھنے کا خدشہ بتایا ہے، کسی نے کہا کہ پیشاب میں پیپ آتی ہے۔ ایکسرے کروائے بہت پیسہ خرچ ہوا لیکن اب بھی وہی حالت ہے۔ سوتے ہوئے کروٹ نہیں لے سکتیں۔ دس منٹ کا راستہ آدھے

گھنٹے میں طے کرتی ہیں۔ بھوک نہیں لگتی، رخسار اور ہونٹ سیاہ پڑ گئے ہیں۔ عامل کہتے ہیں کہ کسی نے جادو کرایا ہے۔

جواب: بٹر پیپر کے چھوٹے چھوٹے چوکور کاغذوں پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (سورۂ یٰسین کی آخری آیت سے پہلی آیت) إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ o لکھ کر ایک کاغذ آدھی پیالی پانی میں بھگو دیں۔ کچھ دیر کے بعد کاغذ دھو کر صبح نہار منہ اور اسی طرح شام کو رات کو دھو کر پلا دیں۔ رات کو والدہ جب گہری نیند سو جائیں ان کے سرہانے کھڑی ہو کر ایک بار سورۂ فلق پوری سورہ پڑھ دیا کریں۔ اتنی آواز سے کہ نیند خراب نہ ہو۔ علاج کی مدت چالیس روز ہے۔

چمگادڑ

سوال: میں آج سے ڈھائی سال پہلے انڈیا گئی وہاں ہمارے خالو کا انتقال ہو گیا۔ وہ بیمار تھے اور مرنے سے چار پانچ دن پہلے انہیں چمگاڈر سے بہت خوف آتا تھا۔ اس دن سے مجھ پر ہر وقت خوف مسلط رہتا ہے۔ اور میں پریشان رہتی ہوں۔ ایسا لگتا ہے کہ اگلے لمحے مر جاؤں گی۔ جب بھی کہیں قبرستان یا کوئی گاڑی دیکھتی ہوں تو خیال آتا ہے کہ میں مرنے والی ہوں۔ اور میرا جنازہ اسی گاڑی میں جائے گا۔ ہر وقت فوت شدہ لوگوں کا خیال رہتا ہے کہ جس طرح وہ شخص مرا تھا میں بھی اسی طرح مر جاؤں گی۔ میں سارا سارا دن پریشان رہتی ہوں اور نیند بھی ٹھیک طرح سے نہیں آتی۔ بہت دبلی ہو گئی ہوں اور ذہن نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے۔

جواب: دن رات میں زیادہ وقت اندھیرے میں گزاریئے یعنی نیند کے دورانیہ کے علاوہ بھی جس جگہ رہیئے وہاں اندھیرا ہونا چاہیئے۔ حتیٰ الامکان اس بات کی کوشش کیجیئے۔ کسی ضرورت سے روشنی میں جانا پڑ جائے تو کوئی حرج نہیں۔ اندھیرے میں جتنا زیادہ ہو سکے یا حی یا قیوم کا ورد کریں۔ انشاء اللہ پندرہ دن میں ذہن خوف اور موت کے احساس سے نجات حاصل کر لے گا۔ اگر غذا میں نمک کا استعمال کم کر دیا جائے تو بہت جلد اثر ہو گا۔

چاند گرہن

سوال: میرے بائیں پاؤں کی پنڈلی دائیں پاؤں کی نسبت بہت پتلی ہے۔ والدہ مرحومہ کے کہنے کے مطابق جب میں چھوٹا تھا تو چاند گرہن میں آ گیا تھا۔ جس کی وجہ سے یہ نقص پیدا ہو گیا۔ میں نے کراچی کے ایک ماہر ڈاکٹر کو دکھایا۔ انہوں نے دیکھنے کے بعد کہا کہ پاؤں کے عضلات کمزور رہ جانے کی وجہ سے یہ نقص پیدا ہو گیا ہے۔ لیکن علاج سے بھی کوئی فرق نہیں ہوا۔

جواب: کالے تلوں کا تیل اپنے سامنے نکلوائیں۔ تیل کی مقدار کم سے کم آدھ سیر ہونی چاہیئے۔ **کل شئی یرجع الی اصلہ** 11 ہزار مرتبہ پڑھ کر اس تیل پر دم کریں اور تیل کو کسی بوتل میں محفوظ کر دیں۔ بوتل پر کارک لگا کر رکھیں۔ مندرجہ بالا آیت روزانہ ایک نشست میں ایک ہزار بار پڑھنا ضروری ہے۔ جب نشست ختم کریں تو کارک کھول کر بوتل میں دم کر دیں اور کارک لگا دیں۔ روٹی پر چپڑ کر کھائیں اور یہ تیل 3 ماشہ روزانہ ہلکے ہاتھ سے متاثرہ عضلات پر مالش کریں۔

چہرے پر دانے

سوال: میرا مسئلہ بظاہر عام سا معلوم ہوتا ہے مگر میرے لئے ایک بڑا ہی پیچیدہ مسئلہ ہے۔ کہیں آنا جانا تو درکنار گھر میں بھی لوگوں سے بات کرتے ہوئے شرم آتی ہے اور سارا دن سر پر چادر لپیٹے رہتی ہوں تاکہ میرا چہرہ چادر سے ڈھکا رہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دس سال سے میرے چہرے پر مہاسے نکلتے ہیں۔ میں نے حکیمی، ڈاکٹری، ہومیو پیتھک سب علاج کر لیا ہے۔ میرے چہرے پر باریک باریک سوراخ ہو گئے ہیں۔ جو کافی بدنما لگتے ہیں۔ جب یہ دانے نکلتے ہیں تو شروع میں سرخ دھبہ نمودار ہوتا ہے جو دو چار دن میں دانے کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ جس کا کوئی منہ نہیں ہوتا۔ اس کو دبانے سے مواد اور خون نکلتا ہے جو بعد میں اپنا نشان چھوڑ جاتا ہے جس میں شدید تکلیف ہوتی ہے۔ آخر یہ کونسی بیماری ہے کہ علاج سے فائدہ نہیں ہوتا۔

جواب: چہرے پر سے دانے ختم نہ ہونے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ آپ دانوں کو پھوڑ دیتی ہیں اور اس طرح چہرے پر داغ اور سوراخ بن جاتے ہیں۔ اب تک جو داغ دھبے پڑ چکے ہیں۔ اس کا علاج کوئی نہیں ہے البتہ آئندہ اگر آپ دانوں کو انگلیوں سے دبا کر پھوڑنا چھوڑ دیں تو چہرے پر مزید داغ نہیں پڑیں گے۔ رات کو سات دانے عناب پانی میں بھگو دیں۔ صبح نہار منہ سورج طلوع ہونے سے قبل عناب نچوڑ کر پانی پی لیں اور پھوک پھینک دیں۔ یہ علاج چالیس روز تک کریں۔ چہرے پر دانے نکلنا بند ہو جائیں گے۔ سردی اگر ہو تو پانی کو ہلکا نیم گرم کر لیں۔ سرخ

مرچ، گرم مصالحہ، انڈے اور گوشت سے چالیس روز تک پرہیز رکھیں۔ صرف دالیں اور ترکاریاں کھائیں۔

چہرے پر چھائیاں

سوال: میری عمر پچیس سال ہے اور غیر شادی شدہ ہوں۔ تین چار سال پہلے میرا رنگ بہت سرخ اور سفید تھا۔ چہرے پر کوئی داغ اور دھبہ نہیں تھا لیکن اب میرا رنگ خراب ہو گیا ہے۔ چہرے پر کافی داغ اور دھبے ہو گئے ہیں۔ ناک اور کانوں پر جھائیاں پڑ گئی ہیں۔ وٹامن کی گولیاں استعمال کروں تو جھائیں صاف ہو جاتی ہیں اور چھوڑ دوں تو پھر پڑ جاتی ہیں۔ چہرے پر کالے اور بھورے رنگ کے تل بھی ہیں۔ جو کبھی کم اور کبھی زیادہ ہو جاتے ہیں۔

جواب: روزانہ میتھی کا ساگ پکا کر دونوں وقت کھانوں کے ساتھ کھائیں۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ صرف میتھی کا ساگ ہی کھایا جائے۔ پرہیز کسی چیز کا نہیں ہے سب کچھ کھائیں لیکن دسترخوان پر میتھی کے ساگ کی ڈش ضرور ہو۔ رات کو سوتے وقت دو انجیر دودھ میں پکا کر انجیر کھا کر اوپر سے دودھ پی لیا کریں۔ انجیر کھانے کے بعد کوئی چیز نہ کھائیں۔ جب تک چہرہ پوری طرح صاف نہ ہو جائے یہ عمل جاری رکھیں۔

چھپکلی کا خوف

سوال: اللہ تعالیٰ آپ کے علم میں برکت عطا فرمائے، آمین۔ ایک مسئلہ پیش خدمت ہے۔ یوں تو بہت معمولی مگر میرے لئے مسئلہ سنگین ہے۔ مجھے چھپکلی سے بہت ڈر لگتا ہے۔ جب کبھی چھپکلی پر نظر پڑتی ہے تو سانس رکتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ جس جگہ چھپکلی ہو ادھر سے گزرنا میرے لئے ناممکن ہو جاتا ہے۔ گرمی کے دنوں میں اکثر گھر میں نظر آنے لگتی ہے۔ اگر کسی وقت رات کو کمرے میں آجائے تو پوری رات آنکھوں میں کٹ جاتی ہے۔ اگر باورچی خانے یا غسل خانے میں آجائے تو گھنٹوں ادھر کا رخ نہیں کر سکتی۔ ذہن پر خوف مسلط رہتا ہے کہ کہیں چھپکلی نظر نہ آجائے۔

جواب: مٹی کی کوری کٹوری (جس میں فیرنی کھائی جاتی ہے) لے کر اس میں پانی بھر کر دو چمچے عرق گلاب ڈال دیں اور تین مرتبہ یَاحَیِّیُ قَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ یَا حَیُّ بَعْدَ کُلِّ شَیْءٍ پڑھ کر دم کریں اور نہار منہ پی لیا کریں۔ آدھے گھنٹہ تک کوئی چیز نہ کھائیں اور نہ پئیں۔ دس ہفتوں تک نمک نہ ہونے کے برابر استعمال کریں۔

چھوٹی بیگم

سوال: میں اپنے شوہر کی بیویوں میں سب سے چھوٹی ہوں۔ دوسری بیویاں واجبی شکل و صورت رکھتی ہیں اور اخلاق، رکھ رکھاؤ میں میرا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ ہوشیاری، مکاری اور

جھوٹ میں مہارت رکھتی ہیں۔ میری سوکنیں امیر گھرانوں سے تعلق رکھتی ہیں جبکہ میں ایک غریب گھرانے کی لڑکی ہوں۔ شوہر نے میری خوبیوں کو نظر انداز کر کے گھر سے نکال دیا ہے۔ اب نہ میرے شوہر میرے پاس ہیں اور نہ میرے پاس گھر ہے۔ سچ یہ ہے کہ دکھ کے سوا میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ مجھے بڑی شرمندگی اور دکھ سے یہ بتانا پڑ رہا ہے کہ میرے شوہر بہت حسن پرست اور عیش پسند ہیں، دولت اتنی ہے کہ بڑے بڑے شہروں اور غیر ممالک کا دورہ کرتے رہتے ہیں اور اس دورے میں کسی نہ کسی کو ساتھ رکھتے ہیں پھر بھی ان کو تسکین نہیں ہوتی۔ اتنے عیش پرست ہونے کے باوجود مجھے ''محروم'' رکھتے ہیں۔ میری ہر ضرورت سے غافل رہتے ہیں۔ اور میرے بچے کا خیال بھی نہیں کرتے۔ کوئی وظیفہ ایسا بتائیں کہ شوہر اپنی بری عادتوں کو ترک کر دیں اور مجھ سے اور بچے سے محبت کرنے لگیں۔

جواب: یہ بات آپ نے خود لکھی ہے کہ آپ کے شوہر دولت مند ہیں اور ان کی کئی بیویاں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کئی بیویاں ہوتے ہوئے بھی آپ کی شادی ان سے دولت کے لالچ میں ہوئی۔ آپ کسی غریب شخص سے بھی شادی کر سکتی تھیں۔ ایسے دولت مند گھرانوں میں جہاں مذہب سے دوری اور آزادی ہو ان باتوں کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی جن پر آپ کڑھ رہی ہیں۔ آپ کی ساری تکالیف کا سبب یہی ہے کہ آپ خود کو اس ماحول میں ایڈجسٹ نہیں کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ دین میں جبر نہیں یعنی کوئی راستہ اختیار کرنے میں قدرت کی طرف سے کوئی پابندی نہیں ہے۔ آپ نے اپنے راستے کا خود انتخاب کیا ہے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے، وہ قادر مطلق ہے۔

چہرے پر بال

سوال: میرے چہرے پر بہت بال ہیں اور کالے بھی ہیں جس کی وجہ سے سخت پریشان ہوں۔ مہربانی فرما کر کوئی علاج یا وظیفہ بتائیں کہ چہرے پر بال ختم ہو جائیں؟

جواب: ایک پاؤ کلونجی پانی سے دھو کر سکھا لیں اور کھلے منہ کی صاف شفاف نیلے رنگ کی شیشی میں بھر لیں۔ عشاء کی نماز کے بعد سو مرتبہ **فی مسنته ایام ثم** پڑھ کر کلونجی پر دم کر دیں اور شیشی ڈھانپ کر رکھیں۔ اس طرح اکیس روز تک کریں۔ بائیسویں روز سے روزانہ صبح نہار منہ چوتھائی چائے کا چمچہ کلونجی تین گھونٹ پانی سے نگل لیں۔ آدھ گھنٹہ بعد تک کوئی غذا نہ کھائیں۔ پوری کلونجی ختم ہونے تک یہ عمل جاری رکھیں۔ سرخ مرچ اور تلی ہوئی چیزوں سے پرہیز کریں۔

حضرت خضرؑ سے ملاقات

سوال: آج سے دس بارہ سال قبل کا واقعہ ہے کہ میرے دادا جان تہجد کی نماز پڑھنے کے لئے اٹھے اور وضو کرنے کی خاطر غسل خانہ میں گئے۔ میں اندر کمرے میں لیٹا تھا۔ سردیوں کے دن تھے۔ میں نے لحاف میں سے منہ نکالا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک صاحب ہیں جو تہمد اور جیکٹ پہنے ہوئے ہیں اور سر سے ننگے ہیں، سفید داڑھی ہے اور چہرہ نور سے چمک رہا ہے۔ میں نے تو دیکھتے ہی سمجھا کہ کوئی چور ہے۔ ڈر کے مارے لحاف کے اندر منہ لپیٹ کر لیٹ گیا۔ سخت سردی

کے باوجود میں پسینے سے شرابور ہو گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر میں نے لحاف سے منہ نکالا تو وہ میری طرف دیکھ کر مسکرانے لگے۔ ان کے ہاتھ میں ایک خالی چنگیر، روٹی رکھنے والی تھی۔ میں دوبارہ خوف کے مارے منہ اندر کر کے دبک کر لیٹ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایسا محسوس ہوا کہ پاؤں کی طرف سے کوئی لحاف ہٹا رہا ہے اسی کشمکش میں، میں سو گیا۔ صبح اٹھ کر والد صاحب کو اس بارے میں بتایا تو وہ کہنے لگے وہ بزرگ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔ دوسری رات یہ بزرگ والدہ صاحبہ کو خواب میں آئے اور بتایا کہ ہم تمہارے لڑکے کو کچھ دینا چاہتے تھے مگر یہ ڈر گیا ہے۔ اب دس سال بعد اسے دیں گے۔ اس کے بعد کسی نے کہا کہ کنوئیں پر جو ہمارے صحن میں تھا مگر اب نہیں ہے، اور بند کر دیا گیا ہے، گھی کا چراغ جلاؤ تو ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے ہو جائے گی۔ میں ہر جمعرات کو یہ عمل کرتا رہا مگر ان کی زیارت نہ ہو سکی۔ کیا حضرت خضر علیہ السلام سے میری ملاقات ہو سکتی ہے؟ اس کے لئے میں کیا عمل کروں؟

جواب: آپ کا دل کمزور ہے۔ کمزور دل آدمی کا شعور بھی طاقتور نہیں ہوتا۔ پہلے آپ کو اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ آپ کا دل مضبوط ہو جائے۔ اور یا شعور میں اتنی سکت ہو کہ وہ رجال الغیب اس کے سامنے آ جائیں تو شعور مغلوب نہ ہو۔ اس کے لئے کسی روحانی استاد کی نگرانی میں اس کے بتائے ہوئے اسباق کی تکمیل کی جائے۔ رات کو سونے سے پہلے کثرت سے درود خضری پڑھا جائے۔ درود خضری یہ ہے

صَلِّ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلیٰ حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّسَلَّم

حسد کی عادت

سوال: مجھے حسد کرنے کی عادت ہے۔ بہت کوشش کے باوجود عادت نہیں چھوٹتی۔ آپ کوئی عمل بتایئے جس سے یہ عادت چھوٹ جائے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ جب کوئی مصیبت یا امتحان سر پر آتے ہیں تو مجھے نماز پڑھنے کا خیال آتا ہے اور میں نماز پڑھنا شروع کر دیتا ہوں اور جب مصیبت ٹل جاتی ہے تو میرا دل نماز سے ہٹ جاتا ہے۔

جواب: فجر کی ادائے نماز کے بعد یارات کو سونے سے پہلے تین سو مرتبہ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ فَتْحٌ قَرِیْبٌ پڑھ کر اپنے اوپر پھونک مار لیا کریں۔ قرآن پاک کی اس آیت کی برکت سے حسد جیسی روحانی بیماری سے آپ کو نجات مل جائے گی۔

حرف مقطعات

سوال: میں نے حروف مقطعات کی تفسیر و توجیہہ کے سلسلے میں جب مختلف مفسرین اور علماء کی تشریحات کی طرف رجوع کیا تو مجھے تسلی و تشفی نہیں ہوئی۔ مثلاً ایک مشہور عالم دین اور مفسر نے لکھا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں عرب کے شعراء اپنے شعروں میں عجیب و غریب الفاظ استعمال کرتے تھے۔ جن کے کوئی معانی نہیں ہوتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کی برتری ثابت کرنے کے لئے اس قسم کے الفاظ (حروف مقطعات) بعض سورتوں کے شروع میں استعمال کئے ہیں۔ ان الفاظ کے کوئی معانی نہیں ہیں۔ ان کا مزید کہنا ہے کہ کیونکہ ان الفاظ کی

تفہیم سے اور ان الفاظ کو سمجھنے سے ایمان کا کوئی تعلق نہیں ہے یا ان الفاظ کے معانی سمجھنے یا نہ سمجھنے سے ہم پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اس لئے ان پر غور کرنا بے کار ہے۔ یہ پڑھ کر میں مطمئن نہیں ہوا اس لئے کہ اس سے قرآن پاک کی عظمت پر حرف آتا ہے۔ حروف مقطعات کو عرب شعراء کے کلام کو جواب کہہ کر نعوذ باللہ قرآن پاک کو ایک شعری مجموعہ کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ قرآن پاک کا خود کہنا ہے کہ ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو شاعری نہیں سکھائی۔ دوسرے یہ خیال کہ حروف مقطعات کے کوئی معانی نہیں اور ہمیں ان پر توجہ دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے گویا قرآن پاک کے ایک حصے کو بے معنی سمجھتا ہے۔ براہ کرم آپ اس بات کی وضاحت کریں کہ حروف مقطعات کیا ہیں؟

جواب: حضور قلندر بابا اولیاءؒ نے اپنی تصنیف ''لوح و قلم'' میں بتایا ہے کہ حروف مقطعات دراصل نوری تحریر کی مختصر شکلیں ہیں۔ جب علم ربی کا کوئی عالم حروف مقطعات پر اپنا ذہن مرکوز کرتا ہے یا اس کو پڑھتا ہے تو پوری تفصیل اس کی نگاہوں کے سامنے آجاتی ہے۔ جس کی یہ مختصر شکل ہے مثلاً وہ الم پڑھتا ہے تو اس پر وقت کو درمیان میں لائے بغیر وہ تمام اسرار و رموز منکشف ہوجاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ میں بیان فرمائے ہیں۔ اور اس کو ڈھائی پارے میں پڑھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ اگر اس بات کو موجودہ علمی ذہن کے مطابق سمجھنے کی کوشش کی جائے تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ حروف مقطعات میں سے ہر حرف ایک مائیکرو فلم کی طرح ہے جس میں ہزارہا تصاویر اور ذیلی تفصیلات جمع کردی جاتی ہیں اور ٹائم اسپیس کی ایک بہت بڑی فصل کو سمیٹ کر ایک ننھے سے نقطے میں محفوظ کردیا جاتا ہے۔ اس طرح حروف مقطعات کے خول میں

بھی اسرار و رموز کی ایک پوری فلم بند کر دی گئی ہے اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے علم لدنی عطا کرتے ہیں وہ ان کے مفہوم کو جانتا ہے اور اس علم کو دیکھ اور پڑھ سکتا ہے۔کائنات میں دو علوم رائج ہیں۔

1۔ رشد و ہدایت اور برائی اور بھلائی کا علم اور اس پر عمل کر کے اپنے لئے منزل کا تعین کرنا۔

2۔ تکوین۔ ان قاعدوں اور ضابطوں کا علم جن کے اوپر یہ دنیا اور دوسرے کہکشانی نظام چل رہے ہیں۔ انتظامی امور میں جو بندے کام کرتے ہیں۔ ان کے ذہن کی رفتار عام ذہن سے تقریباً ساٹھ ہزار گنا زیادہ ہوتی ہے۔ ایسے بندوں کو جب انتظامی امور میں قرآن پاک سے ہدایت لینا ہوتی ہے تو وہ حروف مقطعات سے روشنی حاصل کرتے ہیں۔

حالات کی ستم ظریفی

سوال: جب میرا کوئی بچہ تندرست ہوتا ہے اور معمول کی زندگی گزارنے لگتا ہے تو اچانک میرا دل وسوسوں سے بھر جاتا ہے اور وہ بیمار ہو جاتا ہے۔ میرے پانچوں بچے بیمار ہیں سب کے جگر خراب ہیں اور لاغر ہیں۔ گویا پیٹ بھر کر کھانے کو نہیں ملتا حالانکہ ایسا نہیں کوئی جی لگا کر نہیں پڑھتا۔ جو نہی کوئی بچہ دل لگا کر پڑھنا شروع کرتا ہے میرا جی دھک سے ہو جاتا ہے اور وہ بچہ پڑھنے میں دلچسپی لینا چھوڑ دیتا ہے۔ ٹیوشن پڑھواتی ہوں لیکن بچوں کے نمبر ذرا اچھے آئے اور مجھے

اللہ جانے کیا ہوتا ہے اور اس کے بعد بچے پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں۔ اب تو یہ چیز بڑھ کر روز کا معمول بن گئی ہے۔ میری اپنی صحت بہت خراب ہے، ذرا ٹھیک ہوتی ہے تو یکایک خیال آتا ہے کہ ارے میں تو ٹھیک ہوں اور پھر میری صحت گر جاتی ہے اور بستر پر دراز ہو جاتی ہوں۔ پہلے میرے شوہر پر اس چیز کا اثر نہیں ہوتا تھا لیکن اب ان پر بھی اثر ہونے لگا ہے۔ ان کی نوکری چھوٹ گئی ہے۔ دکان کھولی تھی اچھی چل رہی تھی کہ ایک رشتہ دار نے غبن کر دیا۔ میں نے برکت کے لئے وظیفہ پڑھا تو دکان کے حالات ٹھیک ہوئے لیکن ایک ملازم نے سفلی عمل کرا دیا اور کاروبار ٹھپ ہو گیا۔ ان دنوں میرے شوہر اور لڑکے کا ایکسیڈنٹ بھی ہو گیا۔ میں نے سحر توڑنے کے لئے وظیفہ شروع کیا تو آمدنی میں اضافہ ہونا شروع ہوا لیکن یہ دیکھ کر حالات میں سدھار آ رہا ہے میرا دل شک اور تذبذب میں گرفتار ہو گیا ہے۔ پھر کوئی جادو نہ کر دے جیسے یہ خیالات آئے دکان کی سیل پھر کم ہو گئی۔ دکان کے ساتھ ساتھ میرے شوہر نوکری بھی کرتے ہیں۔ میرے شوہر کو جیسے ہی نوکری ملنے کی امید بندھ جاتی ہے تو میرا دل دھک سے ہو جاتا ہے اور معاملہ ختم ہو جاتا ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ لوگ خود میرے شوہر کے پاس کام کی پیشکش لے کر آتے تھے اور بیک وقت ان کے پاس کئی پیشکشیں ہوتی تھیں لیکن اب وہ کام کے لئے مختلف جگہوں پر جاتے ہیں لیکن کام نہیں ملتا۔

جواب: حالات خراب ہونے کی وجہ آپ کی اپنی ذات ہے۔ کیوں ہے اس کے لئے بہت تفصیل درکار ہے۔ علاج تجویز کیا جا رہا ہے اس پر عمل کریں۔ رات کو سونے سے پہلے آنکھیں بند کر کے اپنے دل میں جھانکیں اور تصور کریں کہ دل میں ایک سیاہ نقطہ ہے۔

اس نقطہ کو ذہن کی قوت سے مخالف گھڑی وار Anticlock Wise گردش دیں۔ پہلے ایک ہفتے پانچ منٹ تک یہ تصور کریں اور اس کے بعد دو ہفتوں تک تصور کا دورانیہ دس منٹ کر دیں۔ تین ہفتوں کے بعد آپ کے اندر سے ایک نئ شخصیت جنم لے گی۔ ایسی شخصیت جس کو حالات متاثر نہیں کر سکیں گے البتہ آپ کی شخصیت دوسروں کو متاثر کرے گی جب حالات کی ستم ظریفی ختم ہو جائے تو اپنے مشکلات کے دور کو فراموش نہ کریں اور ایسے لوگوں کی اعانت کو اپنا شعار بنالیں جو امداد کے مستحق ہوں، دل کھول کر ضرورت مند لوگوں کی خدمت کریں۔ خدمت ایک وصف ہے جو اللہ کے لئے سب سے زیادہ پسندیدہ عمل ہے۔ جو لوگ خدمت خلق کرتے ہیں وہ کبھی ناخوش نہیں رہتے۔

حسد

سوال: ہم سب اپنے بہنوئی کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔ انہوں نے ہم سب کا جینا حرام کر دیاہے۔ جھوٹ بولنا اور غیبت کرنا ان کی عادتیں ہیں۔ بہت گندے رہتے ہیں۔ میکے اور سسرال میں ہر کسی سے ان کی لڑائی رہتی ہے۔ بد نظر بھی ہیں۔ بہت فضول خرچ اور بد اندیش آدمی ہیں۔ حاسد بھی ہیں، قرض لے کر کبھی واپس نہیں کرتے۔ واپس مانگا جائے تو لڑنے لگتے ہیں۔ خدارا آپ مجھے پڑھنے کے لئے کوئی ایسا وظیفہ بتائیں جس سے ہمارے بہنوئی راہ راست پر آ جائیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا ہے کہ تمھیں داروغہ بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ آپ بھی خواہ مخواہ بہنوئی کی اصلاح کا بیڑہ نہ اٹھائیں۔ اپنی توجہ اپنی اصلاح کی طرف مبذول کریں۔ بہنوئی خود اپنے اعمال کے ذمہ دار ہیں۔ البتہ ان کی بیگم اگر اپنے شوہر کی اصلاح کرنا چاہتی ہیں تو وہ رات کو سوتے وقت اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف کے ساتھ 41 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر بات کئے بغیر بستر میں چلی جائیں اور اپنے شوہر کا تصور کرتے کرتے سو جائیں۔۔۔۔۔اس عمل کی مدت نوے دن ہے۔ ناغہ کے دن شمار کر کے بعد میں پورے کر لیں۔

حسب منشا شادی کے لئے

جواب: حسب منشاء شادی کیلئے بعد نماز عشاء گیارہ سو بار یاودود پڑھ کر دعا کیا کریں۔ اول و آخر گیارہ بار درود شریف پڑھیں۔ عمل کی مدت تین ہفتے ہے۔

حقیقت آگاہی

سوال: آج نوع انسانی جس ذہنی کشاکش اور دماغی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے، اس کی اصل وجہ کیا ہے؟ روحانی طرزوں میں اس رہنمائی کو آشکار کر دیجئے جس سے آج کی پریشان ذہنی اور پراگندہ دل، نسل اپنے مستقبل کو سنوار سکتی ہے؟

جواب: نوع انسانی کی نسل میں ذہنی کشاکش اور دماغی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے کی اصل وجہ یہ ہے کہ اس کے اندر انبیاء کی طرز فکر کا انعکاس کم سے کم ہوتا جا رہا ہے اور اس کے اپنے بنائے ہوئے مفروضہ حواس نے اسے حقیقت آگاہی سے محروم کر دیا ہے۔

مینارہ نور ہدایت سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وارث حضور قلندر بابا اولیاء رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

انبیاء کرام جب کسی چیز کے متعلق سوچتے تھے تو اس چیز کے اور اپنے درمیان کوئی رشتہ براہ راست قائم نہیں کرتے تھے ہمیشہ ان کی طرز فکر یہ ہوتی تھی کہ کائنات کی تمام چیزوں کا اور ہمارا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ کسی چیز کا رشتہ ہم سے براہ راست نہیں ہے بلکہ ہر چیز کا رشتہ اللہ تعالیٰ کی معرفت ہے جب کسی چیز کی طرف مخاطب ہوتے تھے تو اس چیز کی طرف خیال جانے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف خیال جاتا تھا انہیں کسی چیز کی طرف توجہ دینے سے پیشتر یہ احساس عادتاً ہوتا تھا کہ یہ چیز ہم سے براہ راست کوئی تعلق نہیں رکھتی اس چیز کا اور ہمارا واسطہ محض اللہ تعالیٰ کی معرفت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی بحیثیت محسوس کے ان کا مخاطب اور مد نظر قرار پاتا تھا اور قانون کی رو سے اللہ تعالیٰ کی صفات ہی ان کا احساس بنتی تھیں اور ان کا ذہن اللہ تعالیٰ کی صفات کا قائم مقام بن جاتا تھا۔

آج کی نوع انسانی چونکہ انبیاء کی طرز فکر سے بے بہرہ ہے اور FICTION حواس سے مغلوب ہے مادہ یعنی MATTER پر اس کا یقین غالب اور مادہ کے خالق پر اس کا یقین کمزور ہے۔ اس لیے دماغی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ جہاں تک نسل انسانی کو اپنا مستقبل سنوارنے کے

لئے رہنمائی کا تعلق ہے تو یہ گر بھی حضور قلندر بابا اولیاء رحمتہ اللہ علیہ آشکار فرما گئے ہیں۔ اس جمال کی تفصیل میں آپ نے فرمایا "اگر ہم کسی شخص سے قربت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں بھی وہی کرنا ہو گا جو مطلوب کرتا ہے اگر ہم اللہ سے دوستی اور قربت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں بھی وہی کرنا ہو گا جو اللہ تعالیٰ کرتے ہیں مثلاً اللہ تعالیٰ ہر وقت اور ہر آن اپنی مخلوق کی خدمت میں مشغول رہتے ہیں، مخلوق کی حفاظت کرتے ہیں لیکن اس معاملے میں مخلوق سے کوئی صلہ یا بدلہ نہیں چاہتے بندہ اگرچہ خالق کی سطح پر مخلوق کی خدمت نہیں کر سکتا لیکن اپنی ہر حاجت اور ضرورت کو اللہ تعالیٰ کی ذات اکبر سے سے وابستہ کر سکتا ہے۔ اس طرز عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی بادشاہت کا ایک رکن بن جاتا ہے۔ حضور قلندر بابا مزید فرماتے ہیں کہ "ہر کام پوری جدوجہد اور کوشش سے کیا جائے لیکن نتائج کو اللہ تعالیٰ کے اوپر چھوڑ دیا جائے۔"

خوف

سوال: بات کرتے ہوئے خود بخود منہ بھینچ لیتا ہوں۔ بہت کوشش کرتا ہوں مگر اس حرکت سے نجات نہیں ملتی۔ کوئی کام کرتے وقت یا خالی بیٹھنے پر بھی طرح طرح کے منہ بناتا رہتا ہوں جو دیکھنے میں بہت برا معلوم ہوتا ہے۔ ہر وقت ایک انتظار کی کیفیت میں رہتا ہوں۔ جیسے کوئی اچھی بات وقوع پذیر ہونے والی ہو۔ ایک انجانا خوف بھی طاری رہتا ہے کہ ملازمت چھوٹ جائے گی۔ میرے بچوں کا کیا ہو گا۔ غرض کہ ہر طرح سے پریشان رہتا ہوں آپ کو اللہ تعالیٰ اس کا اجر دے۔ آپ مجھے کچھ ایسا بتا دیجئے کہ میری (خود پر طاری کی ہوئی) پریشانیاں دور ہو جائیں اور

میں اللہ پر بھروسہ کر کے دنیا کا سامنا بہادری سے کر سکوں اور یہ احساس کمتری، منہ بنانا، منہ کا بھینچ لینا سب ختم ہو جائے۔

جواب: صبح سویرے کسی درخت کے تنے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہو جائیں۔ اس طرح کہ پوری ریڑھ کی ہڈی درخت کے تنے سے مس ہوتی رہے۔ اس وقت ننگے پیر رہیں اور نظریں سیدھے پیر کے انگوٹھے پر رہیں۔ دس منٹ تک اسی طرح کھڑے رہیں اور پھر اپنے اور کاموں میں مشغول ہو جائیں۔ ایک دفعہ جس درخت کا انتخاب کر لیں۔ چالیس دن تک اسی کو استعمال کریں۔

خود سے باتیں کرنا

سوال: میں اپنے آپ سے باتیں کرتا رہتا ہوں۔ ان باتوں میں کبھی کسی دوسرے فرضی مخاطب سے خطاب کرتا ہوں اور کبھی اپنا مخاطب خود ہوتا ہوں۔ باتیں کرتے ہوئے ماحول کی خبر نہیں رہتی اور بعد میں جب اپنی اس حرکت کی طرف خیال جاتا ہے تو غصہ اور جھنجھلاہٹ میں خود کو ملامت کرتا ہوں۔ ہر وقت اپنے آپ کو یہ سمجھاتا رہتا ہوں کہ مجھے اپنے آپ سے باتیں نہیں کرنی چاہئیں اور یہ پاگل پن ہے وغیرہ وغیرہ۔ خود کو سمجھا کر اطمینان حاصل ہو جاتا ہے لیکن کچھ دیر بعد گفتگو کا سلسلہ دوبارہ شروع ہو جاتا ہے۔

جواب: صبح سویرے ایک آئینے کے سامنے بیٹھ جائیں جس میں آپ اپنے سراپا کو کم از کم سینے تک ضرور دیکھ سکیں۔ اب آئینے میں اپنے عکس کو مخاطب کر کے گفتگو شروع کر دیجئے

۔ قریباً پندرہ منٹ تک آپ اپنے عکس سے کوئی فرضی یا جو بھی دل میں آئے باتیں کرتے رہیں۔ اس کے بعد اٹھ کر روزمرہ کے کاموں میں مشغول ہو جائیں۔ پندرہ دن میں آپ خود کلامی کی مشکل سے نجات پالیں گے۔ یہ علاج پیرا سائیکلوجی کے ایک اصول کی بنیاد پر تلقین کیا جارہا ہے۔

خون کی بوند

سوال: ایسے حالات سے گزر رہی ہوں کہ دماغ سوچ سوچ کر ماؤف ہو گیا ہے اس پریشانی کا سلسلہ اس طرح شروع ہوا کہ بڑے لڑکے کی شادی کے ٹھیک 5 ماہ بعد میں نے ایک دن برآمدے میں خون کی ایک بوند دیکھی جسے نظر انداز کر دیا۔ دو تین روز گزرنے کے بعد پھر برآمدے میں تازہ تازہ خون دیکھا اور اس کے بعد یہ سلسلہ مستقل طور پر شروع ہو گیا اور اب برآمدے کی بجائے یہ خون صحن میں گرنے لگا۔ خیال آیا کہ چھت پر سے کسی جانور کا خون گرا ہو گا۔ میں نے کسی سے اس کا تذکرہ نہیں کیا کہ گھر والے خوامخواہ پریشانی میں مبتلا ہو جائیں گے۔ میری بہو نے مجھے بتایا کہ میں بہت دنوں سے خون دیکھ رہی ہوں۔ بچوں سے کہا تو انہوں نے ہم دونوں کا خوب مذاق اڑایا۔ ایک دن ہم سب بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ دن کے وقت خون کی ایک بوند گری اور اتنی زور سے آواز آئی کہ ہم سب ڈر گئے۔ خواجہ صاحب ہماری رہنمائی کریں کہ یہ سب کیا ہے۔ خدا جانتا ہے کہ میں نے کبھی کسی کے ساتھ برائی نہیں کی جس طرح ممکن ہوتا ہے لوگوں کے کام آتی ہوں۔ جب سے یہ سلسلہ شروع ہوا ہے ہمارے حالات روز بروز خراب ہوتے چلے گئے اور اب ہم نہایت مصیبت اور پریشانی میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔

جواب: لوگ اس طرح جادو کرتے ہیں اور جادو کے زیر اثر کاموں میں خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ صبح، شام اور رات ایک ایک بار سورۂ فلق اور سورۂ الناس پڑھ کر پانی پر دم کریں۔ اکیس روز تک پئیں۔

خوفناک شکلیں نظر آتی ہیں

سوال: کچھ عرصہ پہلے میں نے ایک صاحب کے بتائے ہوئے وظیفہ کا ورد شروع کیا کچھ دن بعد میں نے محسوس کیا کہ وظیفہ پڑھتے وقت میرے جسم میں سنسنی سی دوڑنے لگتی ہے۔ پہلے پہل میں نے اس پر کوئی توجہ نہ دی لیکن بعد میں یہ کیفیت بڑھ گئی۔ ایک دن محسوس کیا کہ دوران ورد میرا جسم ہوا میں اڑ رہا ہے۔ گویا اس میں وزن نہیں ہے۔ میں نے گھبرا کر قریب رکھی ہوئی میز کا سہارا لیا۔

اسی وقت میری کیفیت بحال ہو گئی۔ رات کو جب میں سونے کے لئے لیٹا تو یوں محسوس ہوا جیسے خواب ایک ریل کی طرح نگاہوں کے سامنے سے گزر رہے ہیں۔ میں رات بھر نہ جانے کیا کیا دیکھتا رہتا۔ پہاڑ، دریا، باغات اور آسمانی مناظر ایک دن لیٹے لیٹے یوں جھٹکا لگا جیسے بجلی کا شاک لگ جاتا ہے۔ دماغ سن ہو کر رہ گیا اس کے بعد رات کو یوں محسوس ہوتا جیسے کوئی میرے کمرے کے باہر چہل قدمی کر رہا ہو۔ میں قدموں کی چاپ واضح سنتا تھا۔ بیٹھے بیٹھے لگتا کہ کوئی پشت کی طرف سے گزر گیا ہے۔ دیکھنے پر کوئی نظر نہ آتا۔ ایک دن وظیفہ پڑھتے پڑھتے عجیب و غریب شکلیں نظر آنے لگیں۔ ان شکلوں کو دیکھ کر میں ڈر گیا اور وظیفہ پڑھنا بند کر دیا۔

اگرچہ اب ان کیفیات و تجربات کی شدت میں کمی آگئی ہے۔ لیکن اب بھی کبھی کبھی نت نئے تجربات اور محسوسات ہو جاتے ہیں۔

آپ سے اس معاملہ میں رہنمائی کا طالب ہوں۔

جواب: آپ نے جو وظیفہ پڑھا تھا اس کی رجعت ہو گئی تھی۔ وظیفہ کی رجعت کا مطلب لاشعوری کیفیات کا شعور میں آجانا ہے۔ یہ بہت اچھا ہوا کہ آپ نے وظیفہ کا ورد ترک کر دیا ورنہ اگر مسلسل ورد جاری رکھا جاتا تو کسی بڑے نقصان کا سبب بن سکتا تھا۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ کوئی وظیفہ کسی ایسے استاد کی نگرانی اور اجازت کے بغیر نہیں پڑھنا چاہیئے جو واقعتاً وظائف کا عامل ہو۔ آپ کو چاہیئے کہ مزید کسی وظیفے کو نہ پڑھیں۔

خیالی پلاؤ

سوال: میرا ذہن ہر وقت بے کار باتوں میں الجھا رہتا ہے۔ کچھ یاد کرنے بیٹھوں تو جمائیاں بہت آتی ہیں۔ ہر وقت کاہلی اور سستی چھائی رہتی ہے۔ ذہن ہر وقت خیالی پلاؤ پکاتا رہتا ہے کہ یہ ہو جائے گا وہ ہو جائے گا۔ بعض اوقات تو ذہن میں اتنا انتشار پیدا ہو جاتا ہے کہ دل چاہتا ہے کہ سر دیوار سے دے ماروں۔ اس خط کا جلد جواب دے دیں کیونکہ اگر میرا یہی حال رہا تو کسی دن میرا سر پھٹ جائے گا۔ خدا کے واسطے میرے مستقبل کو تباہ ہونے سے بچا لیجئے۔

جواب:رات کو عشاء کی نماز کے بعد ایک سو ایک بار "یا علیم" پڑھ کر مراقبہ کریں۔ مراقبے میں بند آنکھوں سے نارنجی روشنیوں کا تصور کریں۔ تصور یہ ہونا چاہئے کہ نارنجی رنگ کی روشنیاں سر میں داخل ہو کر پورے جسم میں سے ہو کر پیروں کے ذریعے زمین میں ارتھ ہو رہی ہیں۔ یہ عمل روزانہ بلاناغہ تین ماہ تک کریں۔

خون میں کمزوری

سوال:میرے شوہر پچھلے تین چار سال سے ایک عجیب کیفیت سے دوچار ہیں۔ اس مرض یا کیفیت کی صحیح تشخیص نہیں ہو پائی کیونکہ مختلف اندازوں سے اب تک جو علاج ہوا ہے اس کے حوصلہ افزاء نتائج مرتب نہیں ہوئے۔ معاملہ یہ ہے کہ میرے شوہر کی کہنیوں، ہاتھوں کی انگلیوں اور گھٹنوں میں اتنا شدید درد ہوتا ہے کہ وہ چلنے پھرنے سے معذور ہو جاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ کبھی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کوئی ان کے پاس لیٹا ہوا ہے یا باہر سے اندر آرہا۔ کبھی یوں لگتا ہے کہ کسی نے انہیں زور سے دھکا دیا ہے کیونکہ وہ زور سے گر جاتے ہیں۔

جواب: گذشتہ دور میں نمک بہت زیادہ استعمال کیا گیا جس کی وجہ سے خون میں اور گردوں میں کمزوری واقع ہو گئی ہے۔ ایک ہفتہ تک نمک بالکل ترک کریں۔ اور ایک ہفتے کے بعد میڈیکیٹڈ سالٹ استعمال کرائیں۔ انشاءاللہ چند ہفتوں میں ساری شکایات رفع ہو جائیں گی۔

خود ترغیبی

سوال: میں ایک تعلیم یافتہ لڑکی ہوں اور سروس بھی کرتی ہوں۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے کسی کام میں کشش نہیں ہے۔ رائٹنگ بھی اتنی خراب ہے کہ مجھے خود شرم آتی ہے۔ اکثر میرا مذاق اڑتا ہے اس کے علاوہ میری بنائی، سلائی میں خواہ میں کتنی ہی محنت سے کروں۔ کوئی خوبصورت نہیں ہوتی۔ میری شخصیت میں بھی کوئی کشش نہیں ہے۔ ان مسائل کا حل بتا کر مشکور فرمائیں۔

جواب: آپ کی تحریر کا تجزیہ کرنے پر لاشعور نے اس بات کی طرف رہنمائی کی ہے کہ آپ احساس کمتری کے شکار ہیں۔ آپ کے اندر صلاحیتیں تو موجود ہیں لیکن وہ احساس کمتری کے ڈھیر میں دبی ہوئی ہیں۔ احساس کمتری نے آپ کی شخصیت کو مدہم کر دیا ہے۔

آپ اپنے ذہن سے یہ بات نکال دیں کہ آپ کے اندر کشش نہیں ہے اور آپ کا کوئی کام نامکمل ہے۔ صلاحیتوں کو متحرک کرنے کے لئے رات کو سونے سے پہلے پشت کے بل لیٹ کر یہ جملے دل ہی دل میں دہرائیں۔

میری صلاحیتیں جاگ رہی ہیں اور میرے اندر کشش روز بروز بڑھ رہی ہے۔ ایک ماہ بعد آپ کی جملہ پریشانیوں کا تدارک ہو جائے گا۔ انشاءاللہ

خودغرضی

سوال: میری بڑی بہن کی عمر 14 یا 15 سال تھی اور نویں جماعت میں پڑھ رہی تھیں۔ انہوں نے ایک بار شکایت کی کہ پیچھے درختوں سے آوازیں آتی ہیں پھر وہ بڑی پر اسرار آوازوں کا ذکر کرنے لگیں۔ ایک روز والد کو بتایا کہ قریبی دکانوں پر بیٹھے ہوئے لوگ اسے گالیاں دے رہے تھے۔ اس بات کا یقین اس لیے نہیں آیا کہ ہمارے محلے کے دوکاندار بہت شریف ہیں۔ والدین نے بہن کی یہ بات سن کر اسے گھر میں بٹھالیا۔ اس وقت کے بعد میری بہن پر کئی دور آئے۔ بیماری نے کئی نئے روپ اختیار کئے۔

یہ تو میں آپ کو بتاتا بھول ہی گئی کہ اس وقت سے پہلے میری بہن نہایت حیادار، تمیز دار خاموش طبیعت اور سمجھ دار مشہور تھی۔

خاندان میں اس کی مثالیں دی جاتی تھیں۔

پہلے اسے وہم ہوا کہ سب گھر والے اس کے دشمن ہیں اور اسے برا بھلا کہتے ہیں۔ ایک بار اس نے میری امی اور ابا کے نئے سلے ہوئے کپڑے اس طرح کاٹ دیئے کہ وہ دوبارہ پہننے کے قابل نہ رہے۔ پھر آہستہ آہستہ اس کی حرکتوں کی وجہ سے مار پیٹ بھی کرنا پڑی۔

ہر قسم کے علاج کئے گئے۔ ڈاکٹر، حکیم، پیر فقیر کوئی نہ چھوڑا لیکن کچھ نہ بنا۔ ایک بار چند دنوں کے لئے دماغی امراض کے ہسپتال میں داخل کرانا پڑا۔

پھر چند برس کے بعد کچھ عرصہ ایسا آیا جب وہ بالکل تو نہیں کافی حد تک نارمل ہو گئیں لیکن کسی کسی وقت ان کے منہ سے ایسی بات نکل جاتی ہے کہ ہم سب شرمندہ ہو جاتے ہیں۔ اس عرصے میں والدین اس کے لئے رشتے کی کوششیں بھی کرتے رہے لیکن یہ کام آسان نہ تھا کیونکہ ان کی توقعات بہت زیادہ تھیں اور وہ اپنے سے کمتر رشتے کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھیں۔ آخر کار ایک پڑھے لکھے اور خوش شکل اور مناسب ملازمت والے لڑکے نے سب حالات جانتے ہوئے بھی اپنی چاہت سے رشتہ طلب کیا۔ کافی توقف کے بعد اور بہن کی رضامندی سے ان کا نکاح کر دیا گیا لیکن بعض مصلحتوں کی بناء پر رخصتی نہ کی گئی۔ لڑکا ہمارے گھر آنے جانے لگا بعد میں کسی غلط فہمی کی وجہ سے بہن اپنے شوہر کے خلاف ہو گئی اور اس کی صورت سے نفرت کرنے لگیں۔ اس لڑکے کے بہنوئی اور میرے والدین نے بھرپور کوشش کی کہ کسی طرح سے میری بہن راضی ہو جائے لیکن کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ آخر کار رشتہ ٹوٹ گیا جس سے میرے ماں باپ کو سخت صدمہ پہنچا۔ اس بات کا میں ذکر ضرور کروں گی کہ بہن کا نکاح بہت شان و شوکت سے کیا گیا تھا تا کہ وہ خوش ہو جائے اور اس لئے بھی کہ وہ میرے ماں باپ کی سب سے بڑی اولاد تھی۔

میرا بھائی اور میں جو بہن سے چھوٹے ہیں اس وقت تک شادی کی عمر کو پہنچ چکے تھے لیکن ماں باپ میری بہن سے پہلے ہماری شادیاں نہیں کرنا چاہتے تھے تا کہ وہ محسوس نہ کریں۔ اب جبکہ ان کو طلاق ہو گئی ہے اور دوسری جگہ شادی کا امکان نہیں رہا تو انہوں نے ہم دونوں بھائی بہن کی شادی کر دی۔

ہم دونوں سے اور خصوصاً مجھ سے وہ بہت حسد کرتی ہیں۔ والدین کی کوشش ہمیشہ سے یہ رہی ہے کہ مجھ سے بہتر ان سے سلوک کیا جائے تا کہ وہ محسوس نہ کریں لیکن وہ مجھے میرے میاں اور بچوں کو بہت برا سمجھتی ہیں حالانکہ ہم لوگ ان سے بہت محبت کرتے ہیں لیکن وہ ہماری شکلیں بھی دیکھنا پسند نہیں کرتیں۔

اب تین چار سالوں سے ان کی حالت بگڑتی جا رہی ہے۔ پہلے وہ کچھ عزیزوں، رشتہ داروں کو پسند کرتی تھیں اور کچھ کو نہیں لیکن اب کسی سے بھی ملنا اور بات کرنا پسند نہیں کرتیں۔

پہلے اپنے لباس کا خیال رکھتی تھیں اور فیشن کے مطابق ملبوس ہوتی تھیں۔ اب بھی وہ سمجھتی ہیں کہ میرا لباس میک اپ فیشن کے مطابق ہے لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔

بیماری کے دوران ان کی ایک صلاحیت نے بہت جلا پائی ہے۔ انہیں پینٹنگ کا شوق ہوا اور پاکستان کے ایک نامور مصور سے انہوں نے تربیت حاصل کی۔ آرٹس کونسل میں بہت عرصہ تک جاتی رہیں اور اس میدان میں بہت نام پایا ہے۔ پاکستان کے بڑے بڑے شہروں میں ان کی بنائی ہوئی تصویروں کی نمائش بھی کی گئی۔ ایک بات یہ ہے کہ کہنے کو تو بیمار ہیں لیکن بے حد خود غرض ہو گئی ہیں۔

اپنے کھانے اور اپنے آرام و آسائش کا پورا خیال رکھتی ہیں اور ہر وقت اپنے حقوق کے لئے لڑتی رہتی ہیں۔ والدین بھی یہی چاہتے ہیں کہ اس سے برابری سے بڑھ کر سلوک ہو لیکن

وہ ہمیشہ یہی سمجھتی ہیں کہ ان کے ساتھ زیادتی کی جا رہی ہے۔ ان کے اس طرز عمل اور ہر وقت کے لڑائی جھگڑے نے پورے گھر کا سکون برباد کر دیا ہے۔

جواب: آپ کی بہن نفسیاتی مریضہ ہیں۔ علاج یہ ہے۔ ان کے بالائی جسم کا ایک بڑے سے بڑا فوٹو بنوا کر صبح صادق کے وقت اس فوٹو پر پنسل سے دائرے بنائے جائیں اور دائرے اس طرح سے بنائے جائیں کہ سر اور سینہ دائروں کے اندر آ جائے۔ دائرہ کے اوپر دائرہ آئے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ پنسل کا سکہ نہ تو زیادہ سخت ہو اور نہ زیادہ نرم ہو کیونکہ سخت ہو گا تو فوٹو پر خراشیں پڑ جائیں گیں اور نرم ہو گا تو پنسل ٹوٹ جائے گی اور اس طرح عمل میں خلل واقع ہو جائے گا۔ عمل کی مدت روزانہ پندرہ منٹ، چالیس روز ہے۔

خون کی کلیاں

سوال: ہماری بھانجی کی عمر دس سال ہے۔ پانچ سال پہلے اس کی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔ صبح سے شام تک منہ سے اور پیشاب کے راستے مسلسل خون بہتا رہا۔ چار سال کے بعد وہی بیماری عود کر آئی لیکن اب صرف منہ سے خون آتا ہے اور خون اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ وہ کلیاں بھر بھر کر تھوکتی رہتی ہے۔ اس کے سارے جسم پر نیلے نیلے چکتے پڑ جاتے ہیں۔ ڈاکٹروں کی تشخیص یہ ہے کہ اس بچی کو کسی نے زہر دیا ہے یا اس نے کوئی زہریلی چیز کھالی ہے۔ ڈاکٹروں کا یہ بھی خیال ہے کہ اسے ٹی بی ہو گئی ہے۔ جب بھی ہماری باجی کسی ہسپتال میں دکھانے کے لئے جاتی ہیں تو سب سے پہلے ڈاکٹر یہ پوچھتے ہیں کہ آپ سوتیلی ماں تو نہیں ہیں۔ ہم بہت دکھی اور پریشان ہیں۔ ہم سے

اپنی بھانجی اور باجی کی یہ حالت دیکھی نہیں جاتی۔ یہ بات اور عرض کر دوں کہ مجھے یہ بات معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کے زیر سایہ کئی انسانیں جانیں بچی ہیں۔ للہ ہمیں مایوس نہ کیجئے گا۔

جواب: دماغ، حلق، مسوڑھوں اور پھیپھڑوں کے متاثر ہو جانے سے دن یا رات کو سوتے وقت منہ میں خون بھر جاتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ عمدہ قسم کی روئی لے کر دو پھویوں پر ایک مرتبہ بسم الرحمٰن الرحیم ۔ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى (١) الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّى (٢) وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَى (٣) وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَى (٤) o پڑھ کر دم کریں اور ایک ایک پھویا دونوں کانوں میں رات کو سوتے وقت رکھ دیں۔ اگلی رات یہ پھویے نکال کر دوسرے دو پھویوں پر دم کر کے کانوں میں رکھ دیں۔ عمل کی مدت سات روز ہے۔ پھویے جمع کر کے بہتے پانی یا کنوئیں میں ڈال دیں۔

اس کے علاوہ پرانے سے پرانا، بہت پرانا ٹاٹ تلاش کر کے اس کو جلالیں۔ جب جل جائے اس کو انگلیوں سے مسل کر باریک پاؤڈر بنالیں اور شہد میں ملا کر صبح شام بچی کو چٹائیں۔ صرف تین دن۔ تین دن مادی علاج سات دن روحانی علاج سے یہ مرض انشاء اللہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔ یہ بات ذہن سے نکال دی جائے کہ بچی کو کسی نے زہر دیا ہے۔

خالہ کی روح

سوال: میں معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ میری خالہ زندہ ہیں یا مر چکی ہیں۔

جواب: رات کو سونے سے پہلے وضو کر کے شمال رخ منہ کر کے بیٹھ جائیں۔ سو مرتبہ **نویت سکراة فصیح** پڑھ کر بات کئے بغیر بستر پر چلی جائیں اور دل میں یہ خیال کریں کہ "خالہ جان یہ بتایئے کہ آپ زندہ ہیں یا مردہ" اور سو جائیں۔ گیارہ روز کے اس عمل کے نتیجے میں آپ کی خالہ جان آپ کو بتا دیں گی کہ وہ کس حال میں ہیں۔

خلفشار

سوال: عمر 20 سال ہے۔ بی اے کی طالبہ ہوں۔ تقریباً پانچ سال سے اس عذاب میں مبتلا ہوں کہ جب میں کوئی نیک خیال دل میں لاتی ہوں تو فوراً غیر اختیاری طور پر برا خیال دل میں آجاتا ہے۔ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر صدق دل سے ایمان رکھتی ہوں لیکن جب بھی اللہ یا اس کے رسول ﷺ کا خیال دل میں وارد ہوتا ہے نعوذ باللہ یہ خیال نیکی سے بدی کی طرف چلا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہر وقت توبہ استغفار کرتی رہتی ہوں۔ اکثر رات میں آنکھ کھل جاتی ہے تو رو رو کر اس کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں کہ مجھے اس عذاب سے چھٹکارا دے۔ بے ادبی کے خوف سے وہ الفاظ تحریر نہیں کر سکتی۔ سوچتی ہوں خودکشی کر لوں لیکن ایسوں کے لئے تو دنیا بھی عذاب اور آخرت بھی جہنم۔

کسی کو نماز پڑھتے دیکھتی ہوں تو بے اختیار آنسو بہنے لگتے ہیں کہ کیسی بدنصیب ہوں کہ مجھے یہ بھی میسر نہیں۔ جہاں ذکر الٰہی یا ذکر رسول ﷺ ہوتا ہے، ایسی ایسی فحش اور گھٹیا باتیں اور خیالات ذہن میں ابھرتے ہیں کہ میں خود کو ننگا اور عریاں محسوس کرتی ہوں۔ اپنے آپ کو نوچتی ہوں، مارتی ہوں اور روتی ہوں لیکن اس عذاب سے چھٹکارا نہیں ملتا۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ کہاں نکل جاؤں جو مجھے اس اذیت سے نجات ملے۔

جب میں چھوٹی تھی تو اکثر ناپسندیدہ کہانیاں اور رسالے ہمارے گھر میں آتے تھے کیونکہ میرے ماموں نت نئی کہانیوں کے بہت شوقین تھے۔ میری امی نے مجھے ایک دفعہ ایسا ڈائجسٹ پڑھتے دیکھ کر مارا تھا مگر میں تجسس میں سب سے چھپ چھپ کر پڑھتی تھی۔ گویا نئی نئی باتیں ملتی تھیں جن سے بعض دفعہ تو دماغ میں دھماکے سے ہوتے تھے اور تمام جسم سنسنا جاتا تھا جیسے قبول کرنے سے انکار کر رہا ہو۔ مجھے اس تجسس نے کہیں کا نہیں چھوڑا۔ کاش میں اپنی امی کی بات مان لیتی۔ اب تو عذاب میری زندگی کا ایک حصہ بن گیا ہے۔ ہر قسم کی مذہبی محفلوں میں جانا ترک کر دیا ہے۔ جب تلاوت ہوتی ہے تو اٹھ آتی ہوں کہ بیٹھوں گی تو گستاخی ہو گی۔

دو سال سے اپنے والدین کے ساتھ مڈل ایسٹ میں مقیم ہوں۔ لوگ کہتے ہیں کہ بڑی خوش قسمت ہو کہ آسانی سے مقامات مقدسہ کی زیارت کر سکتی ہو۔ سنتی ہوں تو رو پڑتی ہوں کہ آپ دور ہوتے ہوئے بھی کتنے قریب ہیں اور میں بدنصیب قریب ہوتے بھی کتنی دور ہوں۔ آج کل پاکستان آئی ہوئی ہوں۔

جواب: مخرب اخلاق ناول، افسانے اور ڈائجسٹ پڑھ کر آدمی کے جذبات میں ایک ایسا ہیجان پیدا ہو جاتا ہے کہ اس سے معاشرے میں رائج قدریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور جب یہ قدریں ٹوٹ جاتی ہیں تو آدمی الٹے سیدھے خیالات میں الجھ جاتا ہے اور بالآخر ان ناپسندیدہ اور الجھے خیالات سے عقیدہ بھی خراب ہونے لگتا ہے تو انسان کے دماغ میں ایسے وسوسے آنے لگتے ہیں جن میں خدا، رسول ﷺ اور مذہب سے بے زاری پائی جاتی ہے اور یہ بیزاری غیر اختیاری ہوتی ہے۔ عقیدہ کی خرابی اور ضمیر کی ملامت سے نظر نہ آنے والا ایک متعفن پھوڑا اس کے باطن میں پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے وہ اتنا بے چین رہتا ہے کہ اس کی مثال بڑی سے بڑی بیماری میں بھی نہیں ملتی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ اس تکلیف دہ کیفیت سے نجات پانے کے لئے کورے یا دھلے ہوئے کھدر یا لٹھے کا ایک کرتہ سلوایا جائے۔ یہ کرتا سارے جسم پر ایک ایک بالشت زائد ہو۔ اور ٹخنوں تک نیچا ہو۔ آستین بھی ایک ایک بالشت کھلی ہوئی ہو۔ کسی ایسے کمرے میں جس میں اندھیرا ہو (اندھیرا نہ ہو تو اندھیرا کر لیا جائے) یہ کرتا پہن کر پندرہ منٹ تک ٹہلئے اور ٹہلتے وقت **الحمد للہ رب العالمینo الرحمٰن الرحیمo مالک یوم الدینo** پڑھتی رہئے۔ پندرہ منٹ بعد کرتا اتار کر تہہ کر کے اسی کمرے میں کسی محفوظ جگہ پر رکھ دیجئے۔ جب تک عقائد درست ہوں اس وقت تک عمل کرتی رہیں۔ عمل کے وقت کمرہ میں اندھیرا ہونا ضروری ہے۔

خون کی الٹیاں

سوال: میرے لڑکے کے منہ سے کافی خون آتا ہے۔ کوئی بھی بیماری ڈاکٹروں کی پکڑ میں نہیں آئی۔ اگر کوئی دوادیں تو فوراً خون آنے لگتا ہے۔ خون ایک دم ہی آنا شروع ہو جاتا ہے اور پھر خود ہی بند ہو جاتا ہے۔ پہلے تھوڑا خون آتا تھا مگر اب خون کی الٹیاں شروع ہو گئی ہیں۔ سانس بھی کھچ کھچ کرلیتا ہے۔ جوان بیٹا ہے اور میرا رورو کر برا حال ہو گیا ہے۔مایوس ہو کر آپ کے در پر دستک دے رہی ہوں۔ کوئی ایسا حل یا علاج بتلائیں کہ میرا بیٹا ٹھیک ہو جائے۔

جواب: کہیں سے پرانا ٹاٹ تلاش کر کے جلا لیں اور اس کی راکھ شہد میں ملا کر رکھ لیں۔ روزانہ صبح، دوپہر اور رات راکھ ملے شہد کا ایک چمچہ لے کر بسم اللہ شریف کے ساتھ **یا شافی یا شافی یا کافی یا کافی یا ودود یا ودود یا رحیم یا رحیم** پڑھ کر دم کر کے بیٹے کو کھلاتے رہیں، قابض اور گرم اشیاء سے پرہیز کرائیں۔

خشکی کا علاج

سوال: عرصہ ہوا میں نے سخت گرم اور خشک دوائیاں استعمال کی ہیں۔ ان دواؤں سے میرا پورا جسم سر سے پاؤں تک جھلس گیا۔

نظر کمزور ہوتی جارہی ہے۔ پورا جسم اور پیٹ اندر سے تن چکا ہے اور اکڑا رہتا ہے۔ بس خشکی ہی خشکی نے مجھے کسی کام کا نہیں چھوڑا۔

میرے پورے جسم بلکہ پوری مشینری سے خشکی دور ہونے کا روحانی علاج بتائیں۔

جواب: عشاء کی نماز کے بعد ایک سو ایک بار سورہ لہب کی آیات تبت یدا سے لے کر وامراتہ تک پڑھ کر پانی پر دم کریں اور چوبیس گھنٹے یہی پانی استعمال کریں۔ روزانہ کا بچا ہوا پانی کیاری میں بہادیں۔ علاج کی مدت 21 دن ہے اس دوران کوئی دوسرا پانی نہ پیا جائے۔

خشک خارش

سوال: تمام جسم میں اور سر میں انتہائی خشک کھجلی ہے، گچھے کے گچھے بال بھی گرتے ہیں۔ علاج ایلو پیتھک، ہومیو پیتھک کروا کر تھک چکی ہوں۔ براہ کرم اخبار جنگ کے ذریعہ کوئی مفید نسخہ بتلائیں، مشکور ہوں گی۔ سخت پریشان ہوں۔

جواب: گیارہ دانے عمدہ قسم عناب رات کو گرم پانی میں بھگو دیں۔ صبح عناب نچوڑ کر پھوک پھینک دیں اور نیم گرم پانی پی لیں۔ بدن اور سر پر خالص سرسوں کا تیل مل کر دھوپ میں بیٹھ جائیں تاکہ پسینہ آجائے نیم کے پتوں کے پانی سے تین گھنٹے کے بعد غسل کریں۔ کھانوں میں گرم مصالحہ، سرخ مرچ، زیادہ نمک اور ہر قسم کے گوشت سے پرہیز کریں۔ گوشت میں انڈا بھی شامل ہے۔

خواب اور ہماری زندگی

سوال: خواب کی کیا اہمیت ہے؟ کیا خواب محض خیالات کا سلسلہ نہیں ہوتا؟ کیونکہ خواب کے اعمال کا ہماری جیتی جاگتی زندگی سے کوئی واسطہ نظر نہیں آتا۔ مگر جب ہم حضور سرور کونین صلی اللہ و آلہ وسلم کا فرمان پڑھتے ہیں کہ خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہے۔ تو روئے حدیث خواب کی انتہائی اہمیت نظر آتی ہے۔ مگر تجربہ اس کی تصدیق نہیں کرتا۔ آپ سے اس معاملے میں رہنمائی کی درخواست ہے۔

جواب: خواب دیکھنے کا عمل ہمیں روح اور روح کی صلاحیتوں کا سراغ دیتا ہے۔ وہ اس طرح کہ ہم سوئے ہوئے ہیں تمام جسمانی اعضاء بالکل معطل ہیں۔ صرف سانس کی آمد و شد جاری ہے۔ لیکن خواب دیکھنے کی حالت میں ہم چل پھر رہے ہیں، باتیں کر رہے ہیں، سوچ رہے ہیں، غمزدہ اور خوش ہو رہے ہیں۔ کوئی کام ایسا نہیں ہے کہ جو ہم بیداری کی حالت میں کرتے ہیں اور خواب کی حالت میں نہیں کرتے۔

یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ خواب دیکھنا صرف ایک خیالی چیز ہے اور خیالی حرکات ہیں کیونکہ جب ہم جاگ اٹھتے ہیں تو کئے ہوئے اعمال کا کوئی اثر باقی نہیں رہتا۔ یہ بات بالکل لایعنی ہے۔ ہر شخص کو زندگی میں ایک، دو، چار، دس، بیس ایسے خواب ضرور نظر آتے ہیں کہ جاگ اٹھنے کے بعد یا تو اسے نہانے اور غسل کرنے کی ضرورت پڑتی ہے یا کوئی ڈراؤنا خواب دیکھنے کے بعد اس کا پورا خوف اور دہشت دل اور دماغ پر مسلط ہو جاتا ہے یا جو کچھ خواب میں دیکھا ہے وہی

چند گھنٹے چند دن یا چند مہینے یا چند سال بعد من و عن بیداری کی حالت میں پیش آتا ہے۔ ایک فرد واحد بھی ایسا نہیں ملے گا۔ جس نے اپنی زندگی میں اس طرح کا ایک خواب یا ایک سے زائد خواب نہ دیکھے ہوں۔ اس حقیقت کے پیش نظر اس بات کی تردید ہو جاتی ہے کہ خواب محض خیالی حیثیت رکھتا ہے جب یہ مان لیا گیا ہے کہ خواب محض خیال نہیں ہے تو خواب کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ اب ہم بیداری کے اعمال اور واقعات نیز خواب کے اعمال اور واقعات کو سامنے رکھ کر دونوں کا موازنہ کرتے ہیں۔

یہ روزمرہ ہوتا ہے کہ ہم گھر سے چل کر بازار پہنچ گئے۔ کسی ایک خاص دکان پر کھڑے ہیں۔ اور ایک سودا خرید رہے ہیں۔ اگر اس وقت کوئی شخص ہم سے سوال کرے کہ دکان پر پہنچنے تک راستے میں آپ نے کیا کیا دیکھا تو ہم فوراً یہ جواب دیتے ہیں کہ ہم نے کچھ خیال نہیں کیا۔ بات یہ معلوم ہوئی ہے کہ بیداری کی حالت میں ہمارے ارد گرد جو کچھ ہوتا ہے اگر ہم پوری طرح متوجہ نہ ہوں تو کچھ نہیں معلوم ہوتا کہ کیا ہوا کس طرح ہوا اور کب ہوا؟

اس مثال سے یہ معلوم ہوا کہ بیداری ہو یا خواب، جب ہمارا ذہن کسی چیز کی طرف یا کسی کام کی طرف متوجہ ہے تو اس کی اہمیت ہے ورنہ بیداری اور خواب دونوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ بیداری کا بڑے سے بڑا وقفہ بے خیالی میں گزرتا ہے۔ اور خواب کا بھی بہت سا حصہ بے خبری میں گزر جاتا ہے۔ کتنی ہی مرتبہ خواب کی بڑی اہمیت ہوتی ہے اور کتنی ہی مرتبہ بیداری کی بھی کوئی اہمیت نہیں ہوتی پھر کیوں کر مناسب ہے کہ ہم خواب کی حالت اور خواب کے اجزاء کی جو زندگی کا نصف حصہ ہے نظر انداز کر دیں۔

باعث تخلیق کائنات فخر موجودات سید المرسلین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ خواب علم نبوت کا چالیسواں باب ہے۔ اس سے خود بخود خواب کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ پیغمبران علیہ السلام اور اللہ تعالیٰ کے وہ برگزیدہ بندے جنہیں اللہ تعالیٰ نے علم الاسماء یعنی اپنی صفات کے علم سے جسے علم لدنی بھی کہتے ہیں، نوازا ہے۔ وہ بندے ہر شخص کے دیکھے ہوئے خواب کی تعبیر اور خواب میں موجود غیبی ارشادات و کنایات کا مفہوم پوری طرح واضح کرنے کے اہل ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ کوئی بھی شخص جو پیغمبران علیہ السلام کے علوم اور صلاحیتوں سے استفادہ کرنا چاہتا ہے۔ تو اس کا حصول خواب ہی کی صلاحیتوں کے ذریعے ممکن ہے۔ ہم کسی خاص طریقے سے اس کا سراغ لگا سکتے ہیں اور اس صلاحیت کو بیداری میں استعمال کر سکتے ہیں۔ انبیاء علیہ السلام کا عمل یہیں سے شروع ہوتا ہے اور یہی وہ علم ہے جس کے ذریعے انبیاء کرام نے اپنے شاگردوں کو یہ بتایا ہے کہ پہلے انسان کہاں تھا اور اس عالم ناسوت کی زندگی پوری کرنے کے بعد وہ کہاں چلا جاتا ہے۔

خواب کی صلاحیت کو بیداری میں استعمال کرنے کا پہلا سبق "مراقبہ" ہے۔

دماغی خلئے اور پیدائش

جواب: آپ کی بیگم صاحبہ وضع حمل کے مراحل سے اس لیے بخیر وخوبی نہیں گزرتیں کہ ان کے وہ دماغی خلئے جن پر تولید تناسل کا انحصار ہے، ٹھیک طرح سے کام نہیں کر

رہے۔ ان خلیوں کی کارکردگی کو ٹھیک کرنے کے لئے ایک مومی کاغذ پر

لکھ کر موم جامہ کر کے آسمانی رنگ کپڑے میں سی کر گلے میں ڈال دیں۔ ہفتہ میں ایک بار کپڑے کے خول سے نکالے بغیر تعویذ کو لوبان کی دھونی ضرور دیں۔ پانچ جمعرات تک ہر جمعرات کو عصر اور مغرب کے درمیان دو روپے خیرات کر دیا کریں۔

دل میں سوراخ

سوال: ہماری چھوٹی بہن کی عمر تقریباً 18 سال ہے۔ اس کے دل میں پیدائشی سوراخ ہے جب سے پیدا ہوئی ہے علاج ہو رہا ہے لیکن سوراخ بند نہیں ہوا۔ ہم دوا کے ساتھ دعا کے طریقہ پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔ کوئی روحانی علاج تجویز فرمائیں اور ساتھ میں محفل مراقبہ میں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ شفاعطا فرمائیں۔

جواب: اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ گیارہ ہزار بار **فَاَوْحیٰٓ اِلیٰ عَبْدِہٖ مَآ اَوْحیٰo مَاکَذَبَ الْفُؤ اُدَمَارَاٰیo** ایک نشست میں پڑھ کر آدھ سیر خالص شہد پر دم کریں اور یہ شہد صبح شام اور رات کو کھلائیں۔ مقدار چائے کے چمچے کے برابر ہونی چاہئے۔ علاج کی مدت 6 ماہ ہے۔

دنیا بیزاری

سوال: میں بہت دکھی اور غریب آدمی ہوں۔ بیروزگار ہوں اور کافی عرصہ سے بیمار ہوں۔ میں نے ڈاکٹروں اور حکیموں سے بہت علاج کرایا ہے لیکن کچھ فائدہ نہیں ہوا۔ دن بدن کمزور ہو رہا ہوں اور کبھی تو میں اپنے آپ کو ٹی بی کا مریض سمجھنے لگتا ہوں۔ میرا خیال ایکسرے کرانے کا ہے لیکن غریبی کا یہ حال ہے کہ ایکسرے کے لئے پیسے نہیں ہیں۔ ناکامی نے مجھے دنیا سے بیزار کر دیا ہے۔

میرے والد اتنے خشک مزاج اور عاقبت نا اندیش ہیں کہ میری شادی کی فکر میں ہیں۔ میں یہ شہر چھوڑ دینا چاہتا ہوں۔ مجھے کوئی ایسا نسخہ یا وظیفہ بتایئے کہ جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائیں۔

جواب: آپ کو کوئی ایسی بیماری لاحق نہیں کہ آپ خودکشی کے بارے میں سوچ کر اپنا وقت خراب کریں۔ آپ کے گردوں اور مثانے میں گرمی ہو گئی ہے۔ اس کا علاج بہت آسان ہے۔ عصر کے بعد گاجروں کے قتلے چپس بنا کر پانی میں اسقدر پکائیں کہ قتلے اچھی طرح گل جائیں۔ انہیں ساری رات آسمان کے نیچے رکھا رہنے دیں۔ صبح دودھ اور چینی شامل کر کے نہار منہ کھا لیں۔ آدھے گھنٹے تک کوئی چیز نہ کھائیں۔ 21 روز کے اس علاج سے آپ صحت مند ہو جائیں گے۔

دماغی امراض

سوال: میری سترہ سالہ بیٹی عرصہ آٹھ سال سے نفسیاتی و دماغی عارضہ میں مبتلا ہے۔ جب وہ تیسری جماعت کی طالبہ تھی تو ایک دن اچانک خاموشی اختیار کر لی۔ ادھر سے ادھر متواتر ٹہلنے لگی۔ اور اکثر انجانے خوف سے ڈر جاتی بغیر کسی جگہ کی تمیز کے پیشاب وغیرہ کر دیتی۔ اس کے بعد بچی پر چیخنے چلانے کا دورہ پڑنے لگا اور بدحواسی میں چھوٹے بہن بھائیوں کو مارنے لگی۔ آج کل اکثر اس کو عجیب و غریب شکلیں نظر آتی ہیں اور کہتی ہے کہ فلاں مجھے مار رہا ہے اور کہتی ہے کہ گھر سے نکل جاؤ۔ اس آٹھ سال کے دوران نامور ماہرین نفسیات اور دماغی ڈاکٹروں کا علاج کرایا اور اب بھی علاج جاری ہے مگر خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوا ہے۔ براہ کرم کوئی ایسا روحانی علاج تجویز کر دیں جس سے میری بیٹی کی شخصیت معمول پر آجائے اور وہ شعوری حالت میں واپس آجائے۔

جواب: ایک صحت مند دنبہ خرید کر اس کی اون کٹوا کر الگ کر لیں۔ کچی زمین میں گڑھا کھودیں۔ اور یہ اون اس گڑھے میں رکھ دیں۔ ساری اون گڑھے میں نہ آئے تو جتنی آجائے رکھ دیں۔ اب دنبہ کو اس طرح ذبح کریں کہ سارا خون اون میں جذب ہو جائے اور اون کو سایہ میں سکھا کر مٹی کے کورے برتن میں رکھ دیں۔ برتن بڑا اور کھلا ہوا ہونا چاہئے تا کہ اون میں سے ہوا کا گزر ہوتا رہے۔ دنبہ کا گوشت، کھال، سری پائے، سب صدقہ کر دیں۔

رات کو سونے سے پہلے جس کمرہ میں بچی سوتی ہے۔ کوئلے دھکا کر یہ اون جلائیں اور یہ پوری اون 90 دن میں جلائیں۔ اون جلانے سے پہلے گیارہ بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں۔ دوران علاج تیز نمک، مرچ، کھٹاس، قبض آور غذاؤں سے پرہیز کرائیں۔

دماغ کے اوپر خول چڑھ گیا ہے

سوال: مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میرے دماغ پر ایک خول چڑھ گیا ہے اور ساری صلاحیتیں اس میں مقید ہو گئی ہیں، باہر نہیں آسکتیں۔ پہلے جیسی یادداشت نہیں رہی اور نہ ہی دماغ میں وہ تیزی ہے جو کسی کام کو کرنے کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ ہر وقت بے خیالی رہتی ہے اور دماغ تھکا ہوا محسوس ہوتا ہے۔

جواب: نصف شب گزرنے کے بعد تنہائی میں آسمان کے نیچے ننگے پیر اور ننگے سر کھڑے ہو جائیں۔ دونوں ہاتھ سر پر رکھ لیں اور آنکھیں بند کر کے تقریباً 10 منٹ کھڑے رہیں۔ انشاء اللہ دو ہفتوں میں ذہنی صلاحیتیں معمول کے مطابق کام کرنے لگیں گی۔

دستخط کیجئے اور مسئلہ حل

سوال: بچپن اور جوانی کے ابتدائی دور میں مجھے ہر قسم کی روحانی مسرت حاصل تھی۔ لیکن پچھلے چار پانچ سالوں سے میں سخت ذہنی کشمکش میں مبتلا ہوں۔ مجھے یہ روگ کھائے جارہا ہے کہ تعلیمی میدان میں مجھے وہ درخشاں کامیابیاں حاصل نہیں ہوئیں جو گذشتہ دور میں میرا خاصہ تھیں۔ مجھے یہ بھی علم ہے کہ میری ذہنی نشوونما میں کوئی فرق نہیں آیا کیونکہ میری معلومات عامہ حیرت انگیز طور پر بڑھ چکی ہے۔ تعلیمی لحاظ سے اوسط کامیابیوں نے مجھے ذہنی مریض بنا دیا ہے۔ نتیجتاً موجودہ دور کی معمولی سی ناانصافی بھی برداشت نہیں کر سکتا۔

جواب: رات کو سونے سے پہلے آدھ گھنٹہ تک مختلف زاویوں سے اپنے دستخط کیجئے۔ زیادہ سے زیادہ چالیس روز میں مسئلہ حل ہو جائے گا۔

دوپٹہ میں جوئیں

سوال: والدہ صاحبہ دوماہ سے عجیب مرض کا شکار ہیں۔ پہلے خارش ہوئی اور اس کے بعد ایک دن بہت گھبراہٹ ہوئی۔ کہتی ہیں کہ ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کسی نے جائے نماز آگے سے کھینچ لی۔ میں نے محسوس کیا کہ میں ہلکی ہوتی جارہی ہوں۔ پیر ٹھنڈے رہتے ہیں۔ بہت دفعہ کہو تو نماز پڑھتی ہیں۔ وہ بھی ایک ساتھ دو تین وقت کی نماز پڑھتی ہیں۔ ہر چیز سے خوف آتا ہے۔ دو تین ڈاکٹروں کو دکھایا۔ ایکسرے کرائے ہیں سب نارمل ہیں۔ ایک مولانا کو دکھایا ہے وہ کہتے ہیں

کہ کسی نے سفلی عمل کرادیا ہے۔ چار سال پہلے ہمارے گھر سے ایک دوپٹہ میں بہت ساری جوئیں نکلیں جو ہم نے جلا دیا۔ برائے مہربانی مجھے بتایئے کہ یہ کیا مرض ہے اور اگر مرض نہیں ہے تو کیا ہے؟

جواب: سفلی وفلی کچھ نہیں ہے۔ بات اتنی سی ہے کہ آپ کی والدہ کا دل کمزور ہو گیا ہے۔ ای سی جی کرا لیجئے اور قلب کے سپیشلسٹ کی ہدایات پر عمل کریں۔ ڈاکٹر کے مشورے سے تین وقت شہد کھائیں۔ شہد کے اوپر تین بار یا حی قبل کل شئی یا حی بعد کل شئی پڑھ کر دم کر دیا کریں۔

دل میں درد

سوال: عید کے دوسرے دن میں گھر کی صفائی کر رہا تھا کہ اچانک دل میں ہلکا سا درد اٹھا۔ میں سمجھا معمولی بات ہے تھوڑے دن کے بعد پھر درد اٹھا تو میں نے ڈاکٹروں سے علاج کروایا اور درد بند ہو گیا۔ مگر کچھ دن کے بعد پھر درد ہونے لگا تو دوسرے ڈاکٹر کو دکھایا۔ اس نے کہا کہ پٹھے چڑھ گئے ہیں مگر جب فائدہ نہیں ہوا تو تیسرے ڈاکٹر کو دکھایا اور درد ٹھیک ہو گیا۔ مگر کچھ دن کے بعد اتنا شدید درد اٹھا کہ لگتا تھا کہ کوئی چیز دل میں سے اوپر سے نیچے کی طرف ٹکرا رہی ہے۔ اور دل آگ کی طرح گرم ہو گیا ہے۔ براہ مہربانی کوئی روحانی علاج بتائیں۔ میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں گا۔ یقین جانئے میں جتنا پریشان ہوں کبھی زندگی میں اتنا پریشان نہیں ہوا۔

جواب: جب بھی پانی، چائے، دودھ یا شربت پئیں تین بار "**ياحيى ماء**" پڑھ کر دم کر کے پئیں۔ ضروری ہے کہ ہارٹ اسپیشلسٹ سے ای سی جی کرالیں اور اس کے مشورے پر پورا عمل کریں۔

دمہ

جواب: قانون تخلیق کے تحت آدمی دراصل روشنیوں کا مجموعہ ہے اور ان روشنیوں کے توازن کا نام ہی صحت ہے۔ روشنی ایک قسم کی نہیں ہوتی بلکہ انسانی زندگی میں دور کرنے والی روشنیوں کی بے شمار قسمیں ہیں۔ سمجھنے کے لئے ہم ان روشنیوں کو مختلف رنگوں کا نام دے سکتے ہیں۔ یہ روشنیاں دماغ میں ٹوٹ کر بکھرتی ہیں اور ٹوٹنے اور بکھرنے کے بعد دماغ کے کئی ارب خلئے ان سے متاثر ہو کر حواس کی تخلیق کرتے ہیں۔

دمہ اور ضیق النفس کا مرض بھی روشنیوں میں عدم توازن کی بناء پر ہوتا ہے۔ وہ روشنیاں جو پورے جسم میں خون کو گردش دینے کی ذمہ دار ہیں ان میں توازن نہیں رہتا نتیجہ میں خون کی کثافت جو مسامات کے ذریعے نکلنی چاہئے وہ پوری طرح خارج نہیں ہوتی اور جب یہ خون پورے جسم میں دور کر کے پھیپھڑوں میں پہنچتا ہے تو پھیپھڑوں کی جالیوں میں یہ کثافت جمع ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

اس کثافت میں ابتداءً تعفن ہوتا ہے اور پھر وائرس پیدا ہو جاتے ہیں۔ جب پھیپھڑے ان کیڑوں سے بھر جاتے ہیں تو پھیپھڑے کا پمپنگ سسٹم خراب ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے سانس لینے میں دشواری پیش آتی ہے۔ یہ تو دمے کی روحانی تشریح ہوئی، علاج اس کا یہ ہے کہ رنگ اور روشنی کے علاج کے طریقہ پر نارنجی رنگ کی شعاعوں سے تیار کیا ہوا السی کا تیل سینے پر پھیپھڑوں کی جگہ دائروں میں مالش کریں۔ مالش رات کو سوتے وقت اور صبح پانچ پانچ منٹ ہلکے ہاتھ سے کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ نارنجی رنگ اور گہرے نیلے رنگ کا پانی تیار کر کے ایک ایک اونس صبح شام پئیں۔ تیل اور پانی تیار کرنے کا طریقہ پچھلے دنوں کئی بار شائع ہو چکا ہے۔ غذاؤں میں کھٹی اور ٹھنڈی چیزوں سے پرہیز کریں اور صاف اور کھلی ہوا میں رہا کریں۔

دریا اور سبزہ زار

سوال: چند سالوں سے میری دماغی حالت عجیب ہو گئی ہے۔ یوں لگتا ہے کہ خیالات یلغار کر رہے ہیں۔ اور میرا دماغ خیالات کی موجوں میں بے بس ادھر ادھر بہہ رہا ہے۔ اس بلائے ناگہانی سے میری قوت فیصلہ اور صلاحیتیں مفلوج ہو گئی ہیں۔ خواہ کوئی جگہ ہو، اس کی کوئی بھی اہمیت ہو، خیالات میں گھرا رہتا ہوں۔ ان خیالات کی رو سے مجھے ذلالت اور گمراہی میں ڈال دیا ہے۔ بے اختیار پاکیزہ نفس اور مقدس حضرات کے متعلق ایسے برے برے خیالات آتے ہیں کہ دل چاہتا ہے کہ دل کو آگ لگا دوں۔ میں ارادے کی قوت سے خیالات کے دریا پر بند باندھنا چاہتا

ہوں لیکن کامیابی نہیں ہوئی۔ ویسے میں ہر لحاظ سے ایک نارمل شخص ہوں، میری صحت بھی ٹھیک ہے لیکن ان خیالات کے ہاتھوں بے بس اور مجبور ہوں۔

جواب: اپنے پورے سراپا کا ایک پوسٹ کارڈ سائز نیگیٹیو بنوایئے۔ فوٹو گرافر کو ہدایت کر دیں کہ وہ اس نیگیٹیو پر کسی قسم کا نشان یا رنگ نہ لگائیں۔ اپنے اس نیگیٹیو کی فوٹو کی طرح فریم کر کے دیوار پر لٹکا کر چار فٹ کے فاصلے سے دن رات میں وقفہ وقفہ سے 2 گھنٹے تک دیکھا کریں۔ خیالات کی یلغار سے دماغ کو نجات مل جائے گی۔

اس عمل کے دوران اگر چلتے، اٹھتے، بیٹھتے کوئی معکوس خیال آئے تو اسے "رد ہر گز نہ کریں" آتا ہے تو آنے دیں خود ہی گزر جائے گا۔ قانون یہ ہے کہ جب کسی خیال کو رد کیا جاتا ہے تو وہ اور زیادہ گہرا ہو جاتا ہے۔ جب بھی اس قسم کا کوئی خیال آئے ذہن کو دوسرے کسی خیال کی طرف موڑ دیں مثلاً آپ کو آگ کا خیال آتا ہے آپ یہ نہ کریں کہ آگ کا خیال نہیں آنا چاہئے بلکہ آپ اس خیال کو رد کرنے کی بجائے کسی باغ، دریا یا سبزہ زار کے بارے میں سوچنا شروع کر دیں۔ اس طریقہ کار اور نیگیٹیو بینی سے آپ معکوس خیالات کے حملوں سے محفوظ ہو جائیں گے۔ علاج شروع کرنے سے پہلے ماہر نفسیات کی اجازت لے لیں۔

دواؤں کا ری ایکشن

سوال: ایک سال سے میری بہن بیمار ہے۔ شروع میں اسے بخار آنا شروع ہوا۔ پھر اس کے گال سرخ ہو گئے۔ گھر والوں نے سمجھا کہ بخار کی وجہ سے گال سرخ ہو گئے پھر اسے الٹیاں آنا شروع ہو گئیں۔ ٹانگوں کی رگیں کھنچ گئیں اور وہ چلنے پھرنے کے قابل نہیں رہی۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ کسی دوا کا ری ایکشن ہو گیا ہے۔ ہسپتال میں دو مہینے داخل رہی اور ٹھیک ہو گئی۔ لیکن تھوڑے دنوں کے بعد پھر بیمار ہو گئی۔ صرف گال سرخ ہوتے تھے لیکن اس کے بعد پورے جسم پر دانے نکل آئے جو اب کالے داغ کی شکل میں باقی رہ گئے ہیں۔ تشخیص ہوئی تو پتہ چلا کہ جلد کی کوئی بیماری لگ گئی ہے۔ بازو پر سے کھال کاٹ کے جلد کے سرجن کو ٹیسٹ کرانے کے لئے بھیجی گئی۔ لیکن رپورٹ بالکل ٹھیک تھی۔ اب پھر اس کی طبیعت بہت خراب ہو گئی ہے۔ کمر میں سے گوشت کاٹ کر ٹیسٹ کرایا تو رپورٹ آئی کہ اس بیماری کا کوئی علاج نہیں ہے۔ ہم سب گھر والے پریشان ہیں۔ خدا کے لئے کوئی دعا ایسی بتایئے کہ ہماری مشکلات حل ہو جائیں۔ ڈاکٹروں نے جواب دے دیا ہے۔ لیکن پھر بھی ہم خدا کی ذات سے ناامید نہیں ہیں۔ یہ بات ہمارے علم میں ہے کہ آپ کے مشوروں سے بڑے بڑے پیچیدہ امراض ٹھیک ہو گئے ہیں۔ بہن کو کھانے سے شدید نفرت ہو گئی ہے۔ دودھ کا کپ سامنے آتا ہے تو قے ہو جاتی ہے۔ گوشت پکتا ہے تو کہتی ہے کہ بدبو آ رہی ہے۔ للہ ایسی تدبیر کیجئے کہ کھانا کھانے لگے تا کہ کمزوری نہ بڑھے۔

جواب: سات رنگ کے ریشمی کپڑے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بچی کے سامنے پھیلا کر رکھ دیں۔ بچی سے کہیں کہ ان ٹکڑوں میں سے جو ٹکڑا اسے خوبصورت اور اچھا لگے اٹھا لے۔ ریشمی کپڑے کے اس رنگین ٹکڑے پر چاروں کونوں پر چار ستارے بنائیں اور درمیان میں بِسمِ اللہِ الرَحمٰنِ الرَحیم یَا رَحِیْمُ یَا اللّٰہُ یَا مُرِیْدُ یَا رَحِیْمُ یَا اللّٰہُ یَا مُرِیْدُ یَا رَحِیْمُ یَا اللّٰہُ یَا مُرِیْدُ یَابَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَابَدِیْعُ یَامَھْلَائیْلُ یَاثَمْتَائیْلُ یَامِیْکَائیْلُ یَاجِبْرَ ائیْلُ کشیدہ کاری سے لکھ کر اس کپڑے کو فریم کرالیں۔ اور فریم کو میز پر ایسی جگہ رکھ دیں جہاں بچی کی بار بار نظر پڑتی رہے۔ جس تار سے کشیدہ کاری کریں وہ چاندی کے رنگ کا ہونا چاہئے۔ کھانوں میں فریج میں رکھی ہوئی چیزیں، تیز نمک مرچ کی چیزوں اور بادی، باسی چیزوں سے پرہیز ضروری ہے۔ علاج شروع کرنے سے پہلے پانچ روپے پچیس پیسے کسی غریب کو خیرات کردیں۔

دوائیں

سوال: میں عرصہ ڈیڑھ سال سے شدید بیمار ہوں اور بستر پر پڑی ہوں۔ ہر قسم کا علاج ناکام ہو گیا ہے۔ روحانی مشورہ دے کر میری مدد فرمائیں عرصہ 5-4 سال سے میں نے نماز برائے تسخیر دن کے تقریباً 11 بجے ہفتے بھر کے لئے پڑھی تھی۔ 4-3 روز بعد مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے کسی غیبی طاقت نے میرے سارے جسم کو اوپر سے نیچے گول دائرے میں جھولے کی طرح گھما دیا۔ میں بہت گھبرائی لیکن نماز پوری کر لی۔ اسی رات نیند میں مجھے گھبراہٹ ہوئی اور میں چھوٹے بچے کی طرح چونک کر اٹھ بیٹھی۔ گلوکوز اور شربت میں برف ڈال کر پیا جس سے گھبراہٹ

میں کمی محسوس ہوئی۔ نماز تسخیر مزید چند دن پڑھ کر سات دن پورے کئے گھبراہٹ کی یہ کیفیت مجھے اکثر ہوتی اور میں ٹھنڈے مشروب میں برف ڈال کر پی لیتی تھی۔ اب میری طبیعت بے چین رہنے لگی اور ہائی بلڈ پریشر کا عارضہ ہو گیا۔ یہ کیفیت کئی سالوں تک رہی لیکن رمضان شریف کے روزے کے دوران اور سوا لاکھ کلمہ شریف یا درود شریف یا بسم اللہ پڑھنے کے دوران یہ کیفیت نہیں ہوئی۔ ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے کھانا پینا کم کر لیا جس کی وجہ سے کمزوری کی شکایت رہنے لگی۔

1983ء میں دوپہر کا کھانا پکانے کے دوران میری آنکھوں کے آگے سیاہ پردہ سا چھا گیا اور بائیں آنکھ کی بینائی مکمل اور دائیں آنکھ کی تقریباً آدھی بینائی ختم ہو گئی۔ آنکھوں کو دھونے اور دوا ڈالنے سے بینائی خود بخود بحال ہو گئی اس کے ایک ہفتہ بعد رات کو بخار چڑھا اور پھر شدید بیمار پڑ گئی۔ شدید گھبراہٹ، خوف، پریشانی اور دہشت کی کیفیتوں نے گھیر لیا۔ راتوں کی نیندیں بالکل ختم ہو گئی پھر آنکھوں میں موتیا اتر آیا ڈاکٹروں کی دواؤں سے کوئی فائدہ نہیں ہو رہا۔ ڈاکٹر حیران ہیں کہ آرام کیوں نہیں آ رہا۔ میں آپ سے التماس کرتی ہوں کہ اپنے علم کی روشنی میں کوئی روحانی علاج تجویز کریں۔

جواب: آپ جو وظائف و اوراد پڑھتی ہیں انہیں فوراً بند کر دیں۔ صرف پانچ وقتوں کی نماز ادا کرنا کافی ہے یہی آپ کی تکالیف کا بنیادی پرہیز ہے۔ ایک ماہ تک نمک بالکل نہ کھائیں اس کے بعد قلیل مقدار میں کھانا شروع کریں۔ صبح شام ایک چمچی شہد کا استعمال بھی مفید رہے گا۔ روزانہ 3 تولہ تربوز کے بیج نہار منہ کھائیں۔ ہر روز تازہ تربوز کے بیج لئے جائیں۔ اس غذائی پرہیز اور استعمال کے ساتھ ساتھ روزانہ رات کو سونے سے پہلے لیٹ کر مراقبہ کریں کہ آپ کے

سر پر نیلے رنگ کی روشنیاں بارش کی طرح برس رہی ہیں۔ یہ مراقبہ کرتے کرتے نیند کی آغوش میں چلی جائیں۔ انشاءاللہ ایک ماہ کے اندر آپ کی صحت بحال ہو جائے گی۔

دماغ کے اعصاب

سوال: میرے بھائی کو چکر آتے ہیں اور بے ہوش ہو جاتا ہے۔ بتاتا ہے کہ کوئی اسے مارنے آرہا ہے۔ کافی دیر تک اس کی یہی حالت رہتی ہے۔ ڈاکٹروں کو دکھایا، حکیموں اور مولاناؤں کا بھی علاج کرایا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اب بالکل ناامید ہو کر آپ کو لکھ رہی ہوں کہ آپ کوئی وظیفہ بتادیں۔

جواب: آپ کے بھائی کا دل کمزور ہو گیا ہے۔ اس کی وجہ سے دماغ کے اعصاب بھی متاثر ہوتے ہیں۔ اس کا علاج یہ ہے۔ ایک سیر خالص شہد پر تین ہزار مرتبہ **ما کذب الفواد مارای** پڑھ کر دم کریں اور یہ شہد تین وقت ایک ایک چمچی صبح شام رات کھلائیں۔ نیند کا خاص خیال رکھیں۔ 24 گھنٹے میں دس گھنٹے سونا ضروری ہے۔

دانت پیسنا

سوال: عرض ہے کہ کافی عرصہ سے مجھ کو خواب کی حالت میں دانت چبانے کی یعنی دانت پیسنے کی عادت ہے۔ میں اس عادت کو چھوڑنے کی کئی شعوری اور لاشعوری ترکیبیں آزما

چکاہوں۔ لیکن کامیابی نصیب نہیں ہوتی۔ لوگ کہتے ہیں کہ جس کے دشمن زیادہ ہوں وہی لوگ دانت پیستے ہیں۔ براہ کرم اس عادت کو چھوڑنے کی ترکیب بتلا کر احسان عظیم فرمائیں۔

جواب: جب آپ رات کو گہری نیند سو جائیں گھر کے کوئی صاحب آپ کے سرہانے کھڑے ہو کر اتنی آواز سے کہ نیند میں خلل واقع نہ ہو۔ ایک مرتبہ سورۂ مریم کی پہلی آیات **کھیعص** (کاف ہا یا عین صاد) پڑھ دیا کریں۔ اس علاج کی مدت اکیس روز ہے۔

دوسری شادی

سوال: میری شادی کو ڈھائی سال ہو چکے ہیں۔ جس میں سے صرف دو تین ماہ میں نے شوہر کی چاہت کے دیکھے ہیں۔ اس کے بعد سمجھ لیجئے کہ میں کنواری لڑکی کی طرح زندگی گزار رہی ہوں۔ میرے شوہر مجھے میرے ماں باپ کے گھر چھوڑ گئے۔ لے کر بھی نہیں جاتے۔ خدا کے لئے میری مدد کیجئے۔ وہ ایک دوسری عورت سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کی مدد سے میرا گھر اجڑنے سے بچ جائے گا۔ کوئی ایسا وظیفہ بتائیں جس سے ان کے دل میں میرے لئے محبت پیدا ہو جائے۔ اور وہ مجھے اپنے گھر لے جائیں۔ آپ کو پیارے حبیب، سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ آپ مجھے مایوس نہ لوٹائیں۔

جواب: سب کاموں سے فارغ ہونے کے بعد رات کو سونے سے پہلے اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ سورۂ الکوثر پوری سورہ 41 مرتبہ پڑھ کر بات کئے بغیر بستر پر

چلی جائیں، آنکھیں بند کر کے اپنے شوہر کا تصور کرتے کرتے سو جائیں، نوے دن تک۔ ناغہ کے دن بعد میں پورے کر لیں۔ بالکل بے فکر ہو جائیں۔ اللہ کے کلام کی برکت سے آپ کے شوہر دوسری شادی نہیں کریں گے اور آپ ان کی آنکھوں کا تارا بن جائیں گی۔

دماغی توازن

سوال: نہایت دکھ کے ساتھ لکھ رہا ہوں۔ میرے والد صاحب 12 سال سے پاگل ہیں۔ میں نے پاکستان کی کوئی ایسی جگہ نہ چھوڑی جہاں ان کو لے کر نہ گیا ہوں۔ لاہور کے پاگل خانے میں بھی تین سال تک داخل رکھا۔ بہت تعویذ گنڈے کروائے لیکن کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ والد صاحب کی کیفیت یہ ہے کہ اکیلے باتیں کرتے رہتے ہیں، خود سوال کر کے خود ہی جواب دیتے ہیں۔ ویسے کسی کو کچھ نہیں کہتے۔ البتہ راتوں کو اٹھ کر بھاگتے ہیں۔ کبھی گھر کے صحن ہی میں ایسے بھاگتے ہیں گویا کسی کا تعاقب کر رہے ہوں۔ عجیب بات یہ ہے کہ ہمارے گاؤں میں ان کا پاگل پن زیادہ نمایاں ہوتا ہے۔ کسی اور جگہ پاگل پن میں خاص کمی آجاتی ہے۔

جواب: زعفران، عرق گلاب میں حل کر کے اس سے سفید چینی کی پلیٹ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھ کر، دھو کر صبح نہار منہ والد صاحب کو پلایا کریں۔ بسم اللہ شریف کی برکت سے ان کا دماغی توازن درست ہو جائے گا۔ یقین رکھیں اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہیں۔

ان کے لئے کوئی کام مشکل نہیں۔

دکھی لڑکی

سوال: احساس کمتری دن بدن اپنی جڑیں گہری کرتا جارہا ہے۔ اور میں اندر سے روز بروز کھوکھلی ہوتی جارہی ہوں۔ حد یہ ہے کہ میں کسی سے نظر ملا کر بات نہیں کر سکتی کیونکہ جب کوئی گھر میں سے یا عزیز رشتہ دار یا محلہ دار کوئی بھی مجھ سے معمولی سی بات بھی کرے تو مجھے فوراً یہ احساس ہوتا ہے کہ اس کے سامنے میرا وجود کتنا حقیر اور کم تر ہے۔ میں بہت لاغر اور کمزور سی ہوں۔ ابھی کہیں میرا مخاطب کہیں مجھ سے یہ نہ پوچھ لے کہ تم دن بدن کمزور کیوں ہو رہی ہو۔ یہ تمام باتیں میرے دماغ میں ایک سیکنڈ کے اندر یکے بعد دیگرے آتی ہیں اور میرے دماغ میں ایک عجیب سا چکر آتا ہے اور میں اپنے مخاطب کی بات کا جواب نہیں دے پاتی۔ خواہ میرا مخاطب کوئی بھی ہو۔۔۔۔۔ کوئی میری ہم عمر لڑکی ہو، کوئی پڑوس کی عورت ہو، کوئی یہ پوچھ لے کہ آج کیا پکاؤ گی یا کیا کام کر رہی ہو۔ میرے دماغ میں وہی چکر آتا ہے اور دل زور زور سے دھڑکنے لگتا ہے۔ میں اس مرض میں اس قدر گرفتار ہوں یا اس مرض کے پنجے میں اس بری طرح جکڑی ہوئی ہوں کہ صبح سے شام تک میرے دماغ میں یہی احساس رہتا ہے کہ میں کتنی کم تر اور حقیر ہوں، بدشکل ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ اپنے دماغ کی توجہ ہٹاؤں مگر میری توجہ کسی طرح ان خیالات سے نہیں ہٹتی۔ یہی وجہ ہے کہ ان دماغی پریشانیوں کی وجہ سے میں دن بدن کمزور ہوتی جارہی ہوں۔ مجھے کوئی اور بیماری نہیں ہے۔ لیکن یہ ہر وقت کی دماغی پریشانی دیمک بن کر مجھے چاٹتی جارہی ہے۔

میں ایک بار پھر آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ خداوند قدوس اور پیارے نبی ﷺ کے صدقے اور تمام اولیائے کرام کے صدقے میں مجھے کوئی ایسا وظیفہ تجویز کر دیجئے جس سے مجھے کوئی فائدہ ہو۔

جواب:اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَo پوری سورہ پڑھ کر فجر کی نماز کے بعد اور عشاء کی نماز کے بعد پانی پر دم کر کے پی لیا کریں۔ چالیس روز رات کو سوتے وقت کمرے میں روشنی نہ ہو، اندھیرے میں سویا کریں۔ دن میں بھی گھر کے تمام کاموں سے فارغ ہونے کے بعد کوشش کریں کہ اندھیرے میں رہیں۔ آپ کے لئے ہر وقت مصروف رہنا نہایت مفید اور کامیاب علاج ہے۔ بزرگوں کے حالات پر مبنی قصوں پر کتابوں کا مطالعہ کیجئے۔

درخت بولتے ہیں

سوال: پچھلے دنوں ٹیلی ویژن پر ایک پروگرام میں یہ بتایا اور دکھایا گیا کہ پودے اور درخت بھی سوچنے، سمجھنے اور گفتگو کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ علم روحانیت اس موضوع پر کیا کہتا ہے۔ اگر یہ بات درست ہے تو ہمیں ان کی گفتگو سنائی کیوں نہیں دیتی۔

جواب: جس طرح انسان الفاظ کے ذریعے اپنے جذبات اور احساسات کا اظہار کرتے ہیں بالکل اسی طرح درخت اور دوسرے حیوان اپنے جذبات و احساسات کا اظہار الفاظ کا سہارا لئے بغیر کرتے ہیں۔ جذبات و احساسات کے اس اظہار کو فریق ثانی پورے معانی کے ساتھ سمجھتا ہے۔

قرآن پاک میں چیونٹی اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی گفتگو کا تذکرہ بہت غور طلب ہے۔ چیونٹی اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک دوسرے سے گفتگو کی اور بات کو پوری طرح سمجھا۔ ظاہر ہے چیونٹی نے الفاظ میں گفتگو نہیں کی بلکہ اس کے خیالات کی لہروں کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے ذہن نے قبول کیا اور ان کو سمجھا۔ قانون یہ ہے کہ خیالات اپنے معانی اور مفہوم کے ساتھ نوع انسانی اور دوسری تمام نوعوں میں رد و بدل ہوتے رہتے ہیں۔ الفاظ کا سہارا در حقیقت ایک شعوری کمزوری ہے اس لئے کہ شعور الفاظ کا سہارا لئے بغیر کسی چیز کو سمجھ نہیں پاتا۔

انسان کے تمام حواس گونگے بہرے اور اندھے ہیں۔ تفکر حواس کو سماعت اور بصارت دیتا ہے۔ سمجھا یہ جاتا ہے کہ حواس تفکر سے الگ کوئی چیز ہے حالانکہ تفکر سے الگ ان کا کوئی وجود نہیں ہے۔ کائنات کا ہر فرد ایک تفکر ہے۔

ہمارے تفکر میں بہت سی چیزیں ابھرتی رہتی ہیں۔ دراصل وہ باہر سے آتی ہیں، انسان کے علاوہ کائنات میں اور جتنے تفکر ہیں ان سے انسان کا تفکر بالکل اسی طرح متاثر ہوتا رہتا ہے جس طرح انسان خود اپنے تفکر سے متاثر ہوتا ہے۔ قدرت کا یہ چلن ہے کہ وہ لامتناہی تفکر سے تناہی تفکر کو فیضان پہنچاتی رہتی ہے۔ پوری کائنات میں اگر قدرت کا یہ فیضان جاری نہ ہو تو کائنات کے افراد کا درمیانی رشتہ کٹ جائے۔ ایک تفکر کا دوسرے تفکر سے خیالات کی لہروں کے ذریعے ارتباط قدرت کے اس طرز عمل کا جزو ہے۔

عام زبان میں تفکر کو انا کا نام دیا جاتا ہے اور انا یا تفکر ایسی کیفیات کا مجموعہ ہوتا ہے۔ جس کو مجموعی طور پر فرد کہتے ہیں۔ ہمارے تصور میں یہ بات تو بالکل ہی نہیں آتی یا بہت کم آتی ہے کہ تفکر کے ذریعے ستاروں، ذروں اور تمام مخلوق سے ہمارا تبادلہ خیال ہوتا ہے۔

ان کی انا یعنی تفکر کی لہریں ہمیں بہت کچھ دیتی ہیں۔ اور ہم سے بہت کچھ لیتی ہیں۔ تمام کائنات اس وضع کے تبادلہ خیالات کا ایک خاندان ہے۔ کوئی انسان جب مراقبہ کے ذریعے اپنے اندر اس صلاحیت کو بیدار کر لیتا ہے تو جو الفاظ کا سہارا لئے بغیر خیالات کا مفہوم اور معنی سمجھتی ہے تو نہ صرف یہ کہ درختوں کی باتیں سن لیتا ہے۔ بلکہ دوسری گفتگو بھی اس کے کان میں پڑنے لگتی ہے۔ ٹیلی پیتھی کیا ہے؟ ٹیلی پیتھی ایک ایسی صلاحیت کا نام ہے جس کے ذریعے آدمی الفاظ کا سہارا لئے بغیر اپنے خیال کو دوسرے تک پہنچا دیتا ہے۔

عام زندگی میں بھی اس کی بہت مثالیں ہمارے سامنے آتی رہتی ہیں۔ ہم بارہا اس تجربے سے گزرتے ہیں کہ تعلق خاطر کی بناء پر ہمارا کوئی قریبی دوست یا رشتہ دار دور دراز مقام پر پریشانی کے عالم میں ہمیں یاد کرتا ہے تو اس کے خیالات ہم تک پہنچ جاتے ہیں اور اس کی تکلیف سے ہم غیر ارادی طور پر پریشان ہو جاتے ہیں اور پھر عقدہ کھل جاتا ہے کہ اس کے پریشان کن خیالات نے ہمارے دماغ کو باخبر کیا تھا۔ لیکن ہم خیالات کے تبادلے کے قانون سے ناواقفیت کی وجہ سے حتمی معانی نہیں پہنا سکتے۔ درختوں کی آپس میں اس گفتگو کو ہم اس لئے نہیں سمجھتے کہ ہم الفاظ کا سہارا لئے بغیر بات کرنے کے قانون سے ناواقف ہیں۔

دھوکہ

سوال: میں پہلی مرتبہ خط لکھنے کی جسارت کر رہی ہوں۔ اللہ کرے کہ یہ خط آپ تک پہنچ جائے۔ میں بہت دکھی اور پریشان حال لڑکی ہوں۔ میرے ساتھ بھی وہی مسئلہ ہے جو کہ آج کل ہر لڑکی کے ساتھ درپیش ہے۔ میری عمر تیس سال ہو گئی ہے۔ شادی نہیں ہوئی۔ میرا رشتہ میرے اپنے ہی خاندان میں طے تھا لیکن عین موقع پر لڑکے نے انکار کر دیا۔ اور میری جگہ اس کو دوسری لڑکی پسند آ گئی۔ اور اس نے شادی کر لی۔ اب وہ اپنی بیوی کے ساتھ خوش ہے، بچے بھی ہیں۔ لیکن اس نے مجھے تو تباہ کر دیا۔ میرے ساتھ میرے والدین کے ساتھ اس نے دھوکہ کیا۔

جواب: رات کو بعد از نماز عشاء اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ 313 مرتبہ "یا وہاب" پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ کثرت سے وضو یا بغیر وضو "یا حی یا قیوم" کا ورد کریں۔

ہم اگر مایوس ہو بھی جائیں تب بھی دیر سویر اسی ایک ذات اللہ کی طرف ہاتھ اٹھانا پڑتے ہیں۔ نعوذ باللہ کوئی دوسرا اللہ تو ہے نہیں کہ ایک جگہ سے کام نہیں ہوا۔ دوسرا دروازہ کھٹکھٹا دیں گے۔ دن رات میں جب بھی وقت مل جائے وضو اور بغیر وضو یاحی یاقیوم پڑھا کریں۔ غریبوں کی دستگیری کریں۔

ڈراؤنے خواب

سوال:رات کو سونے کے بعد تھوڑے تھوڑے وقفے سے آنکھ کھل جاتی ہے اور چیخ مار کر اٹھ بیٹھتا ہوں۔براہ کرم کوئی دعا یا وظیفہ بتائیں کہ اس مرض سے جان چھوٹ جائے۔خواب میں دیکھتا ہوں کہ چند آدمی میرا گلا گھونٹ رہے ہیں اور میں ان سے فرار چاہتا ہوں مگر یہ مجھے نہیں چھوڑتے۔

جواب:سب سے پہلے یہ بات ضروری ہے کہ آپ اپنی طرز فکر کا محاسبہ کریں۔جن باتوں کو ذہن غلط کہتا ہے ان کی طرف سے پوری طرح اپنی توجہ ہٹا لیں۔ماحول کے اچھے اثرات کو قبول کیجئے۔ہر وقت باوضو رہئے۔رات کو سونے سے پہلے بھی وضو کر لیا کریں۔میرے مشورے کو بغور پڑھئے، سمجھئے اور اس پر عمل کیجئے۔انشاءاللہ آپ الجھن سے نجات حاصل کر لیں گے۔صبح کی نماز سے پہلے یا نماز کے بعد کم از کم دو میل ٹہلئے۔صبح کی نماز سے پہلے ٹہل سکیں تو زیادہ اچھا ہے۔ ٹہلتے وقت اللہ کے ناموں کا ورد کیجئے۔

ذہنی سکون

سوال: میں سوتیلے پن کا بچپن سے شکار ہوں۔ یعنی ماں کی مامتا سے محروم رہا۔ جیسے تیسے پل کر جوان ہو گیا۔ میٹرک تک تعلیم صرف اپنی لیاقت کی بناء پر حاصل کی۔ گھریلو بدسلوکی کی وجہ سے باہر نکلا تو ایک پرائیویٹ سروس مل گئی۔ جس سے میری زندگی کے کچھ سال پر سکون گزرے کیونکہ تنخواہ معقول ملتی تھی لیکن 1971ء کے آخر میں دکھی اور مظلوم بھائیوں کا درد لے کر اٹھ کھڑا ہوا۔ جس کا سبب میری سابقہ گھریلو زندگی ہی تھی۔ اس کام میں میرا ضمیر بہت مطمئن رہا لیکن بے لوث کوئی بھی کام کیا جائے تو اس میں نباہ بہت مشکل ہوتا ہے۔ لٰہذا چار سال بعد سروس تک سے ہاتھ دھو بیٹھا۔

پھر ادھار وغیرہ لے کر عرب چلا گیا۔ وہاں بھی قسمت نے ساتھ نہ دیا اور ایک سال بعد تقریباً کورے کا کورا واپس لوٹ آیا۔ واپس آنے کے بعد ایک رکشہ قسطوں پر لے لیا۔ جس کا کبھی حادثہ کبھی فنی خرابی، کبھی میں خود بیمار۔۔۔ دو ڈھائی سال کے بعد اعصاب جواب دے گئے۔ تو اسے بھی اونے پونے بیچ دیا۔ اور روپے قرض خواہوں کو ادا کر دیئے۔ پھر بھی کئی ہزار کا قرض سر پر رہا۔ ایک سال مارا مارا پھرنے کے بعد تقریباً ایک ماہ سے پونے چار سو روپے ماہوار پر ایک پرائیویٹ سروس ملی ہے جب کہ خدا نے دو بچوں سے بھی نواز رکھا ہے۔ جب اپنے بیوی بچوں کے مستقبل کا خیال آتا ہے تو خودکشی جیسے حرام فعل تک کے متعلق سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہوں۔ کبھی کبھار ذہن میں بہت برا خیال آتا ہے کہ جب سے شادی کی ہے ان دنوں سے زیادہ ناکامیاں ہی

دیکھ رہا ہوں۔ کہیں شادی ہی منحوس نہ ہو۔ خدا کے لئے مجھے جینے کے قابل بنایئے۔ سب سے بڑا مسئلہ باعزت روزگار کا ہے۔ تاکہ میں اپنے لئے نہ سہی بیوی بچوں کے لئے تو کچھ کر سکوں۔

جواب: آپ فجر کی ادا نماز کے بعد سو مرتبہ یاوہاب پڑھ کر دعا کیا کریں۔ اس وظیفے کو نوے دن تک جاری رکھیں۔ انشاءاللہ آپ کو ذہنی سکون نصیب ہو جائے گا۔

ذہنی مریضہ

سوال: میری والدہ کی طبیعت اکثر خراب رہتی ہے اگر کوئی ایک مرض ہو تو عرض کروں۔ ایک تکلیف ختم ہوتی ہے دوسری شروع ہو جاتی ہے۔ غرض کہ کسی نہ کسی مرض میں مبتلا رہتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ ذہنی مریضہ بھی ہیں۔ اکثر دماغی دورے پڑتے رہتے ہیں۔ جب دماغی دورہ پڑتا ہے تو ہر ایک کو برا بھلا کہنا شروع کر دیتی ہوں۔ تمام بڑے بڑے ڈاکٹروں سے علاج کرالیا ہے لیکن عارضی طور پر فائدہ ہوا ہے۔ علاج کے بعد پھر وہی کیفیت ہو جاتی ہے۔ کوئی ایسا وظیفہ بتادیں کہ والدہ کی طبیعت ہمیشہ کے لئے ٹھیک ہو جائے۔

جواب: سورۂ الکوثر (پوری سورۃ) پڑھ کر صبح، شام، رات پانی پر دم کر کے پلائیں۔ کھانوں میں نمک کم سے کم کر دیں۔

ذہنی الجھنیں

سوال: بچپن سے ہی میری عادت ہے کہ میں بہت زیادہ سوچتا ہوں یعنی بہت زیادہ بلکہ حد سے زیادہ سوچنے کا عادی ہوں۔ کوئی بھی واقعہ یا کوئی بھی معمولی بات ہو یا کوئی بھی چھوٹا سا مسئلہ ایک دفعہ میرے ذہن میں آجائے تو بس اس سے پیچھا چھڑانا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس پر سوچتا رہتا ہوں۔ خوب غور و غوض کرتا ہوں اور سوچتے سوچتے بالکل گہرائی میں ڈوب جاتا ہوں۔ بس یوں سمجھئے کہ سوچ سوچ کر ایک رائی کے دانے کو بھی پہاڑ بنالیتا ہوں اور یہ تو آپ جانتے ہیں کہ جو جتنا زیادہ سوچتا ہے اتنا ہی زیادہ ڈوبتا ہے۔ بس یہی معاملہ میرے ساتھ ہے۔ سوچتے سوچتے ایک معمولی سا مسئلہ بھی ایک بہت بڑی الجھن بن جاتا ہے اور پھر جیسے جیسے سوچتا ہوں ویسے ویسے اور زیادہ الجھنوں میں پھنستا جاتا ہوں۔ یعنی الجھنیں یکے بعد دیگرے بڑھتی چلی جاتی ہیں۔ جس کی وجہ سے ذہنی سکون بالکل ختم ہو گیا ہے اور میں مستقل طور پر ذہنی الجھنوں کا مریض بن گیا ہوں۔

جواب: قانون تخلیق کے تحت انسانی ذہن تین پرت کا مجموعہ ہے۔ ہر پرت کے محسوسات ایک دوسرے سے بالکل الگ ہیں۔ ان تینوں میں ایک پرت وہ ہے جو خیال کو تصور بنا کر جسد خاکی میں منتقل کرتا ہے۔ جسد خاکی تصورات کو معنی کا لباس پہنا کر خوشی اور غم کے نقش و نگار ترتیب دیتا ہے۔ اس کو اگر ایسی معلومات فراہم کی جائیں جو خوشی کا پیش خیمہ ہوں تو اس کے اندر خوشی کے طوفان اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اگر ایسی اطلاعات فراہم کی جائیں جن کا تعلق رنج و غم سے ہو تو اس کے اندر مایوسی، بے کیفی، احساس کمتری، زندگی سے بیزاری اور نت نئ الجھنیں

جنم لینے لگتی ہیں۔ یہ پرت بالکل غیر جانبدار رہتا ہے۔ اس کو جیسی اطلاعات فراہم کر دی جاتی ہیں وہ ان کو مظاہر میں پیش کر دیتا ہے۔ اطلاع فراہم کرنے والا پرت جب فطرت سے کٹ جاتا ہے یا اس میں فطرت کے اصولوں سے دوری واقع ہو جاتی ہے تو وہ ایسی اطلاعات دینا شروع کر دیتا ہے جو فطرت کے خلاف اور غیر حقیقی ہوتی ہیں۔ فطرت میں مایوسی، احساس شکستگی، خودکشی کا رجحان خود کو اور لوگوں سے کمتر یا برتر سمجھنا، خواہ مخواہ کی الجھنوں میں گرفتار رہنا، کہیں نہیں ہے۔ یہ سب غیر فطری چیزیں ہیں۔ فطرت ہمیشہ پر سکون رہتی ہے۔ فطرت سے دوری ہی انسانی مشکلات و مصائب کا سبب بنتی ہے۔ فطرت سے قریب آ جایئے، سارے مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے۔ طریقہ یہ ہو گا کہ صبح اندھیرے اٹھئے اور جھٹ پٹے میں کم سے کم دو میل روزانہ ٹہلئے۔ زیادہ سے زیادہ تین ہفتے میں آپ الجھنوں سے نجات حاصل کر لیں گے۔ لیکن فطرت سے قریب ہونے کا یہ طریقہ کم سے کم تین ماہ جاری رکھئے۔

ذہنی مریض

سوال: میری بہن (ش) جس کی عمر 24 سال ہے۔ کافی خوبصورت اور دراز قد ہے۔ وہ پہلی نظر میں پسند کر لی جاتی ہے مگر اس کی پر کشش صورت نے جو مسئلہ پیدا کیا ہے وہ کافی اذیت ناک ہے۔ دو تین شادی شدہ مرد بھی اس کی طرف متوجہ ہوئے اور شادی کے خواہشمند ہوئے۔ ظاہر ہے کہ شادی شدہ سے اس کی شادی ممکن نہیں تھی۔ ایک لڑکا میری بہن سے شادی کا خواہشمند ہوا کیونکہ لڑکے کی تعلیم کم ہے اور ذریعہ معاش بھی نہیں ہے۔ صحبت بھی برے لوگوں

کی ہے۔ لڑکے کے پس منظر کو دیکھتے ہوئے مناسب طریقے سے انکار کر دیا چونکہ یہ لڑکی عمر بھر کا معاملہ تھا مگر وہ لڑکا آپے سے باہر ہو گیا۔ روزانہ نہ جانے کن کن جگہوں سے فون کر کے اس نے ناک میں دم کیا ہوا ہے۔ الٹی سیدھی دھمکیاں دیتا ہے۔ میری بہن نے کبھی فون پر بات نہیں کی۔ کہتا ہے اغواء کرا دوں گا وغیرہ وغیرہ۔ تاکہ تم رسوا ہو جاؤ (خاندان کی ایک تقریب میں اس کی بہن اور میری بہن کی مشترکہ تصویریں ہیں) وہ اس حوالہ سے مختلف قسم کی خطرناک اور غلط دھمکیاں دیتا ہے۔ اس قسم کی باتوں سے عزت دار لوگوں کو دن رات کن اذیتوں سے گزرنا پڑتا ہے وہ آپ سمجھ گئے ہوں گے۔ خود میری بہن کس صورتحال سے دوچار ہے وہ قابل تحریر نہیں۔ میں نے اختصار کے ساتھ یہ صورت حال بیان کر دی ہے۔ بزرگوں نے اور گھر والوں نے لڑکے کو بہت سمجھایا مگر وہ کسی صورت باز نہیں آتا۔ سمجھ لیں کہ ہمارا گھرانہ موت کے دہانہ پر کھڑا ہے۔ آپ سے مودبانہ التجا ہے کہ آپ کوئی ایسا قرآنی وظیفہ تحریر فرمائیں کہ میری بہن کی شادی بہتر اور معقول جگہ ہو جائے اور اس لڑکے کو ہدایت نصیب ہو کہ وہ اپنے شیطانی اور مکروہ فعل سے باز آجائے۔ آئندہ وہ کبھی فون کرنے، خطوط لکھنے یا دھمکیاں دینے کی کوشش نہ کرے اور ہمیں بھی ذہنی و قلبی سکون نصیب ہو۔ مجھے خدا کی ذات پر یقین کامل ہے کہ وہ ہمیں اس مشکل سے نجات دلائے گا۔ محترم اس دکھی بیٹی کو مایوس نہ کیجئے گا اور کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جس کو میں خود پڑھوں کیونکہ بہن مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر ذہنی پراگندگی کا شکار ہے۔ بہن کا کبھی بھی اس لڑکے کے ساتھ کوئی تعلق ہرگز نہیں رہا کیونکہ ہمارے گھرانے میں لڑکیوں کو مذہبی تعلیم دی جاتی ہے۔

جواب: اب ہمارا معاشرہ اس قدر گھناؤنا ہو گیا ہے کہ اب شریف لوگوں کا دم گھٹنے لگا ہے۔ والدین آزادی کے غلط مفہوم سے جب بچوں کی تربیت کرتے ہیں تو بچے گمراہ ہو جاتے ہیں۔ شریف گھرانوں میں لڑکیوں کو ٹیلیفون کرنا اب ایک وبا کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ اب تو محکمہ ٹیلی فون بھی عاجز آ گیا ہے۔ قانون کو تحفظ دینے والے ادارے، معاشرہ کے اس گھناؤنے کردار سے پریشان ہیں۔

میں نے اس سلسلہ میں بہت غور کیا ہے۔ میری سمجھ میں یہ بات آتی ہے کہ ایسی حرکت وہ لڑکے کرتے ہیں جو معاشرہ میں کوئی مقام حاصل نہیں کر سکے۔ محنت مزدوری کو کسر شان سمجھتے ہیں۔ والدین کی دولت پر زندگی کی آسائشیں حاصل کرنا چاہتے ہیں بلاشبہ یہ لوگ مینٹل ہوتے ہیں جو آدمی خود پاگل ہے جسے یہ بھی احساس نہیں کہ اس کی بھی بہنیں ہیں۔ اس سے اور کیا توقع کیا جا سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سب شریف خاندانوں کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔ آپ ہر نماز کے بعد 100 بار نصر من اللہ و فتح قریب پڑھ کر دعا کریں۔

ٹیلی فون آنے سے آپ خود کو کیوں مجرم محسوس کرتی ہیں؟ اب تو یہ ہر تیسرے یا چوتھے گھر کا مسئلہ بن گیا ہے اور لوگ خوب جان گئے ہیں کہ غلط ٹیلیفون کرنے والے لڑکے احساس محرومی کے مارے ہوئے ذہنی مریض ہیں۔

روح سے ملاقات

سوال:10 مہینے ہوئے کہ 36 یا 37 سال کی عورت سے میری شادی ہو گئی۔ وہ پہلے بھی دو جگہ شادی کر چکی ہے مگر ہر دو جگہ سے طلاق ہوئی۔ میرے گھر آ کر اسے دورے پڑنے لگے تو زمین پر لوٹنے لگی کہ میں نہیں رہتی۔ میں شاہ عقیق کے مزار پر جاؤں گی۔ میں اسے مزار پر لے گیا۔ پانچ مہینے سے مسلسل وہیں پر ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ موجودہ گھر نہیں جاؤں گی۔ اس پر کسی نے تعویذ گنڈہ کر دیا ہے۔ میں جب اس گھر میں جاتی ہوں تو میرا دل چاہتا ہے کہ کپڑے پھاڑ دوں اور کہیں باہر چلی جاؤں۔ پہلی دفعہ کے بعد بھی وہ یہی سب کچھ کر چکی ہے۔ گھر میں کئی دفعہ کپڑے پھاڑ دیئے ہیں۔ اسے لوہے کی زنجیر سے باندھ دیا گیا۔ پھر تعویذ گنڈوں سے ٹھیک ہو گئی۔ جب سے میرا نکاح ہوا ہے میں تنگدست رہنے لگا ہوں۔ چند لوگوں کا کہنا ہے کہ تم اس عورت کے ساتھ پریشان رہو گے جبکہ مجھے اپنی بیوی سے بہت محبت ہے اور میں اس کے بغیر گھر میں غمگین رہتا ہوں۔ وہ بھی کہتی ہے کہ تم مجھے طلاق مت دو تم بھی برباد ہو جاؤ گے اور میں بھی برباد ہو جاؤں گی۔ میں گھر میں رہنے کے لئے کہتا ہوں تو رونے لگتی ہے۔

جواب: آپ شاہ عقیق کے مزار پر چلے جائیں۔ وہاں کچھ دن قیام کریں اور کثرت سے درود شریف پڑھتے رہیں۔ روزانہ فجر اور عشاء کی نماز کے بعد مزار کے سیدھی طرف بیٹھ کر مراقبہ کریں۔ مراقبہ میں یکسوئی کے بعد جب شاہ عقیق کی روح سے ملاقات ہو تو ان سے دعا کی درخواست کریں۔ انشاءاللہ یہ مسئلہ احسن طریقہ سے حل ہو جائے گا۔

رنگ و نور کا شہر

سوال: میں تین ماہ سے مراقبہ کی مشق کر رہا ہوں اور اس دوران میرے اندر کافی تبدیلی آگئی ہے اور میں بہت سے عجیب و غریب واقعات سے گزرا ہوں۔ شروع شروع میں تو خیالات کی یلغار کا سامنا کرنا پڑا۔ جوں ہی مراقبہ کرنے کے لئے آنکھیں بند کرتا۔

فضول اور لایعنی خیالات کی رو حملہ کر دیتی لیکن رفتہ رفتہ خیالات کا زور ٹوٹ گیا اور بتدریج یکسوئی پیدا ہوتی گئی۔ اب جب مراقبہ کرتا تو کبھی کبھی یوں دیکھتا کہ میرے خیالات فلم کی صورت میں میرے سامنے آتے جا رہے ہیں۔ یعنی جو کچھ ذہن میں آرہا ہے وہ تصویری شکل میں ہے۔

جواب: بعض اوقات جسم میں کیمیائی تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ یہ ذہن نشین کرنا ضروری ہے کہ کیمیاوی تبدیلیاں یا روشنیوں میں تبدیلیاں ایک ہی بات ہے۔ جسمانی تبدیلیاں کیمیاوی کہلاتی ہیں اور روح میں تبدیلیاں روشنیوں کی تبدیلیاں سمجھی جاتی ہیں۔ بات ایک ہی ہے۔ معنی میں کوئی فرق نہیں صرف طرز بیان کا فرق ہے۔

جب کوئی شخص مراقبہ کرتا ہے یا ماورائی علوم سے متعلق کوئی دوسری مشق کرتا ہے تو کیمیاوی اور روحانی روشنیوں کو خاص تحریکات کی وجہ سے انسان کی سماعت ورائے صوت آوازوں کو سننا شروع کر دیتی ہے۔

روح کا الارم

جواب: رات کو سونے سے پہلے بلند آواز سے 10 مرتبہ کہئے: محمد طارق! مجھے فلاں وقت، اتنے بج کر اتنے وقت پر جگا دینا۔ یہ کہہ کر کسی سے بات کئے بغیر سو جایئے۔ مقررہ وقت پر ضرور آنکھ کھلے گی۔ لیکن جو نہی آنکھ کھلے فوراً اٹھ جایئے، پھر لیٹے نہ رہئے۔ اس طرح آپ نماز فجر بھی ادا کر سکیں گے اور وقت مقررہ پر مراقبہ بھی کر سکیں گے۔

روحانی غذا

سوال: گزارش ہے کہ منفی خیالات، شیطانی وسوسوں، ناگہانی آفات، لوگوں کے حسد وغیرہ سے محفوظ رہنے کے لئے کچھ ورد تحریر فرمادیں تاکہ دل کو تقویت رہے کہ روحانی غذا مل رہی ہے۔ کمزور دل انسان مایوسی کے دریا میں ڈوب جاتا ہے۔ مجھے ہزاروں قسم کے لوگوں سے سابقہ پڑتا ہے۔ کوئی تعریف کرتا ہے، کوئی نقصان پہنچانے کی دھمکی دیتا ہے، کوئی کورٹ میں کیس کرنے کی دھمکی دیتا ہے، کوئی وکیل کے ذریعے نوٹس بھیجتا ہے۔ ان سب سے مامون رہنے اور دل کو تقویت حاصل ہونا ضروری ہے۔

جواب: ہر نماز کے بعد سو مرتبہ نصر من اللہ و فتح قریب پڑھکر اپنے اوپر دم کر لیا کریں۔ انشاءاللہ آپ دشمنوں کے شر اور حسد سے محفوظ رہیں گے۔

پڑوس کے لوگوں کی خراب ذہنیت سے بچنے اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے فجر کی ادا نماز کے بعد سو مرتبہ نصر من اللہ و فتح قریب پڑھ کر پانی پر دم کریں اور اپنے سب بچوں کو پلا دیا کریں۔ انشاء اللہ آپ کے بچے دشمنوں کے شر سے محفوظ رہیں گے۔

رشتہ کی تلاش

سوال: ہم چار بہنیں ہیں اور جوان ہیں۔ ہمارا تعلق ایک متوسط گھرانے سے ہے۔ باپ اور بھائی جو کما کر لاتے ہیں سب کا سب مہنگائی کی بھینٹ چڑھ جاتا ہے اور پیسے کے بغیر کوئی لڑکی نہیں لیتا۔ ہم آج پانچ چھ سال سے بڑی بہن کے لئے رشتہ تلاش کر رہے ہیں لیکن کامیابی نہیں ہوتی۔ میرے والدین بہت پریشان ہیں اور چاہتے ہیں کہ اس فرض سے جلد سبکدوش ہو جائیں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے ہماری پریشانی دور ہونے کے لئے دعا کریں اور ایسا وظیفہ بتائیں کہ جس کی برکت سے ہمارا یہ مسئلہ حل ہو جائے۔ یقین ہے اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے سے ہماری مشکلات دور فرما دیں گے۔ آمین!

جواب: ہر نماز کے بعد سو مرتبہ ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب پڑھ کر ہاتھوں پر دم کر کے ہاتھ تین بار چہرے پر پھیر کر دعا کیا کریں۔ انشاء اللہ معاشی حالات درست ہو جائیں گے اور پھر بقول آپ کے پیسہ آئے گا تو شادی ہو جائے گی۔

روشن مستقبل

سوال: میں چاہتی ہوں کہ میرا مستقبل روشن ہو۔ میں پی آئی اے میں سیکیورٹی فورس میں ایڈمیشن لینا چاہتی ہوں اور ہر صورت میں سروس کرنا چاہتی ہوں۔ آپ سے التماس ہے کہ آپ مجھے کوئی عمل یا وظیفہ بتائیں جس سے میرا یہ کام بخوبی انجام پائے اور میرا مستقبل روشن ہو۔ آپ کے وظیفوں اور عمل سے اللہ کے فضل و کرم سے بے انتہا لوگ فیض یاب ہو چکے ہیں۔ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے نیکی کی راہ پر چلنے کی توفیق دے اور میرے کام کو تکمیل تک پہنچائے۔

آپ میرے بزرگ ہیں لہٰذا اس جذبے کو موجودہ دور کے حالات دیکھتے ہوئے غلط معنی نہ دے دیجئے گا (گستاخی معاف) میں ایک شخص جن کی تاریخ پیدائش 4 مئی ہے۔ اندازاً عمر 23/24 سال ہے، پسند کرتی ہوں۔ وہ بھی مجھے پسند کرتے ہیں۔ خدا گواہ ہے کہ ہمارے درمیان کوئی غلط قسم کے مراسم نہیں ہیں اور نہ ہی کوئی غلط اغراض و مقاصد ہیں۔ شادی نہ ہونے کی وجہ صرف یہ ہے کہ مذکورہ شخص میمن ہیں، ان کی امی نہیں مانتیں۔ ہم دونوں یہ چاہتے ہیں کہ ان کے گھر والے اور میرے گھر والے اس شادی پر راضی ہو جائیں کیونکہ شادی تو ہونی ہے لہٰذا ہم چاہتے ہیں کہ شرعی اور قانونی طور پر شادی حسب منشاء ہو اور ہم شادی کے بندھن میں بندھ جائیں۔ ہماری زندگی ایک دوسرے کے بغیر ادھوری رہے گی۔ خدا کے لئے میرا یہ کام پورا کرنے کے لئے آپ محفل مراقبہ میں ضرور دعا مانگئے گا۔ نیز مجھے میرے دونوں کاموں کے لئے عمل یا وظیفہ

بتائیں۔ میں ہر کام کرنے کو تیار ہوں۔ خدا سے امید ہے کہ وہ آپ کے سہارے میرے دونوں کام تکمیل تک پہنچائے گا۔ میرا نام اور پتہ ہرگز ہرگز شائع نہ کریں۔

جواب: آپ دونوں صاحبان رات کے وقت 12 بجے کے بعد وضو کرکے مصلیٰ پر بیٹھ کر اول آخر گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ 100 مرتبہ سورہ یاسین إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ o پڑھ کر مقصد حاصل کرنے کی دعا کریں۔ عمل کی مدت 90 دن ہے۔ ناغہ کے دن بعد میں پورے کر لیں۔

روح اور اسلام

سوال: عظیمی صاحب! طرز فکر کیا ہوتی ہے؟

جواب: ایک آدمی آنکھوں پر چشمہ نہیں پہنتا وہ جو کچھ دیکھتا ہے براہ راست دیکھتا ہے۔ دوسرا آدمی چشمہ لگاتا ہے۔ وہ جو کچھ دیکھ رہا ہے اس کے دیکھنے میں گلاس میڈیم بن جاتا ہے۔ اب اسی مثال کو اور زیادہ گہرائی میں بیان کیا جائے تو اس طرح کہا جائے گا کہ عینک میں اگر سرخ رنگ کا گلاس ہے تو ہر چیز سرخ نظر آئے گی۔ نیلا گلاس ہے تو ہر چیز نیلی نظر آئے گی۔ جس طرح انسانی تقاضے اور انسان کی نظر لوح محفوظ پر نقش ہے۔ اسی طرح شیشہ اور شیشے کی تمام صلاحیتیں بھی لوح محفوظ پر نقش ہیں۔ جب ہم کسی رنگین شیشے کو اپنا میڈیم بنائیں گے تو نظر وہی دیکھے گی جو ہمیں شیشہ دکھائے گا۔

بات طرز فکر کی ہو رہی تھی۔ طرز فکر اور نظر کا قانون ایک ہی بات ہے۔ طرز فکر ہی براہ راست اور بالواسطہ کام کرتی ہے۔ ایک طرز فکر ایسی ہے جو بالواسطہ کام کرتی ہے اور ایک طرز فکر یہ ہے کہ جو براہ راست کام کرتی ہے۔ کوئی آدمی اگر ایسے شخص کی طرز فکر کو اپنے لئے واسطہ بناتا ہے جس کی طرز فکر براہ راست کام کر رہی ہے تو اس شخص کے اندر وہی طرز فکر منتقل ہو جاتی ہے جس طرح رنگین شیشہ آنکھ پر لگانے سے ہر چیز رنگین نظر آتی ہے۔ روحانی تعلیم دراصل طرز فکر کی اس صلاحیت کو اپنے اندر منتقل کرنے کا ایک عمل ہے۔

جب کوئی بچہ استاد کی شاگردی میں آتا ہے تو استاد اس سے کہتا ہے کہ پڑھ الف، ب، جیم۔ بچے کو اس بات کا علم نہیں ہوتا کہ الف جیم کیا ہے۔ وہ اپنی لاعلمی کی بناء پر جو استاد اسے سکھاتا ہے قبول کر لیتا ہے لیکن اگر یہی بچہ الف، ب، جیم کو قبول نہ کرے تو علم نہیں سیکھ سکتا۔ مفہوم یہ ہے کہ بچے کی لاعلمی اس کا علم بن جاتی ہے۔ وہ بحیثیت شاگرد استاد کی رہنمائی قبول کر لیتا ہے اور درجہ بدرجہ علم سیکھتا چلا جاتا ہے۔

ایک آدمی جو باشعور ہے اور وہ کسی نہ کسی درجہ میں دوسرے علوم کا حامل بھی ہے۔ روحانیت کا علم حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کی پوزیشن بھی ایک بچے کی سی ہوتی ہے۔ روحانیت میں شاگرد کو مرید اور استاد کو مراد کہا جاتا ہے۔ مرید کے اندر اگر بچے کی افتاد طبیعت موجود نہیں تو وہ مراد کی بتائی ہوئی کسی بات کو اس طرح قبول نہیں کرے گا۔ جس طرح کوئی بچہ الف، ب، جیم کو قبول کرتا ہے چونکہ روحانی علوم میں اس کی حیثیت ایک بچے سے زیادہ نہیں ہے اس لئے اسے وہی طرز فکر اختیار کرنا پڑے گی جو بچے کو الف، ب، جیم سکھاتی ہے۔

روحانی استاد اپنے شاگرد سے کہتا ہے کہ آنکھیں بند کر کے بیٹھ جاؤ۔ کیوں بیٹھ جاؤ؟ اس کے بارے میں وہ کچھ نہیں بتاتا۔ بالکل اس طرح جس طرح کوئی استاد بچے سے کہتا ہے کہ پڑھو الف اور یہ نہیں بتاتا کہ الف کیا ہے اور کیوں ہے؟ پھر وہ کہتا ہے آنکھیں بند کر کے شیخ کا تصور کرو لیکن یہ نہیں بتاتا کہ تصور شیخ کیا ہے اور کیوں کیا جاتا ہے؟ اگر ابتداء میں ہی شاگرد اپنے علم کے زعم میں اس بات کو سمجھنے کی کوشش کرے کہ آنکھیں کیوں بند کی جائیں۔ تصور شیخ کیوں کیا جائے اور اس سے کیا حاصل ہو گا تو یہ طرز فکر شاگرد کے عمل کے منافی ہے کسی علم کو سیکھنے میں صرف اور صرف یہ طرز فکر کام کرتی ہے کہ استاد کے حکم کی تعمیل کی جائے اور استاد کی تعمیل حکم یہ ہے کہ لاعلمی اس کا شعار بن جائے۔

امام غزالیؒ کا ایک بہت مشہور واقعہ ہے۔ آپ اپنے زمانے کے یکتائے روزگار تھے۔ بڑے بڑے جید علماء ان کے علم سے استفادہ کرتے تھے۔ بیٹھے بیٹھے ان کو خیال آیا کہ خانقاہی نظام کو بھی دیکھنا چاہئے۔ وہ عرصہ دراز تک لوگوں سے ملتے رہے اور اس سلسلے میں انہوں نے دور دراز کا سفر بھی کیا۔ بالآخر مایوس ہو کر بیٹھ گئے۔ کسی نے پوچھا آپ ابو بکر شبلیؒ سے بھی ملے ہیں؟ امام غزالیؒ نے فرمایا کہ اب تک روحانی مکتبہ فکر کا کوئی مشہور آدمی نہیں چھوڑا۔ جس سے ملاقات نہ کی ہو۔ میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہ سب کہانیاں ہیں۔ جو فقراء نے اپنے بارے میں مشہور کر رکھی ہیں پھر انہیں خود ہی خیال آیا کہ ایک مشہور آدمی رہ گیا ہے کیوں نہ ملاقات کر لی جائے؟

قصہ کوتاہ، وہ ملاقات کے لئے عازم سفر ہوئے۔ مختلف تذکروں میں یہ بات ملتی ہے کہ جس وقت وہ عازم سفر ہوئے تو ان کا لباس اور سواری میں گھوڑے کے اوپر زین وغیرہ کی مالیت

اس زمانہ میں بیس ہزار اشرفی تھی۔ یہ کہنا کہ واقعتاً یہ صحیح ہے اس کے بارے میں ہم کچھ نہیں کہتے لیکن اتنا ضرور ہے کہ امام غزالیؒ بہت شان و شوکت کی زندگی بسر کرتے تھے۔ منزلیں طے کر کے جب حضرت ابو بکر شبلیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ایک مسجد میں بیٹھے گدڑی سی رہے تھے۔ امام غزالیؒ حضرت ابو بکر شبلیؒ کی پشت کی جانب کھڑے ہو گئے۔ حضرت ابو بکر شبلیؒ نے پیچھے مڑ کر دیکھے بغیر فرمایا۔ ”غزالی! آ گیا تو نے بہت وقت ضائع کر دیا ہے۔

شریعت میں علم پہلے ہے عمل بعد میں اور طریقت میں عمل پہلے ہے علم بعد میں ہے۔

اگر تو اس بات پر قائم رہ سکتا ہے تو میرے پاس قیام کر ورنہ واپس چلا جا۔ امام غزالیؒ نے ایک منٹ توقف کیا اور کہا کہ میں قیام کروں گا۔ یہ بات سن کر حضرت ابو بکر شبلیؒ نے فرمایا کہ سامنے مسجد کے کونے میں جا کر کھڑے ہو جاؤ۔ امام غزالیؒ مودب ایستادہ ہو گئے۔ کچھ دیر کے بعد حضرت شبلیؒ نے ان کو بلایا اور اپنے ساتھ گھر لے گئے۔ بہت خاطر مدارت کی۔ امام غزالیؒ بہت خوش ہوئے کہ مجھے بہت اچھا روحانی استاد مل گیا ہے۔ جس نے میرے اوپر آرام و آسائش کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ چند روز بعد حضرت شبلیؒ نے امام غزالیؒ سے فرمایا، بھائی اب کام شروع ہو جانا چاہیئے۔ اور کام کی ابتداء یہ ہے کہ ایک بوری کھجور لے کر شہر کے بازار میں جاؤ اور بوری کھول کر یہ اعلان کر دو کہ جو آدمی میرے سر پر ایک چپت لگائے (رسید) کرے گا اسے ایک کھجور ملے گی۔ امام غزالیؒ شام کو جب کھجوریں تقسیم کر کے واپس آئے تو پوچھا۔ حضرت یہ کام مجھے کتنے عرصے تک کرنا پڑے گا۔ حضرت ابو بکر شبلیؒ نے فرمایا ایک سال اور وہ ایک سال یہ خدمت سر انجام دیتے رہے۔ سال پورا ہوا تو امام غزالیؒ نے یاددہانی کرائی کہ حضور ایک سال پورا ہو گیا۔ حضرت ابو بکر شبلیؒ نے

فرمایا ایک سال اور، دو سال پورے ہونے کے بعد فرمایا کہ ایک سال اور جب تین سال پورے ہو گئے اور امام غزالیؒ نے اس سلسلے میں کوئی بات نہیں کی تو حضرت ابو بکر شبلیؒ نے ان سے پوچھا کہ کیا ابھی سال پورا نہیں ہوا۔ امام غزالیؒ نے فرمایا کہ سال پورا ہوا ہے یا نہیں اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ یہ سن کر حضرت نے فرمایا کہ کام پورا ہو گیا ہے۔ اب کھجوریں لے کر جانے کی ضرورت نہیں اور انہوں نے غزالی کو وہ علم جس کی تلاش میں وہ سالہا سال سے سرگرداں تھے، منتقل کر دیا۔ امام غزالیؒ جب وطن واپس پہنچے تو صورتحال یہ تھی کہ معمولی کپڑے زیب تن تھے۔ ہاتھ میں ایک ڈول تھا اور ڈول میں رسی بندھی ہوئی تھی۔ شہر والوں کو جب علم ہوا کہ امام غزالیؒ واپس تشریف لائے ہیں تو ان کے استقبال کے لئے پورا شہر امڈ آیا۔ لوگوں نے جب ان کو پھٹے پرانے لباس میں دیکھا تو حیران و پریشان ہوئے اور کہا یہ آپ نے کیا صورت بنا رکھی ہے؟ امام غزالیؒ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم اگر میرے اوپر یہ وقت نہ آتا تو میری ساری زندگی ضائع ہو جاتی۔ امام غزالیؒ کے یہ الفاظ بہت فکر طلب ہیں۔ اپنے زمانے کے یکتا عالم فاضل دانشور یہ کہہ رہا ہے کہ ”یہ علم اگر حاصل نہ ہوتا جو تین سال تک سر پر چپت کھا کر حاصل ہوا ہے تو زندگی ضائع ہو جاتی۔“

امام غزالیؒ اگر اس وقت جب ان سے کہا گیا تھا کہ سر پر ایک چپت کھانے کے بعد ایک کھجور تقسیم کرو۔ یہ سوال کر دیتے کہ جناب اس کی علمی توجیہہ کیا ہے اور سر پر چپت کھانے سے روحانیت کیسے حاصل ہو سکتی ہے تو انہیں یہ علم حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔

یہی صورتحال روحانی استاد (مراد) اور شاگرد (مرید) کی ہے۔ مرید کے اندر جب تک اپنی انا کا علم موجود ہے وہ مراد سے کچھ نہیں سیکھ سکتا۔ ہم جب کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں تو پہلے اللہ کی نفی کرتے ہیں اور پھر اللہ کا اقرار کرتے ہیں۔ لا الہ کوئی معبود نہیں الا اللہ مگر اللہ۔

اس کی عام تفسیر تو یہ ہے کہ حضور ﷺ کی بعثت کے زمانے میں بتوں کی پوجا ہوتی تھی۔ لوگ بتوں کو خدا مانتے تھے۔ لا الہ کا مفہوم یہ ہوا کہ یہ بت معبود نہیں مگر اللہ معبود ہے۔ لیکن باریک بین نظر اور گہرے تفکر اور سنجیدہ فہم سے غور کیا جائے تو اس کی تشریح اس طرح ہو گی کہ ہمارے شعوری علوم کے احاطے میں اللہ کے جاننے کی جو طرز ہے، ہم اس کی نفی کرتے ہیں اور اللہ کو اس طرح تسلیم کرتے ہیں جس طرح اللہ خود کو اللہ کہلاتا ہے اور محمد ﷺ اللہ کے قاصد ہیں۔ یعنی محمد ﷺ بحیثیت قاصد اللہ کو جس طرح بتایا ہم اسی طرح اللہ کو تسلیم کرتے ہیں۔ بتانا یہ مقصود ہے کہ پہلے ہم نے علم کی نفی کی اور پھر علم کا اثبات کیا۔ جب علم کی نفی کی تو اپنی نفی کی اور جب اپنی نفی کی تو اللہ کے سوا کچھ باقی نہ بچا۔

ہم جب کسی چیز کو اپناتے ہیں تو اس میں طرز فکر کو پہلے دخل ہوتا ہے۔ روحانیت کا اگر مجموعی طور پر کوئی دوسرا مترادف لفظ ہو سکتا ہے تو وہ طرز فکر ہے۔ چونکہ عام آدمی طرز فکر قائم کرنے کے اصول و قواعد سے واقف نہیں ہوتا اس لئے اسے ایسے آدمی کی تلاش ہوتی ہے جو طرز فکر قائم کرنے کے قانون سے واقفیت رکھتا ہو۔ ابتداء اس طرح ہوتی ہے کہ ایک بندے نے ایسا بندہ تلاش کیا جس کی طرز فکر سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وابستہ ہے۔ اس کی قربت میں بندے کو وہی طرز فکر منتقل ہو جاتی ہے اور جب اس بندے کو رسول اللہ صلی علیہ وسلم کا عرفان

نصیب ہو جاتا ہے تو اس کی طرز فکر میں گہرائی پیدا ہو جاتی ہے۔ تو اس طرز فکر سے بھی آشنا ہو جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی قربت کا ذریعہ ہے۔ زندگی میں اگر اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل ہو جاتا ہے۔ تو زندگی کامیاب ہے ورنہ پوری زندگی خسارے اور نقصان کے علاوہ کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

رات بھر روتی ہوں

سوال: یہ دیکھ کر اور پڑھ کر خوشی ہوتی ہے کہ آج بھی دنیا میں کچھ ایسے لوگ باقی ہیں جن کے پاس ایسا علم موجود ہے جو اس مادہ پرستی کے دور میں بھی اولاد آدم کو مسائل سے نجات دلوا سکتے ہیں۔ پریشان ذہنوں کو اگر سکون نہیں ہے تو سکون حاصل کرنے کا طریقہ بتا دیتے ہیں۔ خدا آپ کے علم میں ترقی عطا فرمائے۔ اور پریشان انسانوں کو پریشانیوں سے نجات دے، آمین۔ مسئلہ یہ ہے کہ میں بہت بھٹکی ہوئی ہوں۔ ذہن ہر وقت شدید الجھاؤ میں رہتا ہے۔ ہر بات کا منفی پہلو پہلے سوچتی ہوں، مثبت پہلو پر شاذو نادر ہی نظر پڑتی ہے۔ انتہائی غیر مستقل مزاج ہوں۔ ان تمام برائی کے احساس کے باوجود اپنی عادتوں کو سنوارنے میں ناکام رہتی ہوں۔

ماضی پر نظر ڈالتی ہوں تو اندازہ ہوتا ہے کہ بچپن ہی سے ضدی چڑچڑی اور احساس محرومی کا شکار رہی ہوں۔ بچپن میں والدین کو اتنی فرصت نہ مل سکی کہ وہ ان بری عادتوں کی وجہ معلوم کر سکیں البتہ یہ ضرور ہوا کہ مجھے بد تمیز اور لڑاکا کہہ کر باقی بہن بھائیوں کو مجھ سے علیحدہ رہنے کو کہا گیا نہ تم اس کے ساتھ کھیلو گے نہ اس سے لڑائی ہو گی۔ اس طریقے نے مجھ سے تمام بہن بھائیوں کو رفتہ رفتہ دور اور مجھے تنہا کر دیا۔ میں سب بہن بھائیوں میں بڑی ہوں۔

جوں جوں ہوش سنبھالتی گئی اسی قدر احساس محرومی بڑھتا گیا اور ذہنی دباؤ کی مستقل مریضہ بنتی گئی۔ تعلیم ساتھ ساتھ جاری رہی گو کہ معاشی مسئلہ شدید رہا۔ مگر خدا کے فضل و کرم سے جیسے تیسے گریجویشن اچھے نمبروں سے کر ہی لیا۔ میری گھریلو شخصیت گھر سے باہر والی شخصیت سے یکسر مختلف ہے۔ گھر میں حد سے زیادہ ذہنی دباؤ رہتا ہے۔ تنہائی پسند ہو گئی ہوں۔ گھر والوں سے رابطہ رہتا ہے اور نہ وہ لوگ مجھ سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ طریقہ کار تو بچپن سے ہی ہے۔ البتہ اب میں اگر کوشش بھی کرتی ہوں کہ بچپن کی تلخ محرومی ختم کر کے ان کے ساتھ مل جاؤں مگر ناکام ہوتی ہوں۔ کیونکہ ان کی طرف سے کوئی اچھا تاثر نہیں ملتا۔ جبکہ گھر سے باہر ایک انتہائی خوش اخلاق اور پرکشش شخصیت کی مالک ہوں۔ میرے ملنے والوں کا حلقہ خاصہ وسیع ہے۔ کچھ عرصہ صحافت سے کامیاب تعلق رہا۔ مختلف سماجی تنظیموں سے وابستہ رہی۔ میرے ملنے والوں میں پڑھے لکھے ہر عمر سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل ہیں۔

جن کے پاس بیٹھ کر آدمی کچھ سیکھ سکتا ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ میرے ملنے والے ایسے لوگ کافی تعداد میں ہیں اور اپنے بڑے سے بڑے راز اپنی پریشانیاں تک مجھے بتا دیتے ہیں جبکہ خود میں آج تک کبھی کسی کو اپنا دکھ اپنی پریشانی نہیں بتا سکی۔ میرے ملنے والے جو نہ صرف مجھ سے اچھے بلکہ علم میں بہت بڑے ہیں اکثر اپنی پریشانی میں مجھ سے مشورہ مانگتے ہیں۔ لیکن میں خود آج تک نہ اپنے آپ کو کوئی مشورہ دے سکی نہ اپنے مسائل کا حل تلاش کر سکی۔ پچھلے ایک سال سے تو میرا ذہنی الجھاؤ اس قدر بڑھ گیا ہے کہ سوچ سوچ کر آنکھوں کے گرد حلقے پڑنے لگے ہیں۔ نیند کی گولیاں کھانے کے باوجود نیند نہیں آتی۔ رات بھر روتی رہتی ہوں۔

خدا تعالیٰ سے دعا کرتی ہوں کہ پروردگار اس ذہنی کرب سے نجات دے۔ میرے گناہوں کو بخش جس طرح یہ دکھ مجھے ہے کسی لڑکی کو نہ دینا۔ میری کوئی ایسی دوست نہیں جس کو اپنا دکھ سنا سکوں۔ کسی کے ساتھ بیٹھ کر کچھ دیر بات کر سکوں۔

جواب: آپ کا مسئلہ یہ ہے کہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ البتہ آپ خود اپنے مسائل کی دلدل میں اتر گئی ہیں۔ نہایت آسان حل ہے کہ مخلوق کو عزیز کریں اور لوگوں کے کام آئیں۔ وہ کام شروع کر دیں جو اللہ کرتا ہے۔ سامنے کی بات ہے کہ اللہ نہ کھاتا ہے اور نہ اللہ کو پیاس لگتی ہے۔ اللہ کو نیند بھی نہیں آتی۔ مگر اس کے باوجود اللہ اپنی مخلوق کے لئے ہر قسم کے وسائل میسر کرتا ہے۔ اور مخلوق کی کسی بات کی پرواہ نہیں کرتا۔ مخلوق اللہ کے وجود سے انکار کرے۔ مخلوق اللہ کے بتائے ہوئے قانون پر عمل نہ کرے اس کی عبادت کرے یا نہ کرے۔ اللہ کسی کے اوپر زندگی کے وسائل پانی، ہوا اور رزق بند نہیں کرتا اور مخلوق سے کوئی توقع بھی نہیں رکھتا۔ آپ بھی توقع قائم کئے بغیر اپنی استطاعت اور صلاحیت کے مطابق اللہ کی مخلوق کی خدمت کریں۔ زندگی آپ کے سامنے رقص کرے گی اور آپ خوش رہیں گی۔

زنانی آواز

سوال: میں لڑکا تو ہوں لیکن میری آواز بالکل لڑکیوں جیسی پتلی، باریک اور ہلکی ہے۔ میں زیادہ تیز بول ہی نہیں سکتا۔ جتنا تیز بولنے کی کوشش کرتا ہوں آواز اتنی ہی حلق میں اٹک جاتی ہے اور اگر نکلتی بھی ہے تو لڑکیوں کی طرح باریک ہوتی ہے۔ سب رشتہ دار اور دوست مجھے فلمی گلوکاراؤں کے نام سے بلاتے ہیں۔ نور جہاں اور ناہید اختر سے میری آواز ملاتے ہیں۔ دو چار لوگوں میں بیٹھ کر باتیں نہیں کر سکتا۔ اس وجہ سے میں زیادہ تر گھر پر پڑا رہتا ہوں۔ اور شدید احساس کمتری کا شکار ہو گیا ہوں۔ ہر وہ لڑکا جس کی آواز مردوں جیسی ہو مجھے اپنے آپ سے بلند لگتا ہے۔ اور میں اپنے آپ کو اس سے کمتر سمجھتا ہوں۔ اسی لئے کالج میں داخلہ نہیں لیا کیونکہ اسکول میں ہی سب لڑکوں کی آواز بدل گئی تھی لیکن میں ایک بدنصیب تھا جس کی آواز وہی رہی۔ ڈاکٹروں کو بھی میں نے اپنا حلق دکھایا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اب کبھی دو آوازیں نکلتی ہیں۔ ایک باریک اور ایک ذرا موٹی۔ وہ بھی حلق کا پورا زور لگانے سے جس سے حلق دکھنے لگتا ہے۔ اس کے علاوہ مجھ سے ایک بڑی غلطی یہ ہوئی کہ میں دیومالائی کہانیوں پر مشتمل ڈائجسٹ پڑھ کر میں بہک گیا اور میں نے اپنے آپ کو ضائع کرنا شروع کر دیا۔ یعنی میں اپنی مردانہ قوت ضائع کرنے لگا لیکن کچھ ہی دنوں میں نے اس بری عادت سے توبہ کر لی۔

جواب: ایک کھلے منہ کا کورا گھڑا لیجئے۔ صبح سویرے اٹھ کر اس وقت جب سب گھر والے سو رہے ہوں چھت پر یا کسی مخصوص کمرے میں اور گھڑے کے اندر منہ ڈال کر دونوں ہاتھ

گھڑے کے کناروں پر اس طرح رکھ لیں کہ چہرے کا آدھا حصہ ہاتھوں کے اندر آجائے اور بلند آواز سے سورہ رحمٰن کی تلاوت کریں۔ سورہ رحمٰن اگر یاد نہ ہو تو حفظ کر لیں۔ کوئی بڑی سورہ نہیں ہے۔ آسانی سے یاد ہو جائے گی۔ جب تک آپ کی آواز کی نسوانیت ختم نہ ہو یہ عمل جاری رکھیں۔

زندگی کا ساتھی

سوال: میں چھوٹی عمر میں ایک لڑکے سے منسوب کر دی گئی تھی۔ سارے خاندان والے بھی یہ بات جانتے تھے۔ جب میں نے ہوش سنبھالا اور یہ بات میرے کان میں پڑی تو خود بخود میرے دل میں ان کے لئے جگہ پیدا ہو گئی اور میں نے ذہنی طور پر انہیں قبول کر لیا کچھ عرصہ پہلے بعض رشتہ داروں نے مخالفانہ کردار ادا کر کے ہم دونوں کے خاندان کے درمیان اختلاف پیدا کر دیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ اب ہماری زندگی کے ہموار راستے میں یکایک ایسے کانٹے اگ آئے ہیں جن میں سے گزرنا مشکل ہے۔

صورت حال یہ ہے کہ آنا جانا بھی مکمل بند ہو گیا ہے۔ ذرا تصور کیجئے وہ شخص جسے میں نے ہمیشہ اپنی زندگی کے ساتھی کی حیثیت دی اور جس کا تصور میرے ذہن میں پوری طرح بس گیا ہے وہ کچھ ہی دیر میں میرے لئے اجنبی کر دیا گیا ہے۔ میں یہ سوچتی ہوں تو ان کی جگہ کسی اور کے لینے کا خیال بھی سوہان روح بن جاتا ہے۔ لڑکا برسر روزگار ہے اور اس کی بھی یہی خواہش ہے کہ ہم دونوں بندھن میں بندھ جائیں لیکن خاندان والوں کے رویہ سے دونوں مجبور ہیں۔ عظیمی

صاحب! اس معاملے میں شرع میں شرم نہیں ہے۔ میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ مجھے ایسا عمل بتادیں۔ جس سے مجھے میرا حق مل جائے۔ میں نے تہیہ کر لیا ہے اگر میری شادی وہاں نہ ہوئی تو۔۔۔۔۔۔

جواب:عشاء کی نماز کے بعد ایک سو مرتبہ **ان اللہ علی کل شئی محیط** اول آخر گیارہ گیارہ باردرود شریف کے ساتھ پڑھیں اور اس وظیفہ کو چالیس روز تک کریں۔ بالکل مطمئن رہیں۔ انشاءاللہ حالات آپ کے حق میں سازگار ہو جائیں گے۔

زبان ساتھ نہیں دیتی

سوال: میں اپنی جان ختم کرنے کے درپے ہوں اگر آپ نے بھی مایوس کیا تو مجھے کوئی نہیں بچا سکتا۔ میں بچپن ہی سے احساس محرومی کا شکار ہوں۔ تھوڑی سی ڈانٹ پر رو پڑتا ہوں۔ کسی کو مجھ سے پیار نہیں ہے۔ خوبصورت ہوں نہ ہی میرے چہرے پر کوئی رونق ہے۔ دبلا پتلا سا لڑکا ہوں، کوئی مجھ سے سیدھے منہ بات تک نہیں کرتا۔ ہر وقت لوگ مجھ پر طنز کے زہریلے تیر چلاتے ہیں۔

آپ خود اندازہ کرلیں کہ اس وقت میری کیا حالت ہوتی ہو گی کمزور دیکھ کر ہر کوئی لڑنا شروع کر دیتا ہے۔ اگر کوئی گھر میں مہمان آئے تو میں شرما کر دوسرے کمرے میں چلا جاتا ہوں۔ اگر کوئی مہمان لڑکی بات کرے تو بھی شرما جاتا ہوں۔ اس لئے ہر کوئی مجھ سے بھاگتا ہے۔

کسی لڑکی سے مجبوری کی حالت میں بات کرتا ہوں تو زبان ساتھ نہیں دیتی، لڑکھڑانے لگتی ہے۔ اس وقت میری حالت دیکھنے کی ہوتی ہے۔ بہت علاج کرایا مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ مجھے اپنا مستقبل تاریک نظر آرہا ہے۔ عمر 23 یا 24 سال ہے لیکن لگتا ہے کہ میں دس بارہ سال کا ہوں۔ گھر میں ہر وقت لڑائی جھگڑا رہتا ہے۔

جواب: رات کو سونے سے پہلے اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف کے ساتھ 100 بار اللہ لا الہ الا هو الحی القیوم پڑھ کر بستر میں لیٹ جائیں۔ آنکھیں بند کرلیں اور گلابی رنگ روشنی کا مراقبہ کرتے کرتے سو جائیں۔ صبح نہار منہ اور رات کو وظیفہ پڑھنے سے پہلے عمدہ قسم کی ایک دو کھجوریں کھائیں۔ یہ عمل تین ماہ تک بلاناغہ کریں۔ ہر جمعرات کو شام کے وقت دو روپے خیرات کریں۔

زبان کھل جائے گی

سوال: اس سال عید الفطر کے پانچویں یا چھٹے روز میرے والد صاحب پر فالج کا حملہ ہوا جس سے بائیں طرف کا سر سے لے کر پاؤں تک کا سارا جسم ناکارہ ہو گیا لیکن بر وقت علاج کرانے پر آہستہ آہستہ ٹانگ اور دھڑ بھی ٹھیک ہو گیا لیکن بازو بالکل ناکارہ ہو گیا اس دوران ہم نے ہر جگہ سے اور ہر طرح کا علاج کرایا۔ بازو ویسے تو ناکارہ تھا لیکن ہر وقت بہت درد رہتا شاید بازو بھی آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جاتا لیکن دو ہفتہ پہلے فالج کا ایک اور حملہ ہوا۔ جس سے چہرہ بائیں طرف سے

پھر ٹیڑھا ہو گیا اور زبان بھی بالکل بند ہو گئی۔ منہ ہی منہ میں کچھ کہتے ہیں اور ہمیں سمجھ نہیں آتا کہ والد صاحب کیا کہنا چاہ رہے ہیں۔ بازو تو پہلے ہی ناکارہ تھا اب ٹانگ بھی تقریباً ناکارہ ہو گئی ہے۔

فالج سے پہلے انہیں شوگر اور ہائی بلڈ پریشر کی بیماریاں تھیں۔ فالج کے بعد شوگر تو بالکل ختم ہو گئی ہے لیکن بلڈ پریشر کی بیماری ابھی ہے۔ گزارش ہے کہ آپ میرے والد صاحب کے لئے جلد از جلد کچھ کریں اور کسی بہت قریب کے جمعہ کی اشاعت میں میرے خط کا جواب دے دیں۔ میرے والد صاحب کے لئے محفل مراقبہ میں دعا بھی کرا دیں۔ پانی تک نہیں پی سکتے۔ کبھی کبھار بڑی مشکل سے ایک دو گھونٹ پیتے ہیں کھانا نہیں کھا سکتے، کبھی کبھار بڑی مشکل سے ایک آدھ نوالہ کھا لیتے ہیں۔ دوائیاں اور گولیاں بھی نہیں کھا سکتے جب کھائیں گے نہیں تو کیسے آرام آئے گا۔ بالکل ہڈیوں کا ڈھانچہ بن گئے ہیں۔ ہم سے یہ سب دیکھا نہیں جاتا، پلیز آپ ان کے لئے جلد از جلد کچھ کریں۔

جواب: صاف شفاف سفید پکے شیشے کی برنی میں سفید لاہوری نمک کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے ڈالیں۔ سفید چمک دار کاغذ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الرتلک اٰیات الکتاب المبینoالرحیم الرحیم الرحیم لکھ کر برنی میں ڈال کر مضبوط ڈھکن لگا دیں۔ یہ برنی لکڑی کے اسٹول پر ایسی جگہ رکھ دیں جہاں والد صاحب کی نظر بار بار پڑتی رہے۔ والد صاحب سے کہیں کہ وہ برنی کے اندر نمک کو بار بار دیکھیں۔ انشاءاللہ زبان کھل جائے گی۔

سکون کی تلاش

جواب: آج دنیا سکون کی تلاش میں سر گرداں ہے اور سکون کا ذریعہ دنیوی وسائل کے خزانوں کو سمجھتی ہے۔ سکون دراصل ایک کیفیت کا نام ہے جو کیفیت مادیت سے ماوراء ہے۔ مادیت سے ماوراء چیز کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ مادی چیزوں کو زندگی کا مقصد نہ بنایا جائے۔ خوشی اور سکون ابدی اور لافانی چیز ہے اس لافانی چیز کو حاصل کرنے کے لئے فنائیت کے تانے بانے سے آزاد ہونا ہو گا۔ آزاد ہونے کا واحد راستہ یہ ہے کہ ہم اپنے اندر اس چیز کو تلاش کریں جو کبھی فنا نہیں ہوتی اور وہ چیز ہماری روح ہے جب تک بندہ اپنی روح سے واقف نہیں ہوتا وہ سکون کی دنیا میں داخل نہیں ہو سکتا۔

سر اور معدہ

جواب: بال تیزی سے جھڑنے اور سر میں خشکی کی وجہ سے معدے میں خرابی اور تیزابیت کی اصلاح کے لئے کلونجی دیجئے۔ خشکی اور بال گرنا بند ہو جائیں گے۔ رات کو سوتے وقت روزانہ سر میں بادام، روغن جذب کیجئے۔ کھانوں میں زیادہ چٹ پٹی چیزیں نہ کھائیں۔ دال اور ترکاریاں زیادہ کھائیں۔

سوتے میں پیشاب نکل جاتا ہے

سوال: میرے تمام چھوٹے بھائی بہن رات کو جب سوتے ہیں تو سونے کے دو گھنٹہ کے بعد بستر پر پیشاب کر دیتے ہیں۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ وہ سونے سے پہلے پیشاب کر کے سوتے ہیں پھر بھی بستر پر پیشاب کر دیتے ہیں۔ اتنی گہری نیند سوتے ہیں کہ اگر انہیں پیشاب کرنے کے لئے اٹھایا بھی جائے تو وہ اٹھ نہیں سکتے۔ پیشاب کی مقدار کبھی کم، کبھی زیادہ ہوتی ہے۔ میرے والدین نے ہر قسم کا ڈاکٹری، حکیمی اور ہومیو پیتھی کا علاج کروایا مگر فائدہ نہیں ہوا۔

جواب: آپ کے بھائی اور بہن رات کو جب گہری نیند سو جائیں ان کے قریب سرہانے کی طرف کھڑے ہو کر ایک مرتبہ سورہ بقرہ کی آیت الم سے یومنون بالغیب تک پڑھ کر سنادیا کریں۔ اتنی آواز سے کہ نیند خراب نہ ہو۔ یہ عمل 21 روز تک کریجئے۔ انشاءاللہ فائدہ ہو گا۔

سایہ

سوال: میرا لڑکا غلام حسین جس کی عمر تقریباً 12 سال ہے۔ رات کو ڈر جاتا ہے حالانکہ میرے ساتھ کمرے میں سوتا ہے میں نے اسے سمجھایا ہے کہ ڈرنے اور خوفزدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں، میں موجود ہوں۔ ڈرنا کم ہمت اور بزدل لوگوں کا کام ہے لیکن وہ کہتا ہے کہ یہ سب ٹھیک ہے لیکن مجھے نظر آتا ہے کہ کمرے کے باہر کوئی کھڑا ہے اور کبھی دیکھتا ہوں کہ کوئی

صحن میں چل رہا ہے پھر یکایک یہ سایہ غائب ہو جاتا ہے۔ پہلے میں اسے وہم سمجھتا تھا لیکن لڑکا برابر یہ شکایت کر رہا ہے۔

جواب: ایسا کیوں ہوتا ہے اور سایہ کیا ہے؟ اس پر انشاء اللہ آئندہ روشنی ڈالی جائے گی۔ آپ بچے کو غذاؤں میں نمک کم سے کم کھلائیں اور ہو سکے تو ایک ہفتہ مطلق نمک نہ کھلائیں۔ پھر آہستہ آہستہ نمک کھلائیں لیکن کم۔ اس کے برعکس میٹھی چیزیں قدرے زیادہ کھلائیں۔ ہفتہ دس دن میں سایہ نظر آنا اور ڈر خوف کی کیفیت ختم ہو جائے گی۔

سیپ کی پوٹلی

سوال: تقریباً ڈھائی ماہ پہلے میرے ہاتھ پر چند دانے نکلے جو بعد میں بڑھ کر سارے جسم پر پھیل گئے۔ شروع میں تو یہ دانے گرمی دانوں کی طرح ہوتے ہیں لیکن بعد میں پھیل کر بہت بڑے ہو جاتے ہیں اور خارش بھی بہت ہوتی ہے۔ ڈھائی ماہ سے اس کا علاج کروا رہی ہوں لیکن پرانے دانے ٹھیک ہونے کے ایک دو دن بعد اتنے ہی دانے مزید نکل آتے ہیں اور ان کے داغ بھی رہ جاتے ہیں۔ جو ڈاکٹر کی بتائی ہوئی کریموں سے کچھ تو دور ہو جاتے ہیں لیکن نئے دانے پھر وہ مسئلہ پیدا کر دیتے ہیں۔ یہ سلسلہ مسلسل چل رہا ہے اب تو میں سخت پریشان ہو گئی ہوں۔ آپ سے التماس ہے کہ کوئی ایسا علاج بتائیں جو مجھے اس مرض سے مکمل نجات دلائے۔

جواب: آدھا پاؤ سمندری سیپ لے کر تیز گرم پانی سے دھولیں۔ پھر انہیں خشک کر کے ہاون دستہ میں موٹا موٹا کوٹ لیں۔ کوٹی ہوئی سیپ کے بڑے بڑے ٹکڑے کپڑے کی پوٹلی میں باندھ کر کسی بڑے برتن میں پانی بھر کر اس میں ڈال دیں اور پانی کو خوب اچھی طرح ابال لیں۔ پینے اور کھانے پکانے کی تمام ضرورت کے لئے یہ پانی استعمال کریں۔ سٹین لیس سٹیل یا مٹی کے برتن میں چوبیس گھنٹے کے بعد نیا پانی پکایا جائے تاہم سیپ کی ایک پوٹلی چودہ دن تک استعمال کی جائے۔ علاج کی مدت سیپ کی چار پوٹلیوں کے مکمل استعمال تک ہے۔ علاج کے دوران لال مرچ اور گرم چیزوں سے پرہیز کیا جائے۔ دانوں اور سوکھی خارش سے نجات مل جائے گی۔

سر کے بال گر رہے ہیں

سوال: میری عمر سولہ سال ہے اور میرے سر کے بال خشک ہو کر گرنے شروع ہو گئے ہیں۔ ہاتھ لگاؤ تو ٹوٹ جاتے ہیں۔ تیل بھی کافی لگایا لیکن کوئی اثر نہیں ہوا۔ برائے مہربانی کوئی ایسا وظیفہ یا آزمودہ نسخہ بتائیں جس سے میرے سر کے بال دوبارہ ملائم اور مضبوط ہو جائیں۔

جواب: صاف شفاف سفید رنگ کے پکے شیشے کی ایک بڑی بوتل لے کر اس کے اوپر نیلے رنگ کا ٹرانسپیرنٹ کاغذ اس طرح چپکا دیں کہ بوتل اوپر نیچے اور اطراف سے کاغذ کے اندر آ جائے۔ اب تو اس بوتل میں ایک چوتھائی اوپری حصہ خالی چھوڑ کر خالص تلوں کا تیل بھر دیں۔ اور بوتل میں گیارہ عدد زرد رنگ چنبیلی کے پھول ڈال دیں۔ مضبوط کارک لگا کر دھوپ میں ایسی جگہ رکھ دیں جہاں سارا دن دھوپ رہتی ہو۔ شام کے وقت بوتل اٹھا کر کمرہ میں لکڑی

کے اسٹول پر یا لکڑی کی کرسی پر رکھ دیں۔ صبح پھر دھوپ میں رکھیں۔ یہی معمول چالیس روز تک برقرار رکھیں۔ چالیس دن پورے ہونے کے بعد رات کو سوتے وقت اس تیل کو سر میں خوب اچھی طرح جذب کریں۔ بال گھنے اور چمک دار ہو جائیں گے اور ٹوٹنا بھی بند ہو جائیں گے۔

سانس کی بیماری

سوال: میں گذشتہ 18 ماہ سے سانس کی بیماری میں مبتلا ہوں علاج کیا لیکن دواؤں سے ری ایکشن ہو گیا۔ پریشان ہو کر دواؤں کا استعمال چھوڑ دیا ہے۔ رات گئے تک انتہائی تکلیف اور گھبراہٹ کے عالم میں پورے گھر میں گھومتا رہتا ہوں۔ ایسا لگتا ہے کہ میرے گلے میں موجود غدود اور سانس کی نالی میں انتہائی لیس دار کوئی شئے جمی ہوئی ہے۔ جو پھیپھڑوں تک گئی ہوئی ہے اس لیس دار رطوبت کی وجہ سے سانس لینا میرے لئے انتہائی دشوار ہوتا ہے۔ یہ تکلیف خاص طور پر رات کے وقت زیادہ ہو جاتی ہے عجیب بات یہ ہے کہ بلغم گلے میں سے نہیں نکلتا۔

جواب: رنگ اور روشنی سے علاج کے طریقے پر نارنجی رنگ کا پانی تیار کر کے صبح شام 2,2 اونس پئیں اس کے ساتھ ساتھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یَا فَارِقُ یَا فَارِقُ یَا فَارِقُ
یَا فَارِقُ یَا فَارِقُ یَا فَارِقُ
یَا فَارِقُ یَا فَارِقُ یَا فَارِقُ

چینی کی پلیٹوں پر زردے کے رنگ سے لکھ کر پانی سے دھو کر دن میں تین مرتبہ پئیں۔ ایسی فضا میں وقت گزاریں جو گرد و غبار سے بالکل پاک ہو۔ کھٹی اور سرد چیزوں سے پرہیز کریں۔ زیادہ گرم اور زیادہ سرد جگہ پر رہنا بھی اس مرض میں ناساز گار ہے۔

سینے میں درد

سوال: میں بہت سخت پریشان ہوں۔ پتہ نہیں مجھے کونسی بیماری ہو گئی ہے۔ علاج مسلسل جاری ہے۔ ایکسرے، خون اور دیگر ٹیسٹ صحیح آئے تو ڈاکٹروں نے مجھے نفسیات کے ماہر کے پاس بھیج دیا۔ میرا دل شاہد ہے کہ مجھے نفسیاتی بیماری نہیں ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ تم سوچتی زیادہ ہو۔ کوئی کہتا ہے کہ کمزوری ہے، جانے کتنے ڈاکٹر بدل ڈالے، ہزاروں روپیہ خرچ کیا گیا اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔ شوہر بھی اب مجھ سے تنگ ہو گئے ہیں وہ بے چارے کیا کریں ہر دوسرے دن ڈاکٹروں کے پاس جاتی ہوں۔ کوئی دن اچھا نہیں گزرتا، دل بجھ کر رہ گیا ہے۔ سینے کے بیچ میں درد محسوس ہوتا ہے اور کئی کئی دن رہتا ہے کبھی سر میں سنسناہٹ ہونے لگتی ہے۔ دل ایک دم دھک سا ہو جاتا ہے اور دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔ یہ سب کچھ مجھے وقفہ وقفہ سے ہوتا ہے۔ کسی کی بیماری کے بارے میں سن نہیں سکتی۔ حالت فوراً خراب ہو جاتی ہے۔ آپ کو آخری سہارا سمجھ کر خط لکھ رہی ہوں۔

جواب: رات کو سونے سے پہلے اور صبح سویرے سورج نکلنے سے پہلے کسی ایسی جگہ پر لیٹ جائیں جو ہوادار ہو ناک کے دونوں نتھنوں سے آہستہ آہستہ سانس اندر کھینچیں اور ساتھ میں

تصور کریں کہ صحت اور شفایابی ایک نیلی شعاع کی صورت میں آپ کے سانس کے ساتھ ساتھ سینے میں داخل ہو رہی ہے۔ جب سینہ سانس سے بھر جائے تو آہستہ آہستہ اس تصور کے ساتھ سانس باہر نکال دیں کہ آپ کی تمام بیماریاں سانس کے ساتھ فضا میں تحلیل ہو رہی ہیں۔ گیارہ مرتبہ یہی عمل کریں اور روزانہ ایک ایک چکر کا اضافہ کر کے 23 مرتبہ تک لے جائیں اور پھر اس کو معمول بنالیں۔

غذا میں نمک کم کر کے چوتھائی کر دیں اور بازار کا پسا ہوا نمک استعمال نہ کریں۔ مصالحہ دار، ثقیل اور چکنی غذاؤں سے پرہیز کریں۔

صبح اور شام ایک ایک چمچہ شہد استعمال کریں۔

سانس رک جاتی ہے

سوال: آپ نے ایک ایسے بچہ، جس کی روتے روتے سانس رک جاتی ہے اور بے حد نڈھال ہو جاتا ہے کے لئے شہادت کی انگلی پر یاحی یاقیوم پڑھ کر 21 روز تک شہد چٹانے کے لئے بتایاہے۔ عرض ہے کہ میرے بچے کی بھی یہی کیفیت ہے۔ اس کی عمر دو سال ہے۔ جب روتا ہے تو بہت دیر میں سانس آتا ہے۔ ہاتھ پیر بلکہ پورا جسم ڈھیلا چھوڑ دیتا ہے اور ہونٹ اودھے ہو جاتے ہیں۔ پیٹھ پر ہاتھ مارنے سے کافی دیر بعد سانس آتا ہے۔ آپ برائے مہربانی جواب میں یہ فرمادیجئے کہ کیا میں بھی یہ علاج کر سکتی ہوں۔

جواب: آپ اپنے بچے کا مذکورہ طریقہ پر علاج کریں۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا کرینگے۔ اس کے علاوہ رات کے وقت جب بچہ گہری نیند سو جائے تو اتنی آواز سے کہ نیند خراب نہ ہو ایک مرتبہ سورۂ فلق پوری سورہ پڑھ دیا کریں، چالیس روز تک۔

سانولا رنگ

سوال: بچپن میں خسرہ نکلی تھی جس کی وجہ سے میرا رنگ سانولا ہو گیا ہے۔ بچپن سے اب تک ہر قسم کا علاج کرا چکی ہوں مگر رنگ صاف نہیں ہوتا۔ کوئی ایسا وظیفہ بتادیں کہ جس کی برکت سے میرا رنگ صاف ہو جائے۔

جواب: ایک طشتری پر زردہ کے رنگ اور پانی سے **بسم اللّٰہ الرحمن الرحیمo خَلَقَ الاِنْسَانَ عَلَّمَهُ البَيَانَ** لکھ کر دودھ سے دھو کر صبح نہار منہ چالیس روز تک پئیں۔ اس عمل سے انشاءاللہ رنگ وروپ نکھر آئے گا۔

سردی میں پسینہ

سوال: میری عمر اٹھارہ سال ہے مجھے گرمی بہت لگتی ہے۔ سخت سے سخت سردی میں بھی میری ناک پر پسینہ آتا رہتا ہے اور گرمی میں تو شکل ہی بگڑ جاتی ہے۔ چہرے پر چرخ چڑھ جاتا ہے، رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا آنے لگتا ہے۔ رنگ دن بدن کالا ہوتا جارہا

ہے۔ جس کی وجہ سے میں احساس کمتری کا شکار ہو گئی ہوں۔ خوبصورت لڑکیوں کے سامنے اٹھنے بیٹھنے میں شدید احساس کمتری ہوتا ہے۔ خدا کے لئے کوئی ایسی تجویز کر دیں کہ میری مشکل آسان ہو جائے۔ جب صبح سو کر اٹھتی ہوں یا رات کو سوتے میں آنکھ کھل جاتی ہے تو ایک قسم کا خوف مجھ پر طاری رہتا ہے اور ہر وقت یہ سوچتی رہتی ہوں کہ میں بوڑھی ہوتی جا رہی ہوں۔

جواب: روزانہ تین عدد چینی کی پلیٹوں پر زردہ کے رنگ اور عرق گلاب سے **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمَاتِ رَبِّی** لکھ کر ایک پلیٹ صبح، ایک شام اور ایک رات کو پانی سے دھو کر بلاناغہ چالیس روز تک پئیں۔

سوچوں میں ڈوبے رہنا

سوال: میرے بھائی ان دنوں پریشان ہیں۔ ہر وقت سوچوں میں ڈوبے رہتے ہیں اور صحت روز بروز خراب ہوتی جا رہی ہے۔ ان کی اس حالت کا ذمہ دار ان کا ایک دوست ہے جسے وہ بہت چاہتے ہیں لیکن وہ دوست حد سے زیادہ خود غرض ہے۔ بھائی کی وجہ سے پورا گھر اس شخص کی بے انتہا عزت کرتا ہے لیکن اس کا حال یہ ہے کہ نہ صرف یہ بھائی سے سیدھے منہ بات نہیں کرتا بلکہ دیگر دوستوں کے سامنے ان کے ساتھ نہایت توہین آمیز انداز میں پیش آتا ہے۔ ان سب باتوں کے باوجود بھائی شام کو تھکے ہارے واپس آتے ہیں تو آرام کے بجائے اپنے مطلب پرست دوست کی ایک جھلک دیکھنے نکل جاتے ہیں اور پھر رات گئے گھر لوٹتے ہیں۔

تشویشناک بات یہ ہے کہ دوست کی بے رخی کے باوجود بھائی گھر والوں سے دور اس نامعقول شخص کی طرف کھنچے جا رہے ہیں۔ میں آپ سے دست بستہ التجا کرتی ہوں کہ کوئی ایسا روحانی علاج بتادیں کہ ہمارا کھویا ہوا بھائی ہمیں واپس مل جائے ورنہ ان کا مستقبل برباد ہو جائے گا اور اس بات کا والدین کو کس قدر صدمہ ہو گا اس کا اندازہ آپ بخوبی کر سکتے ہیں۔

جواب: جب تک آپ کے بھائی کا ذہن نارمل ہو روزانہ رات کو سوتے وقت 41 مرتبہ آیت الکرسی عظیم تک پڑھ کر پانی پر یا دودھ پر یا چائے پر دم کر کے پلا دیا کریں۔

سیاہ رنگ چہرہ

سوال: آج سے چار سال پہلے میری صحت بہت اچھی تھی۔ چہرے پر نور اور چمک تھی، بال لمبے گھنے اور خوبصورت تھے۔ رنگ بھی گورا تھا، شخصیت بھی پرکشش تھی جو دیکھتا تھا پسند کرتا تھا مگر اب یہ حال ہے کہ نہ میری صحت اچھی ہے اور نہ چہرے پر وہ نور اور چمک ہے۔ بال دو سال سے گر رہے ہیں ہر جتن کر لیا مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ چہرے کی رنگت بالکل سیاہ پڑ گئی ہے۔ شخصیت میں بھی کوئی کشش باقی نہیں رہی۔ جسم میں ہڈیاں نکل آئی ہیں۔ ہر آدمی یہی کہتا ہے کہ تم کو کیا ہو گیا تم تو وہ لڑکی ہی نہیں رہیں۔ جب میں یہ سنتی ہوں تو رونا آتا ہے۔ اپنے ساتھ کی لڑکیوں کو دیکھ دیکھ کر دل بہت کڑھتا ہے۔ بہت سے ڈاکٹروں کو بھی دکھا چکی ہوں۔

سب یہی کہتے ہیں کہ سب ٹھیک ہے۔ خون بھی ٹیسٹ کروایا وہ بھی ٹھیک ہے۔ اپنے آپ کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے جیسے سالوں کی بیمار ہوں۔ خدا کے لئے اس مسئلہ کو اپنی بیٹی کا مسئلہ سمجھتے ہوئے کوئی مفید مشورہ دیں۔ میرے بہت سے رشتے آتے ہیں لیکن لوگ دیکھ کر کہتے ہیں کہ لڑکی میں کوئی خاص بات نہیں ہے جبکہ یہ حال ہونے سے پہلے لوگ میرا رشتہ ٹوٹ ٹوٹ کر مانگا کرتے تھے۔

جواب: اس مرض کے محرکات یہ ہیں کہ آپ مسلسل ذہنی دباؤ کا شکار ہیں۔ اور اس دباؤ کی وجہ سے بے خوابی آپ کے اوپر مسلط ہو گئی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آپ بھرپور نیند نہیں سوتیں۔ ممکنات میں ہے کہ آپ نسوانی مرض کی بھی مریضہ ہوں۔ آرام و سکون اگر مل جائے تو آپ کی صحت بحال ہو جائے گی۔ ڈپریشن اور دماغی خلفشار سے نجات کا موثر طریقہ یہ ہے کہ آپ اس بات کی مشق کریں کہ ہر بات کا رخ اللہ کی طرف موڑ دیا کریں۔ اللہ میاں فرماتے ہیں کہ "اور وہ لوگ جو علم میں مستحکم ہیں کہتے ہیں ہمارا یقین یہ ہے کہ ہر چیز اللہ کی طرف سے ہے۔"

کسی عالم سے یہ آیت معلوم کر کے ہر نماز کے بعد ایک سو بار تین ماہ تک ورد کریں۔

سائیکالوجی

سوال: میرے بچے کی عمر اب ساڑھے چھ ماہ ہے۔ پیدائش کے بعد سے ہی وہ بہت زیادہ روتا تھا۔ مختلف ڈاکٹروں کو دیکھایا کسی نے کان کی دوادی تو کسی نے پیٹ کی لیکن بچے کو کوئی

افاقہ نہیں ہوا۔ ہم نے اسپیشلسٹ کو بھی دکھایا لیکن بچہ پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہوا۔ اب اس کی حالت یہ ہے کہ رونے میں کافی کمی واقع ہوگئی ہے۔ عام طور پر اپنے بازو اور ٹانگیں اکڑا کر رکھتا ہے۔ چھ ماہ ہوجانے کے بعد بھی بالکل نہیں بیٹھتا۔ ٹانگیں کافی کمزور لگتی ہیں۔ آواز دو تو کوئی رد عمل ظاہر نہیں کرتا۔ کبھی کبھی دیکھتا ہے آواز بھی نہیں نکالتا۔ کوئی چیز دکھاؤ تو اتفاقاً نظر پڑے تو دیکھتا ہے اور اس کی طرف ہاتھ بڑھانے یا پکڑنے کی کوشش نہیں کرتا۔ منہ پر ہاتھ لگا کر ہنسانے کی کوشش کرو تو کبھی کبھی ہنستا ہے۔ کبھی تو معمولی شور سے ہڑبڑا جاتا ہے اور ویسے بھی سوتے میں ہڑبڑا کر ہلتا رہتا ہے۔ جب تک اس کی ٹانگوں اور پیٹ پر تکیہ نہ رکھو وہ سکون سے نہیں سوتا اور اسی طرح سوتا اور اسی طرح اٹھتا رہتا ہے۔ ایک اسپیشلسٹ کا کہنا ہے کہ پیدائش کے بعد اس کے دماغ میں مناسب مقدار میں آکسیجن نہ پہنچنے کی وجہ سے اس کے دماغ کے کچھ خلیے کمزور ہیں۔ جس کی وجہ سے اس کی یہ حالت ہے۔ ایک اور اسپیشلسٹ کا کہنا ہے کہ اس کو بخار ہوا ہے اور وہ دماغ پر چڑھ گیا ہے۔ خدا معلوم اصل وجہ کیا ہے۔ آپ سے التجا ہے کہ کوئی ایسا طریقہ بتائیں جس سے میرا بیٹا بالکل ٹھیک ہوجائے۔

جواب: بچہ کو رات کے وقت نیلی روشنی میں لٹائیں۔ کمرہ میں ساری رات نیلا بلب روشن رکھیں۔ پیراسائیکلوجی ParaPsychology کے علاج کے طریقہ پر بچہ کا ایک بڑا فوٹو ”10x12 کا بنوا کر ایک گتہ یا ہارڈ بورڈ پر رکھ کر چاروں طرف کونوں میں پن لگا دیں تا کہ فوٹو ہلے نہیں۔ بچہ جب رات کو گہری نیند سو جائے اس فوٹو کے اوپر سیاہ رنگ کی پنسل سے دائرے بنائیں اور گھڑی دیکھ کر روزانہ دس منٹ تک دائرے بناتے رہیں۔ دائرے کے اوپر دائرے

آجائیں تو کوئی حرج نہیں۔ فوٹو بالکل سیاہ ہو جائے تو بھی کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ البتہ اگر فوٹو کے اوپر خراش آجائے یا فوٹو پھٹ جائے تو نیا فوٹو بنوانا ہو گا۔ علاج کی مدت پانچ ماہ دس روز ہے۔ دوران علاج دو وقت شہد اور سوتے وقت عمدہ قسم کی ایک عدد کھجور کھلاتے رہیں۔ ایک بار صبح نہار منہ **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ هُوَ اللهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی** پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائیں۔

سیلاب اور سیمنٹ

سوال: پچھلے سال بارش کی وجہ سے کراچی میں سیلاب آگیا تھا۔ یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے۔ ہمارے شیر شاہ کے علاقے میں بھی پانی آیا اور ہمارا مکان دس فٹ تک ڈوب گیا۔ ہم نے کھلی چھت پر ساری رات بارش میں گزاری چونکہ ہمارا مکان پہلے ایک چھوٹی سی بیٹھک اور ایک کمرے پر مشتمل تھا۔ خیر جب بارش ختم ہوئی تو والد صاحب نے کمرے کے اوپر ایک اور کمرہ بنانے کا ارادہ ظاہر کیا۔

والد صاحب خود مستری بن گئے اور ہم تین بھائی مزدور۔ کچھ دنوں میں چار دیواری کھڑی کر کے سیمنٹ کی چادریں ڈال دیں۔ کمرہ تیار ہو گیا شاید سیمنٹ کی گرمی سے والد صاحب کے پاؤں خراب ہو گئے۔ جب پیروں میں پھنسیاں زیادہ نکل آئیں تو ڈاکٹر کے مشورہ پر انہیں سیونتھ ڈے ہسپتال میں داخل کر دیا لیکن نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات نکلا۔ انجکشن، ٹیبلٹ، کیپسول

اب بھی استعمال ہو رہے ہیں۔ دن بھر اچھے رہتے ہیں اور شام کو تیز بخار ہو جاتا ہے۔ آپ کوئی ایسا علاج بتائیں جس سے پیر بھی ٹھیک ہو جائے اور روز روز کے بخار سے بھی جان چھوٹ جائے۔

جواب: تین چھوٹے کاغذوں پر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
ل ل ل ل ل ل
ل ل ل ل ل ل

لکھ کر ایک تعویذ صبح، ایک شام اور ایک رات پانی سے دھو کر پلائیں۔ علاج کی مدت چالیس روز ہے۔

سکون

سوال: اس دنیا میں ہر انسان زندگی کو بہترین بنانے کے لئے ہر طرح سے کوششیں اور جدوجہد کرتا ہے۔ مگر دیکھا یہ جاتا ہے کہ اگر کسی کو ہر طرح کی دنیوی آسائشیں میسر آجائیں تب بھی وہ بے اطمینانی اور عدم تحفظ کے احساس میں مبتلا رہتا ہے جو کہ عموماً بے اختیاری ہوتا ہے۔ ہم اس بے سکونی، بے اطمینانی، پریشان خیالی اور عدم تحفظ کی کیفیت کو کس طرح ختم کر سکتے ہیں اور اس سلسلے میں کیا مذہب انسان کی مدد کر سکتا ہے؟ کیونکہ مذہب کے پیروکاروں کی اکثریت کو جب ہم دیکھتے ہیں تو بے سکونی اور عدم اطمینان کا اتنا ہی احساس انہیں بھی رہتا ہے جتنا دوسرے لوگوں کو ہوتا ہے۔

جواب: کائنات میں بے شمار نوعیں ہیں۔ ہر نوع اور نوع کا ہر فرد نوعی اور انفرادی حیثیت سے خیالات کی لہروں کے ذریعے ایک دوسرے سے مسلسل پیہم ربط ہی افراد کائنات کے درمیان تعارف کا سبب ہے۔ خیالات کی یہ لہریں دراصل انفرادی اور اجتماعی اطلاعات ہیں جو ہر لمحہ اور ہر آن کائنات کے افراد کو زندگی سے قریب کرتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہماری پوری زندگی خیالات کے دوش پر سفر کر رہی ہے اور خیالات کی کارفرمائی یقین اور شک پر قائم ہے۔ یہی نقطہ آغاز مذہب کی بنیاد ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان جو کچھ ہے خود کو اس کے خلاف پیش کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ اپنی کمزوریوں کو چھپاتا ہے اور ان کی جگہ مفروضہ خوبیاں بیان کرتا ہے جو اس کے اندر موجود نہیں ہیں۔ آدمی جس معاشرے میں تربیت پا کر جوان ہوتا ہے وہ معاشرہ اس کا دشمن بن جاتا ہے۔ اس کا ذہن اس قابل نہیں رہتا کہ اس عقیدے کا تجزیہ کر سکے۔ چنانچہ وہ عقیدہ یقین کا مقام حاصل کر لیتا ہے۔ حالانکہ وہ محض فریب ہے اس کی بڑی وجہ ہم اوپر بتا چکے ہیں کہ آدمی جو کچھ خود کو ظاہر کرتا ہے حقیقتاً وہ ایسا نہیں ہے بلکہ اس کے برعکس ہے۔ اس قسم کی زندگی گزارنے میں اسے بہت سی مشکلات پیش آتی ہیں۔ ایسی مشکلات جن کا حل اس کے پاس نہیں ہے۔ اب قدم قدم پر اسے خطرہ ہوتا ہے کہ اس کا عمل تلف ہو جائے گا اور بے نتیجہ ثابت ہو گا۔ بعض اوقات یہ شک یہاں تک بڑھ جاتا ہے کہ آدمی سمجھنے لگتا ہے کہ اس کی زندگی تلف ہو رہی ہے اور اگر تلف نہیں ہو رہی ہے تو سخت خطرے میں ہے اور یہ سب کچھ ان دماغی خلیوں کی وجہ سے ہے جن میں تیزی سے ٹوٹ پھوٹ واقع ہو رہی ہے۔ جب آدمی کی زندگی وہ نہیں ہے جسے وہ گزار رہا ہے یا جسے وہ پیش کر رہا ہے تو جس پر اس کا عمل ہے اس عمل سے وہ نتائج مرتب کرنا چاہتا ہے جو اس کے حسب خواہ ہوں لیکن دماغی خلیوں کی تیزی سے ٹوٹ پھوٹ اور ردوبدل قدم قدم پر اس

کے عملی راستوں کو بدلتی رہتی ہے اور وہ یا تو بے نتیجہ ثابت ہوتے ہیں یا ان سے نقصان پہنچتا ہے یا ایسا شک پیدا ہوتا ہے جو قدم اٹھانے میں رکاوٹ بنتا ہے۔ آدمی کے دماغ کی ساخت دراصل اس کے اختیار میں ہے۔ ساخت سے مراد دماغی خلیوں میں تیزی سے ٹوٹ پھوٹ، اعتدال میں ٹوٹ پھوٹ یا کم ٹوٹ پھوٹ ہوتا ہے۔ یہ محض اتفاقیہ امر ہے کہ دماغی خلیوں کی ٹوٹ پھٹ کم سے کم ہو جس کی وجہ سے وہ شک سے محفوظ رہتا ہے لیکن جس قدر شک اور بے یقینی دماغ میں کم ہو گی اسی قدر آدمی کی زندگی کامیاب گزرے گی اور جس مناسبت سے شک اور بے یقینی کی زیادتی ہو گی زندگی ناکامیوں میں بسر ہو گی۔ ارادہ یا یقین کی کمزوری دراصل شک کی وجہ سے جنم لیتی ہے۔ جب تک خیالات میں تذبذب رہے گا یقین میں کبھی بھی پختگی نہیں آئے گی۔ مظاہر اپنے وجود کے لئے یقین کے پابند ہیں کیونکہ کوئی خیال یقین کی روشنیاں حاصل کر کے مظہر بنتا ہے۔ مذہب ہمیں یقین کے اس پیٹرن (Pattern) میں داخل کر دیتا ہے جہاں شک و شبہات اور وسوسے ختم ہو جاتے ہیں۔ انسان اپنی باطنی نگاہ سے غیب کی دنیا کے مشاہدات سے بندے کا اپنے رب کے ساتھ ایک ایسا تعلق پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ خالق کی صفات کو اپنے اندر محیط دیکھتا ہے۔ روحانی نقطہ نگاہ سے اگر کسی بندے کے اندر باطنی نگاہ متحرک نہیں ہوتی وہ ایمان کے دائرہ میں داخل نہیں ہوتا۔ جب کوئی بندہ ایمان کے دائرے میں داخل ہو جاتا ہے تو اس کی طرز فکر میں سے تخریب اور شیطنت نکل جاتی ہے اور اگر بندے کے اوپر یقین (غیب کی دنیا) منکشف نہیں ہے تو ایسا بندہ ہر وقت تخریب اور شیطنت کے جال میں گرفتار رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج کی ترقی یافتہ دنیا میں بے شمار ایجادات اور لامتناہی آرام و آسائش کے باوجود ہر شخص بے سکون پریشان اور عدم تحفظ کا شکار ہے۔ سائنس چونکہ مادہ (Matter) پر یقین رکھتی ہے اور مادہ عارضی اور فکشن ہے اس

لئے سائنس کی ہر ترقی، ہر ایجاد اور آرام و آسائش کے تمام وسائل عارضی اور فنا ہو جانے والے ہیں جس شئے کی بنیاد ہی ٹوٹ پھوٹ اور فنا ہو اس سے کبھی حقیقی مسرت حاصل نہیں ہو سکتی۔ مذہب کے وہ پیروکار یا علماء جو عبادات کی رسوم کی حد تک پابندی کرتے ہیں اور ظاہری اعمال کو ہی اہم سمجھتے ہیں۔ وہ ایمان یعنی غیب کی دنیا کے مشاہدات سے محروم رہتے ہیں۔ نتیجتاً ان کی زندگی بھی بے سکونی، بے اطمینانی اور عدم تحفظ سے دوچار رہتی ہے۔ مذہبی اور لامذہبیت میں یہی بنیادی فرق ہے کہ لامذہبیت انسان کے اندر شکوک و شبہات، وسوسے اور غیر یقینی احساسات کو جنم دیتی ہے جبکہ مذہب تمام احساسات، خیالات، تصورات اور زندگی کے اعمال و حرکات کو ایک قائم بالذات اور مستقل ہستی سے وابستہ کر دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے انسان پر سے بے سکونی، بے اطمینانی اور عدم تحفظ کے بادل چھٹ جاتے ہیں۔ اور وہ پر سکون زندگی گزارتا ہے۔ خوش رہتا ہے، اس کے خوش رہنے سے ماحول میں بھی سکون اور مسرت کی لہریں دور کرتی رہتی ہیں۔

سیرت طیبہ ﷺ

سوال: میں بہت حاسد ہوں اور میرے اندر ہوس بہت زیادہ ہے، لہجے میں تیزی اور تلخی ہے اور سب سے بڑی برائی یہ ہے کہ میں بہت اونچا بولتی ہوں۔ بڑوں اور چھوٹوں کا لحاظ بالکل نہیں کرتی۔ میں نے گریجویشن کیا ہے اور اب کچھ عرصہ کے بعد شادی ہونے والی ہے، سوچتی ہوں دوسرے گھر میں کس طرح گزارہ ہو گا۔ پلیز خدا کے لئے آپ مجھے کوئی مشورہ دیں۔ نماز پابندی سے پڑھتی ہوں اور قرآن بھی پڑھتی ہوں۔ نماز اور قرآن پڑھتے ہوئے دنیا جہاں کے

خیال دل میں آتے ہیں اور یہ بھول جاتی ہوں کہ کیا پڑھ رہی تھی۔ یہی حال اردو اور انگلش کی ریڈنگ کا ہے۔ سامنے لکھی ہوئی چیز نظر آ رہی ہے مگر دماغ کہیں رہتا ہے کچھ کا کچھ پڑھ دیتی ہوں۔ کوئی یقین نہیں کرتا کہ پڑھی لکھی ہوں، جھوٹ بہت بولتی ہوں، غیبت سننے اور دوسروں کی غیبت کرنے میں بہت مزہ آتا ہے۔ دوسروں کو پریشان کر کے مجھے تسکین ملتی ہے۔ آنکھوں میں آنسو دیکھ کر خوش ہوتی ہوں۔ مجھے آپ کے مشورے کی اشد ضرورت ہے تا کہ میں اس پر عمل کر کے شادی کے بعد کی زندگی بہت طریقہ سے گزار سکوں۔ میں نے اپنے رویہ کے بارے میں جیسا لکھا ہے اس سے آپ خود اندازہ کرلیں کہ دوسرے گھر میں میرا گزارہ بہت مشکل ہے۔

جواب: ماشاءاللہ آپ مسلمان ہیں۔ حضور پاک ﷺ کی سیرت طیبہ ﷺ کا مطالعہ کریں۔ دن بھر کثرت سے یا حی یا قیوم پڑھیں۔ رات کو 100 بار درود شریف پڑھ کر رسول اللہ ﷺ کے روضہ اقدس کا تصور کر کے مراقبہ کیا کریں۔ بچوں میں زیادہ دلچسپی لیں۔ گھر میں جگہ کی مناسبت سے پھول یا کوئی بیل لگائیں اور پابندی وقت کے ساتھ ان گل بوٹوں کو پانی دیں۔ سورۂ فلق کا ترجمہ زبانی یاد کرلیں۔

شادی کے مسائل

جواب: ظہر کی نماز کے بعد والشمس والضحیٰ اول آخر 11 بار درود شریف کے ساتھ 21 مرتبہ پڑھ کر مراقبہ کریں۔ اور مراقبہ میں اس طرف دھیان کریں کہ میرے اوپر روشنیوں کا بنا ہوا ایک جسم موجود ہے۔ (لڑکیاں مرد کا تصور کریں اور لڑکے عورت رخ کا تصور کریں) جب

نظر کی مرکزیت قائم ہو جائے۔ روشنی کے اس رخ کو اپنے اپنے سے الگ کر کے خود سے کچھ دور لے جائیں۔ اور پھر قریب لے آئیں۔ یہ عمل تین بار کریں۔ اس عمل کی علمی توجیہہ یہ ہے کہ فرد بشر دو رخوں سے مرکب ہے۔ ایک رخ غالب رہتا ہے اور دوسرا رخ مغلوب رہتا ہے۔ جنس کا تعین غالب رخ سے ہوتا ہے مثلاً عورت میں مغلوب رخ مرد ہوتا ہے اور مرد میں مغلوب رخ عورت ہوتا ہے۔ مغلوب رخ شعور کی آنکھ سے نظر نہیں آتا۔ اس کو لاشعوری آنکھ دیکھ سکتی ہے۔ لاشعوری آنکھ سے دیکھی ہوئی چیز کا شعور میں مظاہرہ ہو جاتا ہے۔ اس عمل سے شادی کے اور گھریلو مسائل حل ہو جاتے ہیں۔

شادی

سوال: جناب عالی! آپ نے جو وظیفہ مجھے تحریر فرمایا تھا وہ میری ناقص عقل میں نہیں آرہا ہے کہ کسی طرح پڑھوں، مجھے آپ کو دوبارہ تکلیف دینا پڑ رہی ہے۔ آپ نے تحریر فرمایا تھا کہ ہر نماز کے بعد ایک تسبیح درود شریف کے ساتھ 66 مرتبہ ”اللہ“ کا ورد کر کے دعا کریں۔ اس میں ایک تسبیح سے کتنی مرتبہ مراد ہے۔ کیا سو مرتبہ یا اس سے کم یا زیادہ۔ دوسری بات یہ ہے کہ درود شریف کے ساتھ 66 مرتبہ ”اللہ“ کا ورد کس طرح کیا جائے یعنی ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد 66 مرتبہ ورد پھر ایک مرتبہ درود شریف اور پھر 66 بار ورد کی گردان کریں یا درود شریف کی تسبیح (مقررہ مقدار) پڑھ کر آخر میں 66 مرتبہ اللہ کا ورد کر کے دعا مانگیں۔ ہم جو نماز میں درود شریف پڑھتے ہیں وہی درود شریف پڑھیں یا کوئی اور مخصوص درود شریف پڑھنا ہو

گا۔ "شادی میں رکاوٹ" کا یہ وظیفہ جو کہ لڑکا لڑکی یا پھر والدین کے پڑھنے کے لئے ہے۔ کیا میں اپنی نند کے لئے وظیفہ پڑھ سکتی ہوں کیونکہ میری پانچ نندیں ہیں جن میں سے صرف ایک کا نکاح ہوا باقی سب کی عمریں زیادہ ہو گئی ہیں۔

جواب: آپ اپنی نند کے لئے وظیفہ پڑھ سکتی ہیں "اللہ" 66 مرتبہ اس طرح پڑھیں کہ ہر بار اللہ کے ساتھ درود شریف پڑھیں۔ یعنی درود شریف بھی 66 مرتبہ پڑھا جائے۔ 66 بار اللہ کا ورد کرنے کے بعد مزید 24 مرتبہ درود شریف پڑھ کر دعا مانگی جائے۔ نماز والا درود شریف پڑھا جا سکتا ہے۔

شوہر لندن میں ہیں

سوال: امید ہے کہ اپنی غم زدہ بہن سمجھ کر میری مدد فرمائیں گے۔ آپ مجھ جیسے ہزاروں بے سہارا لوگوں کے دکھ بانٹتے ہیں۔ میری بھی مدد کریں۔ میری کہانی یوں ہے کہ میری شادی کو پانچ سال ہو گئے ہیں مگر ایک دن سکون نہیں ملا ہے۔ شادی کے تین ماہ تک میرے شوہر ٹھیک رہے اس کے بعد الٹی سیدھی باتیں کرنے لگے۔ ماں باپ کو گالیاں دیتے۔ دیوروں کے ساتھ باتیں کرتے پھر ان کے والد نے ان کو لندن بھیج دیا۔ سات ماہ بعد بچی پیدا ہوئی تو پھر ان پر دورہ پڑا کہ قرآن پاک گھر سے اٹھا کر مسجد کی دیوار پر رکھ دیئے۔ غلاف اتار پھینک دیا۔ جائے نماز، تسبیح جنگل میں پھینک آئے۔ پردوں کے کپڑے اور اسلامی کتابوں کو آگ لگا دی۔ دن کے

والدنے ان کو دوبارہ لندن بھیج دیا ہے۔ میرا کوئی آسرا نہیں ہے۔ ایک والدہ تھیں وہ اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ اب میری بچی بھی چھ ماہ کی ہو گئی ہے۔

جواب: آپ کے شوہر دماغی مریض ہیں ان کا باقاعدہ علاج ہونا چاہئے۔ محض دم درود سے علاج پر تکیہ نہ کریں۔ ہسپتال میں داخل کرا کے علاج کرائیں۔ آپ کے شوہر برطانوی شہریت رکھتے ہیں۔ ان کا وہاں بہترین علاج ہو سکتا ہے۔ اس کے بجائے کہ آپ انہیں یہاں بلائیں۔ کوشش کر کے آپ وہاں چلی جائیں اور وہاں رہ کر ان کا پورا علاج کرائیں۔ صحت یابی کے لئے ہر نماز کے بعد ایک سو ایک بار یااللہ یا رحمن یا رحیم پڑھ کر دعا کیا کریں۔

شباب آمیز کہانیاں

سوال: میری عمر 17 سال ہے اور میں طالب علم ہوں۔ میرے ذہن میں طرح طرح کے مذہبی اور اس کے ساتھ ساتھ غلط قسم کے خیالات آتے ہیں۔ جس کی وجہ سے میرا ذہن بھاری رہنے لگا ہے۔ میں ہر وقت اداس رہتا ہوں کسی کام میں جی نہیں لگتا۔ محسوس ہوتا ہے کہ زبان گنگ ہو گئی ہے۔ ہاتھ پیر ٹھنڈے پڑ گئے ہیں۔ بعض اوقات اتنے چکر آتے ہیں کہ میں سر پکڑ کر بیٹھ جاتا ہوں۔ نماز میں دل لگانا چاہتا ہوں مگر خیالات کی یلغار میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

جواب: پندرہ بیس سال کی عمر میں چونکہ آدمی کے اندر میکانکی تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اس وجہ سے خیالات ایب نارمل ہو جاتے ہیں۔ یہ کوئی تشویشناک بات ہر گز نہیں ہے۔ آپ

کو جب جنسی جذبات سے متعلق خیالات آئیں تو ان سے گھبرایئے نہیں ان کو خوشی خوشی قبول کیجئے کیونکہ یہ فطری تقاضہ ہے۔ البتہ یہ کام آپ ضرور کریں کہ جب جذبات میں شدت پیدا ہو تو خیالات کی رو میں بہنے کی بجائے ذہن کا رخ قدرت کی پھیلائی ہوئی نشانیوں کی طرف موڑ دیں مثلاً یہ کہ آپ پھولوں، درختوں، پرندوں، ندیوں، سرسبز پہاڑیوں، دریا اور سمندر کی لہروں میں دلچسپی لیجئے کیونکہ یہ خیالات غیر فطری نہیں ہیں اس لئے آپ کا فطرت سے قریب آجانا آپ کے ذہنی بار کو ختم کر دے گا۔ اس سلسلے میں روحانی علاج یہ ہے کہ آپ رات کو سونے سے پہلے شباب آمیز کہانیاں، رومان پرور ناول اور فحش لٹریچر ہر گز نہ پڑھیں۔ زیادہ سے زیادہ وقت اپنے آپ کو مشغول رکھیں۔ جس چیز میں بھی آپ کی دلچسپی ہو مثلاً کھیلنا، ڈرائنگ، پینٹنگ، مطالعہ، سیر و تفریح وغیرہ۔

شوہر شکل نہیں دیکھتا

سوال: میں ایک شادی شدہ عورت ہوں اور کئی بچوں کی ماں ہوں۔ ابتدائی سالوں میں شوہر نے مجھے بھرپور پیار دیا۔ میری آسائش و آرام کا ہر طرح سے خیال رکھا۔ لیکن اب ان کی توجہ مجھ سے ہٹتی جا رہی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ میری صورت تک دیکھنا گوارا نہیں کرتے۔ راتوں کو دیر سے گھر آنا ان کا معمول بن گیا ہے۔ گھر کے کسی معاملے میں وہ دلچسپی نہیں لیتے۔ کسی بیمار کے علاج سے غرض ہے نہ بچوں کی تعلیم و تربیت سے دلچسپی۔ آخر اس رویے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: گھریلو سکون کے لئے ضروری ہے کہ میاں بیوی میں ذہنی ہم آہنگی ہو۔ جس طرح بیوی شوہر سے التفات چاہتی ہے اس طرح شوہر بھی چاہتا ہے کہ شریک حیات اس کی فطری ضروریات کا خیال رکھے۔ یہ درست ہے کہ بچے ہو جانے کے بعد عورت خاوند کی نسبت بچوں کے ساتھ زیادہ وقت گزارنے پر مجبور ہے۔ بچوں کی نگہداشت اور دیکھ بھال میں اس کی صحت کسی نہ کسی حد تک متاثر ہوتی ہے۔ اس کے اندر وہ ولولہ اور جوش بھی نہیں رہتا جس کی خاوند توقع کرتا ہے۔ لیکن ہر ذہین بیوی شوہر اور بچوں کے ساتھ زندگی گزارنے میں توازن برقرار رکھتی ہے۔ خط کا تجزیہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ آپ نے اپنی ساری توجہ بچوں پر مرکوز کر دی ہے اور آپ کے شوہر آپ کے اس طرز عمل کو ناپسند کرتے ہیں۔ میرا مشورہ ہے کہ آپ شوہر کے حقوق کا بھی خیال رکھیں۔ بات بے بات پر لڑنا جھگڑنا اور انہیں بار بار اس بات کا احساس دلانا کہ وہ آپ میں اور بچوں میں دلچسپی نہیں لیتے۔ صحیح طرز عمل نہیں ہے۔ شوہر کے حقوق پورے کریں اور ان کی ذہنی، جسمانی ضرورتوں کا پورا پورا خیال رکھیں۔

شفا دینا اللہ کا کام ہے

سوال: میرے بچے کی پیدائش قطر میں ہوئی۔ سات دن کے بعد بال اتروا کر بچہ کو اس کی ماں کے ساتھ پاکستان بھجوا دیا۔ تقریباً ساڑھے تین ماہ بعد بچہ واپس قطر لوٹا۔ جب پانچ ماہ کی عمر تک بچے نے اپنی گردن نہ سنبھالی تو ہمیں فکر لاحق ہوئی۔ اس دوران بچہ اگرچہ اپنے ہاتھ پاؤں کبھی کبھی اکڑا لیتا تھا۔ ایک دن بچہ تمام دن آنسوؤں کے ساتھ روتا رہا تو ہم پریشان ہو گئے۔

دوسرے دن بچہ کو ہسپتال لے جایا گیا تو ڈاکٹروں نے معائنہ کرنے کے بعد بچے کو ہسپتال میں داخل کرلیا۔ اور بیماری کو بچوں کی مرگی کا نام دیا۔ پھر ایک خاص ٹیسٹ کیا گیا جس میں ذہن کو کمپیوٹر کی مدد سے ٹیسٹ کیا جاتا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ عمر کے لحاظ سے بچے کا ذہن نشوونما نہیں پارہا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کی گردن بے قابو رہتی ہے اور دورے پڑتے ہیں۔ پھر بچے کو ہسپتال سے فارغ کردیا گیا۔ ہم نے بچے کو وطن لانے کا پروگرام بنایا کہ اچانک شام کو اس قدر شدید دورہ پڑا کہ بیان سے باہر ہے۔ بچے کو شدید جھٹکے لگے۔ ہسپتال لے گئے اور مسلسل چار گھنٹوں کی کوشش سے بچہ کو کچھ سکون آیا۔ دوسرے دن ہم بچے کو لاہور لے آئے۔ ایک شاہ صاحب نے بتایا کہ بچے کی ماں پر تعویذات کا اثر ہے جس کا اثر بچے پر آگیا ہے۔ پھر ایک تارک الدنیا عورت کے پاس بچہ لے جایا گیا جس نے کہا کہ بچے پر دو عدد دیونیاں ہیں وغیرہ وغیرہ۔ انہوں نے علاج کے لئے کافی پیسے خرچ کروادیئے۔ بچے کو اس ایک ماہ میں پانچ دورے پڑے اور بخار ہوگیا۔ جب میری چھٹی ختم ہوگئی تو بچے کو واپس لانا پڑا۔ یہاں آتے ہی بچے کو نمونیہ ہوگیا۔ اب وہ نمونیہ سے نجات حاصل کرچکا ہے۔ آنکھیں متواتر دائیں سے بائیں حرکت کرتی رہتی ہیں۔ ذرا سی آواز سے بچہ ڈر جاتا ہے۔ اپنے ہاتھوں کے انگوٹھوں کو شہادت اور درمیان والی انگلی میں دے کر مکا بنالیتا ہے اور بازو اکڑا لیتا ہے۔ اسی طرح ٹانگیں کمان کی طرح ٹیڑھی کرلیتا ہے۔ اس وقت جبکہ اس کی عمر گیارہ ماہ ہونے کو آئی ہے وہ گردن تک نہیں سنبھالتا۔ آوازیں دیں تو کبھی نوٹس لیتا ہے اور کبھی نہیں لیتا۔ دودھ بہت مشکل سے پیتا ہے۔ بچے کی حالت نے ہمیں سخت ذہنی کرب میں مبتلا کررکھا ہے۔

جواب:ماں کے پیٹ میں بچے کے ذہن کی نشوونما پوری نہیں ہوئی جتنی نشوونما ہوئی ہے اس مناسبت سے دنیا کی فضا کو ذہن نے قبول کیا اور جب قوت مدافعت کمزور ہوگئی تو دماغ کے وہ خلئے جو اعصاب کو کنٹرول کرتے ہیں متاثر ہو گئے۔ نتیجے میں اعصابی نظام میں خلل واقع ہو گیا۔ بچہ کے اوپر آسیب یا دیونیوں کا اثر نہیں ہے۔ یہ محض بیو قوف بنانے والی بات ہے۔ تشخیص کے مطابق ایسا علاج کیا جائے۔ جس سے دماغی نشوونما بحال ہو جائے۔ کسی طریقہ علاج میں ابھی تک میری نظر سے ایسا علاج نہیں گزرا جو پیدائشی دماغی کمزوری کو ختم کر کے پوری طرح صحت بحال کر دے البتہ روحانی علاج میں ایسی تدابیر ہیں جن کو مستقل کئی ماہ تک عمل کرنے سے یہ کمزوری رفع ہو جاتی ہے۔ آپ مجھے بچے کے دو فوٹو بھیج دیں۔ ایک اس وقت کا جب دورہ نہیں پڑا تھا اور ایک دورہ پڑنے کے بعد کا علاج تجویز کر دینا میرا کام ہے، شفاء دینا اللہ کا کام ہے۔ الحمدللہ روحانی علاج کے اس طریقہ سے بہت سے بچوں کو شفا حاصل ہوئی ہے۔

شیطانی وسوسے

سوال: میں پانچ وقت نماز پڑھتا ہوں لیکن شیطان میرے دل و دماغ پر اس طرح چھایا ہوا ہے کہ کسی وقت ذہن پراگندہ خیالات سے آزاد نہیں ہوتا۔ شیطان نے مجھے اپنا معمول بنا لیا ہے۔ وہ جو کچھ کہتا ہے میں کرنے پر مجبور ہو جاتا ہوں۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے شیطان کو آزادی دی ہے کہ وہ صراط مستقیم پر چلنے والے لوگوں کو بہکا سکتا ہے لیکن ساتھ ہی انسان کو اختیار دیا ہے کہ وہ رحمانی اور شیطانی راستوں میں سے

ایک راستہ کا انتخاب کرلے۔ جب خلوص نیت، یقین محکم، عزم راسخ اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نیک سیرت سے کوئی شخص صراط مستقیم کا انتخاب کرلیتا ہے شیطانی قوتیں اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں اگر انسان کا یقین پختہ نہ ہو تو قانون کائنات اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے۔ شیطانی وسوسوں سے نجات حاصل کرنے اور اپنے اندر یقین محکم پیدا کرنے کے لئے ہر وقت باوضو رہئے۔ رات کو سونے سے پہلے بھی وضو کر لیا کریں۔ ایک بات یاد رکھئے خیالات آتے ہیں لائے نہیں جاتے۔ انسان کا کام صرف اتنا ہے کہ وہ خیالات کو قبول کرے یا رد کر دے۔ خیالات کو رد کرنے کا یہ طریقہ غلط ہے کہ آپ ناپسندیدہ خیالات کو جھٹکنا شروع کر دیں۔ جتنا آپ خیالات کو جھٹکیں گے ان کی طاقت بڑھتی چلی جائے گی۔ غیر پسندیدہ خیالات سے آزادی حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ خیال کو رد کرنے کی بجائے ذہن کو دوسروں کاموں پر لگا دیں مثلاً آپ کے ذہن میں یہ وسوسہ آتا ہے کہ اللہ و رسول ﷺ کی قائم کردہ اخلاقی قدریں انسان کو بلند اور زندگی کی لذتوں سے محروم کر دیتی ہیں۔ اس وقت آپ کا یہ عمل ہونا چاہئے کہ آپ اس وسوسہ کو رد کرنے کی بجائے کوئی اور بات سوچنا شروع کر دیں۔ یہ کہ اگر معاشرے سے اخلاقی قدریں ختم کر دی جائیں تو حیوان اور انسان کی زندگی میں کوئی فرق نہیں رہ جائے گا۔ آپ اپنے ذہن کا رخ قدرت کی بے شمار لامتناہی نشانیوں کی طرف پھیر سکتے ہیں۔ پرندوں، پھولوں، درختوں، ستاروں، چاند، سورج، دن، رات، موسم کے ردوبدل میں غور و فکر کیجئے۔ کسی بھی قرآنی آیات کا ترجمہ پڑھ کر اس کی حکمت پر غور کیجئے۔ یہ طرز عمل اپنا لینے کے بعد کوئی بھی انسان شیطانی وسوسوں سے باآسانی نجات پا سکتا ہے۔

شادی اور شرم

سوال: میرا اس دنیا میں خدا کے سوا کوئی سہارا نہیں ہے۔ کوئی ایسا نہیں ہے جو میرے دکھ درد بانٹ لے۔ میں حوصلے سے جی رہی ہوں کہ شاید کوئی صورت اللہ نکال دیں۔ میرے والدین نہیں ہیں۔ بہن بھائی کی شادی ہو چکی ہے۔ وہ لوگ میری ذات میں دلچسپی نہیں لیتے۔ میں چاہتی ہوں کہ کسی نیک اور شریف پڑھے لکھے آدمی سے میرا رشتہ ہو جائے۔ وہ لوگ اپنی دنیا میں بہت زیادہ مگن رہتے ہیں۔ اپنی لڑکیوں کی شادی کر رہے ہیں اور اگر میں کبھی اپنے بارے میں ان کو احساس دلاؤں تو مجھے بے شرم کہہ کر میرا مذاق اڑاتے ہیں۔ کبھی عمر کا طعنہ دیتے ہیں۔ میں حد سے زیادہ پریشان ہوں۔ سہیلیوں سے اگرچہ یہ کہنے کی بات تو نہیں لیکن پھر بھی کئی سہیلیوں سے میں نے رشتہ تلاش کرنے کو کہا لیکن کوئی دلچسپی نہیں لیتا۔ میں نے بہت سارے وظائف بھی پڑھے ہیں۔ سورۃ الضحیٰ وغیرہ۔

جواب: آدھی رات گزرنے کے بعد ننگے سر ننگے پیر آسمان کے نیچے کھڑی ہو کر دونوں ہاتھ سر کے اوپر رکھ لیں۔ آنکھیں بند کر کے تقریباً دس منٹ تک **الرجال قوفرن علی النساء(سورۃ النساء)** پڑھتی رہیں اور دعا کر کے سو جائیں۔ عمل کامیابی ہونے تک کرتی رہیں۔

شوہر کا مزاج

سوال: میرے شوہر بہت بے حس ہیں۔ گیارہ سال کے عرصے میں دو تین بار آئے ہیں مگر ایسے جیسے کوئی غیر ہو۔ نہ بچوں سے دلچسپی اور نہ مجھ سے بات چیت۔ سوائے لڑائی جھگڑے کے اور جانے کے لئے ایسے بے چین ہو جاتے ہیں جیسے گھر بار یہاں نہیں وہاں غیر ملک میں ہے ۔اگر کچھ دنوں کیلئے یہاں رہتے بھی ہیں تو سوچوں میں مشغول، نہ بچوں سے بات کرنا، نہ ہی گھر میں کسی ضرورت کا خیال رکھنا اور اب کے چار سال بعد آئے تھے۔ مگر بڑی مشکل سے دو ہفتے رہے اور ایک دن پہلے ایئر پورٹ چلے گئے۔ اور وہاں کرائے کا کمرہ لے کر رہے مگر رات گھر پر نہیں گزاری۔ وہ جب بھی آتے ہیں اسی طرح پیچھا چھڑاتے ہیں جیسے ہم کوئی چیز نہیں ہیں۔ افسوس اس چیز کا ہے کہ دنیا میں میرا کوئی نہیں۔ پندرہ سال کی عمر میں اس شخص سے شادی ہوئی تھی۔ اس وقت ان کی عمر چالیس سال ہو گی۔ گیارہ بارہ سال سے میں آٹھ بچوں کی دیکھ بھال خود کر رہی ہوں اور میرے شوہر بالکل بے تعلق ہو گئے ہیں۔

میں نے کہا مجھ سے اکیلئے اتنا کام نہیں ہوتا، نہ ہی میں اب لوگوں کی باتیں سن سکتی ہوں۔ اس کا جواب یہ دیا کہ کوئی نوکری کر لے یا کسی سے نکاح کر لے۔ میں کسی کو رکھ لوں گا، گھر کی فکر نہ کر، سب کچھ ہو جائے گا۔ اس دن سے میری صحت ہر وقت خراب رہتی ہے اور دل اداس رہتا ہے۔ آپ خدا کے لئے کوئی ایسی چیز دیں کہ اس شخص کے دل میں محبت اور ہمدردی پیدا ہو۔ وہ بہت کچے کانوں کے مالک ہیں جو بھی سکھائے اسی کی سن لیتے ہیں اور ویسے ہی کرتے ہیں۔ ہر

ایک کے سامنے سچے بن جاتے ہیں اور مجھے برا بنا دیتے ہیں۔ جس کی وجہ ہے کہ میں کچھ بھی نہیں کر سکتی۔ یتیم بے سہارا جو ہوئی۔ اگر کوئی سہارا ہوتا تو شاید وہ ایسا نہ کرتے۔ خود بھی قدر کرتے اور اوروں سے بھی کراتے۔

میں جس کے ساتھ اچھائی سے پیش آتی ہوں، وہی میرا دشمن بن جاتا ہے۔ وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔ گھر میں بھی آئے دن کچھ نہ کچھ وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔ نہ گھر میں دل لگتا ہے اور نہ ہی کسی اور جگہ۔

جواب: آدھی رات گزرنے کے بعد وضو کر کے مصلیٰ پر بیٹھ جائیں۔ سو مرتبہ درود شریف اور سو مرتبہ یا حی یا قیوم کا ورد کر کے مصلیٰ پر ہی چت لیٹ جائیں۔ آنکھیں بند کر کے یہ تصور کریں کہ گلے سے ناف تک آپ کے اوپر شیشے کا ایک جار رکھا ہوا ہے۔ اس جار میں روشنیاں بھری ہوئی ہیں۔ جب روشنیاں سامنے آ جائیں، یہ دیکھیں کہ آپ کے شوہر اس جار کے اندر موجود ہیں جیسے شیشے کے کسی بڑے برتن میں مچھلی نظر آتی ہے۔ تین چار ہفتوں کے اس عمل سے آپ کے شوہر کا مزاج آپ سے ہم آہنگ ہو جائے گا۔

شوہر نے آنکھیں بدل لیں

سوال: میرے شوہر بہت اچھے تھے۔ مجھے چاہتے بھی بہت تھے لیکن جب سے خدا نے مجھے ماں بنایا ہے ان کا رویہ میرے ساتھ پہلے جیسا نہیں رہا۔ میں انہیں اس لئے برا نہیں کہوں

گی کہ یہ بات شریعت کے خلاف ہے۔ ماں بننے سے پہلے شوہر میرا اتنا خیال رکھتے تھے کہ گھر کا سارا کام خود انجام دیتے تھے۔ یہاں تک کہ مجھے کھانا پکا کر کھلاتے تھے۔ اب نہیں معلوم انہیں کیا ہو گیا ہے کہ وہ میرا پہلے جیسا خیال نہیں رکھتے۔ ذرا ذرا سی بات پر ناراض ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ مجھے اپنے شوہر سے بے پناہ محبت ہے اور میں ان کے لئے اپنی جان بھی قربان کرنے کو تیار ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ میرے شوہر ویسے ہی ہو جائیں جیسے پہلے تھے۔

جواب: سب کاموں سے فارغ ہونے کے بعد رات کو سونے سے پہلے اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ سو مرتبہ **بِسْمِ اللّٰهِ اَلْوَاسِعُ جَلَّ جَلَالُهٗ** پڑھ کر بات کئے بغیر بستر میں چلی جائیں۔ آنکھیں بند کر کے اپنے شوہر کا تصور کرتے کرتے سو جائیں اور یہ توقع اپنے ذہن سے نکال دیں کہ شوہر آپ کو کھانا پکا کر کھلائیں۔ دانشوروں کا قول ہے کہ خوش ذائقہ اور لذیذ کھانا مرد کی سب سے بڑی کمزوری ہے۔ آپ اچھے اچھے کھانے پکا کر اپنے شوہر کے سامنے رکھیں اور کبھی کبھی انہیں اپنے ہاتھ سے لقمے بنا کر کھلائیں۔ اس عمل سے محبت بڑھتی ہے۔

شکی شوہر

سوال: میری شادی کو گیارہ سال ہو گئے ہیں۔ شادی کے پہلے دن سے لے کر آج تک میرے میاں مجھ پر شک کرتے ہیں۔ بات بات پر جھگڑتے ہیں۔ کبھی پیار سے کوئی بات نہیں کی۔ میں ان کو کتنا ہی خوش کرنا چاہتی ہوں لیکن وہ زیادہ خفا ہو جاتے ہیں۔ انہیں غیر عورتیں بہت اچھی

لگتی ہیں۔ ایک رشتہ دار عورت کے سامنے میری بے حد بے عزتی کرتے ہیں۔ آپ کوئی وظیفہ بتا دیں تا کہ میرے شوہر میرے ساتھ محبت سے رہیں اور اس عورت کا خیال دل سے نکال دیں۔

جواب: سب کاموں سے فارغ ہونے کے بعد رات کو سونے سے پہلے 41مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر بات کئے بغیر بستر پر چلی جائیں۔

آنکھیں بند کر کے اپنے شوہر کا تصور کریں اور تصور کرتے کرتے سو جائیں۔ جب آپ کے شوہر کا دل غیر عورت کی طرف سے ہٹ جائے تو اس عمل کو ترک کر دیں۔

شادی روکنے کیلئے

سوال: ایک بے سہارا لڑکی، کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ میں اپنی داستان غم کہاں سے لکھوں۔ ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا نظر آتا ہے۔

اپنی زندگی سے بیزار آ گئی ہوں۔ موت کے سوا کوئی نجات نظر نہیں آتی۔ خدا کے لئے میری مدد کیجئے۔ میں نے آج تک اپنی زندگی صبر و شکر سے گزاری ہے۔ اس کا بدلہ یہ ملا ہے کہ زندگی میں غموں کے سوا کچھ بھی نہیں۔ یہ لکھتے ہوئے مجھے رونا آ رہا ہے کہ میرے لئے ایک بوڑھے شخص کا رشتہ آیا ہے۔ خدا کے لئے کوئی ایسا وظیفہ بتا دیجئے کہ میری شادی اس بڈھے سے نہ ہو۔ مجھے ڈر ہے کہ میرے والدین اس کا رشتہ قبول کر لیں گے کیونکہ وہ بہت دولت مند اور ہم غریب ہیں۔ اگر والدین نے میری شادی اس سے طے کر دی تو میں زندہ نہیں بچوں گی۔ جب سے

یہ منحوس خبر سنی ہے میری راتوں کی نیند اڑ گئی ہے۔ سب گھر والے تو مزے سے سوتے ہیں اور میں رات رات بھر روتی رہتی ہوں۔ میں نے انکار کر دیا ہے لیکن گھر والے نہیں مانتے، کہتے ہیں بوڑھا ہے تو کیا ہوا، امیر تو ہے۔

جواب: آدھی رات گزرنے کے بعد ننگے پیر اور ننگے سر کھلے آسمان کے نیچے کھڑی ہو کر نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر ایک سو ایک مرتبہ یارقیب پڑھ کر دعا کریں۔ انشاء اللہ آپ کی مرضی کے خلاف شادی نہیں ہو گی۔ ہمت اور حوصلہ سے بھی کام لینے کی ضرورت ہے۔ آپ کو شریعت نے یہ حق دیا ہے کہ شادی کے معاملے میں آپ گھر والوں کو اپنا فیصلہ سنا دیں اور اس پر قائم رہیں۔

شوہر کی محبت

جواب: سب کاموں سے فارغ ہونے کے بعد رات کو سونے سے پہلے گیارہ مرتبہ سورۃ الکوثر پوری سورۃ پڑھ کر بات کئے بغیر بستر پر چلی جائیں اور سیدھی کروٹ لیٹ جائیں۔ آنکھیں بند کر لیں اور اپنے شوہر کا تصور کرتے کرتے سو جائیں۔ اس عمل کی برکت سے آپ کے شوہر کے دل میں آپ کی تصویر نقش ہو جائے گی اور وہ آپ کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہیں کریں گے۔ آپ کو اتنا بھرپور پیار دیں گے کہ آپ پرانی ساری تکلیفیں بھول جائیں گی۔

شریعت اور طریقت

سوال: میرا آپ سے دوٹوک سوال یہ ہے کہ کیا طریقت اور شریعت الگ الگ راستے ہیں؟ ذرا وضاحت سے جواب دیجئے تا کہ روحانی شاگرد سمجھ سکیں۔

جواب: طریقت اور شریعت کوئی الگ الگ راستے نہیں ہیں۔ شریعت میں پہلے علم ہے اور عمل بعد میں لیکن یہ بات اپنی جگہ مسلم ہے کہ اس علم کی بنیاد بھی لاعلمی پر ہے۔ طریقت میں عمل پہلے ہے اور علم بعد میں۔ روحانی طالب علم کو کچھ سیکھنے کے لئے ہر حال میں پہلے اپنے علم کی نفی کرنی پڑتی ہے۔

شجر ممنوعہ کی روحانی تفسیر

سوال: مذہبی روایات میں یہ بات وارد ہوئی کہ آدمؑ پہلے جنت میں تھے مگر بعد میں اپنی غلطی کے باعث زمین پر آ گئے۔ آدم علیہ السلام کو جنت میں ایک درخت کے قریب جانے سے منع کیا گیا تھا مگر شیطان نے انہیں بہکایا اور انہوں نے اس درخت کا پھل کھالیا۔ کوئی کہتا ہے کہ یہ درخت گیہوں کا تھا، کسی کے نزدیک یہ سیب کا درخت تھا۔ درخواست ہے کہ آپ اس بات پر روحانی نقطہ نظر سے روشنی ڈالیں کہ یہ کون سا درخت تھا؟ اور اس کے قریب جانے سے آدم علیہ السلام کیوں ظالم قرار دے دیئے گئے؟

جواب: قرآن پاک میں اس درخت کا کوئی نام نہیں لیا گیا ہے۔ صرف درخت کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ روحانی نقطہ نظر سے جب لاشعوری واردات و کیفیات میں اس درخت کا مشاہدہ کیا جاتا ہے تو دراصل یہ طرز فکر کا سمبل ہے۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے ہمیں آدم علیہ السلام کی ان دونوں حالتوں کا تجزیہ کرنا پڑے گا جو جنت اور زمین پر ہیں۔ اس لئے کہ وہ درخت ہی ہے جس نے آدم علیہ السلام کو ایک حالت سے دوسری کیفیت میں داخل کر دیا۔

سورہ بقرہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں جہاں چاہو رہو اور خوش و خرم جہاں سے جی چاہے کھاؤ البتہ اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ ظلم کے خصائل میں گرفتار ہو جاؤ گے۔"

"حیث شتما" جس جگہ چاہو (حیث بہ معنی اسپیس) ان دو لفظوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اسپیس کو آدم علیہ السلام کا محکوم کر دیا گیا تھا۔ حیث یا اسپیس کائنات کی ہر چیز پر محیط ہے چنانچہ جنت میں آدم علیہ السلام کی یہ حیثیت تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو جنت کے لامحدود رقبے پر تصرف عطا کر دیا تھا یعنی آدم علیہ السلام کے لئے جنت کا وسیع و عریض رقبہ، ٹائم اور اسپیس سے آزاد تھا لیکن پھر۔۔۔۔۔

"شیطان نے ان کو گمراہ کر دیا اور جس آرام میں وہ تھے اس سے محروم کر دیا۔ ہم نے کہا تم سب اسفل میں دفع ہو جاؤ کیونکہ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمہیں ایک معینہ مدت تک زمین کو مستقر بنا کر چلانا ہو گا۔"

(القرآن)

لیکن جب یہی آدمؑ اسفل میں پہنچتا ہے تو اس کی پوزیشن بالکل متضاد ہو جاتی ہے۔ اس طرح کہ اسپیس اس پر حاوی ہے۔ قدم قدم پر اس کو وسائل کی پابندیاں گھیرے ہوئے ہیں۔ یہاں تک کہ انسان وسائل کے ہاتھ کٹھ پتلی بن کر رہ گیا ہے۔ جنت میں یہ ہو رہا ہے کہ جو کچھ جنت میں موجود ہے وہ دروبست آدمی کے ارادے کے تابع ہے۔ آدمی کا دل چاہا کہ وہ سیب کھائے لیکن سیب کا کاشت کرنا اور توڑنا زیر بحث نہیں آتا۔ سیب کھانے کو دل چاہا اور سیب موجود ہو گیا۔ پانی پینے کو دل چاہا پانی موجود ہو گیا۔ اس طرز فکر میں تصرف کی دو طرزیں سامنے آتی ہیں۔

تصرف کی ایک طرز یہ ہے کہ ایک بندہ سیب کا درخت لگاتا ہے اس کی نشوونما کا انتظار کرتا ہے۔ طویل عرصے کے بعد سیب کا درخت اس قابل ہوتا ہے کہ اس پر پھل لگے۔ اس کے اندر سیب کھانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے وہ درخت کی طرف چلتا ہے اور درخت پر سے سیب توڑ کر کھا لیتا ہے۔

تصرف کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سیب، درخت پر لگے ہوئے ہیں۔ اس درخت کو نہ کسی بندے نے زمین پر بویا ہو نہ اس کی نگہداشت کی ہے نہ اس درخت کو پروان چڑھانے میں کوئی خدمت انجام دی ہے اور نہ اسے درخت پر سے سیب توڑنے کی زحمت کرنی پڑی ہے۔ دل چاہا کہ سیب کھاؤں اور سیب موجود ہو گیا۔

اس تفصیل کا خلاصہ یہ ہے کہ جب تک انسانی صلاحیتیں زمان و مکاں کی حد بندیوں سے آزاد ہو کر کام کرتی ہیں۔ وہ سب جنت کی زندگی ہے اور جب انسانی صلاحیتیں اسپیس میں بند یا قید ہو کر کام کرتی ہیں تو یہ ساری زندگی اسفل کی زندگی ہے۔ ہر انسان کے اندر جنت اور اسفل کی زندگی ہر لمحہ متحرک رہتی ہے۔ کبھی جنت کی زندگی یعنی اسپیس (مکان) سے آزاد زندگی کا غلبہ ہو جاتا ہے اور کبھی اسفل زندگی یعنی مکانیت میں قید زندگی حواس پر غالب آجاتی ہے۔ روحانی انسان اسفل زندگی کے غلبہ کو ختم کرکے، اعلیٰ اور جنت کی زندگی کے حواس کو غالب کرنے کی جدوجہد کرتے ہیں۔ اس جدوجہد میں پہلا سبق یا پہلی کلاس کو "مراقبہ" کا نام دیا جاتا ہے۔

شکوہ

سوال: یہ واقعہ رمضان المبارک کی پہلی تاریخ کا ہے۔ ہم سب ٹی وی دیکھ رہے تھے کہ اعلان ہوا رمضان کا چاند ہو گیا ہے، کل روزہ ہے۔ سب گھر والے اوپر چھت پر چاند دیکھنے چلے گئے، میں ڈرائنگ روم میں صوفے پر لیٹ کر اللہ سے شکوہ کرنے لگی۔ اللہ میاں آپ سب جانتے ہیں میں کتنے شوق سے روزے رکھتی ہوں مگر آپ ہمارے ساتھ کیا کرتے ہیں، عید کے روز ہمیں نئے کپڑے نہیں دیتے۔ دوسرے گھروں کی طرح ہمارے گھر میں رونق نہیں ہوتی۔ جب ہم پورے روزے رکھتے ہیں تو ہمارے لیے عید خوشیاں کیوں نہیں لاتی۔ آپ سے احتجاج کرتی ہوں اب روزے نہیں رکھوں گی۔ صبح بیدار ہو کر آئینہ کے سامنے کھڑے ہو کر بال بنائے، تھوڑی دیر بعد باتھ روم میں میرے پیروں کو جھٹکا لگا۔ بڑی بہن نے مجھ کو سنبھالا۔ ایسا لگتا تھا کہ میں زمین سے

اوپر اٹھ رہی ہوں اور کشش ثقل ختم ہو گئی ہے۔ میرا رنگ پیلا پڑ گیا۔ گھر والے سمجھے مجھے کرنٹ لگ گیا ہے۔ دوسرے دن بھی پیر کانپے اور پھر پورے جسم کو جھٹکے لگے۔ دل ڈوبنے لگا اور میں چیخیں مار کر رونے لگی۔ امی ابو نے جلدی جلدی دودھ میں گلوکوز ملا کر پلایا۔ کچھ سکون ملا۔ جب یہ سلسلہ دراز ہو تا گیا تو علاج سے فائدہ نہ ہوا تو امی ایک عامل خاتون کے پاس لے گئیں۔ جو ہر طرح کا علاج کرتی ہیں اور مریض کا چہرہ دیکھ کر مرض بتا دیتی ہیں۔ مجھے دیکھا تو پوچھا تمہارے کتنے بچے ہیں؟ امی نے کہا ابھی شادی نہیں ہوئی۔ عامل خاتون جلال میں آ گئیں اور فرمایا تم اپنی بیٹی کو تباہ کرنا چاہتی ہو۔ ہم اس بات کا مفہوم بالکل نہیں سمجھے۔ قصہ مختصر علاج ہو تا رہا لیکن نہ تو مرض کی تشخیص ہوئی اور نہ ہی علاج ہوا۔ ہسپتال میں داخل کیا گیا تو وہاں بھی مرض کی کوئی خاص نشاندہی نہیں ہوئی۔ اب صورت حال یہ ہے کہ میں پیروں کے بل بیٹھ نہیں سکتی۔ آنکھیں بند کر کے لیٹتی ہوں تو جسم کو جھٹکا لگتا ہے۔

جواب: ایسا لگتا ہے کہ آپ کو بلڈ پریشر کا عارضہ ہے۔ جس کی طرف توجہ نہیں دی گئی۔ اس کے علاوہ آپ اندرونی زنانہ بیماری میں بھی ایک عرصے سے مبتلا ہیں اس طرف بھی توجہ نہیں دی گئی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ نے بیماریوں کو اپنے جسم میں لاپرواہی سے پرورش کیا ہے۔ فوراً کسی اچھے اور تجربہ کار حکیم سے رجوع کریں اور یونانی علاج کرائیں۔ روحانی علاج یہ ہے کہ جب بھی پانی پئیں تین مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر پانی پر دم کر کے پئیں۔ حکیم صاحب سے اپنے لئے غذا کا چارٹ بنوائیں۔ اس چارٹ کے مطابق غذائیں استعمال کریں۔ مرض

پیچیدہ نہیں ہے۔ انشاء اللہ بہت جلد شفا ہو جائے گی۔ میری دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و تندرستی عطا فرمائیں۔ آمین۔ ہر نماز کے بعد ایک تسبیح استغفار پڑھیں۔

ضدی بچہ

سوال: میرا بچہ محمد کامران جس کی عمر 3 سال ہے۔ انتہائی ضدی ہے۔ ہم اس کی ہر خواہش پوری کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے باوجود وہ اپنی ہر خواہش کے لئے انتہا پسندی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ اس کی دو عادتیں جنون کی حد تک پہنچی ہیں ایک یہ کہ وہ ہر وقت باہر جانا چاہتا ہے۔ گھر کا کوئی فرد اس کے سامنے گھر سے نکلنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ حد یہ کہ کوئی غیر بھی باہر جانا چاہے تو ضد کرتا ہے کہ "میں بھی جاؤں گا" درجنوں کھلونے اس وقت اس کی خواہش کے سامنے ہیچ ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو چیز اس کو اچھی لگ جائے اس کو اپنی بناڈالتا ہے، کہتا ہے یہ چیز میری ہے۔ اپنے سامنے کسی کو کوئی اہمیت نہیں دیتا۔ صبح لازمی طور پر روتا ہوا اٹھتا ہے۔ مختلف فرمائشیں کرتا ہے ایک کی تکمیل ہوتی ہے تو دوسری تیار ہوا کرتی ہے۔ اس کی ضدوں نے اسے انتہائی چڑچڑا بنادیا ہے۔

اسی بناء پر انتہائی کمزور ہے۔ ہمیں اس کی ضدوں سے نہیں اس کی کمزوری سے تشویش ہے۔ واضح رہے کہ موصوف ہر قسم کی دوا انتہائی آرام سے کھا جاتے ہیں۔

جواب: آپ اپنے بچہ کے ساتھ دوستی نہیں، دشمنی کر رہے ہیں۔ آپ نے اس کی ہر خواہش کو پورا کر کے ضدی بنا دیا ہے۔ اگر آپ کی یہ روش نہ بدلی تو وہ ذہنی مریض بن جائے گا۔ اولاد کی تربیت والدین کے اوپر فرض ہے۔ بے جا ضدیں اور جا بے جا تمام خواہشیں پوری کرنا فرائض میں داخل نہیں ہے۔ بچہ شعوری طور پر وہی سیکھتا ہے جو اسے ماں باپ سکھا دیتے ہیں۔ انسان کا شعور دو اکائیوں میں بنا ہوا ہوتا ہے۔ اس کا نصف شعور ماں باپ اور قریبی اہل محلہ کے اعمال و حرکات اور طرز فکر سے بنتا ہے اور نصف پر ماحول کا اثر غالب رہتا ہے، کتنی عجیب بات ہے کہ آپ کہتے ہیں ''ہمیں اس کی ضدوں سے نہیں کمزوری سے تشویش ہے'' یاد رکھئے اگر آپ نے اپنی طرز فکر کا محاسبہ کر کے اس میں اعتدال پیدا نہیں کیا تو آپ کو ایک بچہ کی غلط تربیت کرنے کا خدا کے ہاں جواب دہ ہونا پڑے گا۔ آہستہ آہستہ پیار و محبت کے ساتھ بچہ کی طبیعت میں تبدیلی لانا آپ کا فرض ہے۔ اس فرض میں ہرگز کوتاہی نہ کیجئے۔ ابھی کچھ نہیں بگڑا، وہ کچی لکڑی ہے آپ اسے بہت آسانی سے سدھار سکتے ہیں۔ روحانی علاج تحریر ہے اس پر عمل کیجئے اور آئندہ اپنی روش فکر کو صحیح خدوخال دیجئے۔ بچہ رات کے وقت جب گہری نیند سو جائے تو اس کے قریب کھڑے ہو کر ایک ہفتہ تک عبارت پڑھئے۔ "کامران تم بہت سعادت مند لڑکے ہو۔ ضد نہیں کرتے۔ تمہارا دماغ بہت صحت مند ہے۔ تمام باتیں ہونہار اور ہوشیار بچوں کی طرح سوچتے ہو۔ کھیلتے ہو اور خوش رہتے ہو۔" یہ عبارت پڑھتے وقت اگر بچہ نیند سے بیدار ہو جائے تو اس وقت تک انتظار کیجئے جب تک کہ وہ دوبارہ گہری نیند سو جائے۔

طلبہ متوجہ ہوں

سوال: میں طالب علم ہوں، پڑھنے میں بالکل دل نہیں لگتا۔ جیسے ہی کتاب کھولتا ہوں سر چکرانے لگتا ہے۔ کالج میں لیکچر سنتے وقت دماغ سن ہو جاتا ہے۔ اگرچہ تعلیمی کام دلچسپی اور ذوق وشوق سے کرتا ہوں لیکن منتشر خیالی اور دماغی بوجھ کی وجہ سے احسن طریقہ سے انجام نہیں دے پاتا۔ مختلف علاج کرائے لیکن فائدہ نہیں ہوا۔

جواب: سب کاموں سے فارغ ہو کر جب آپ سونے کے لئے بستر پر لیٹیں تو چت لیٹ کر آنکھیں بند کر لیں اور سامنے نظر جما کے خود کو دیکھنے کی کوشش کریں اور آپ کا چہرہ سامنے آجائے تو بہت اچھا ہے ورنہ اپنا پورا نام لے کر یہ جملے تین بار دہرائیں۔

"اے۔۔۔۔۔(پورا نام) پڑھنے لکھنے میں تمہارا دل لگتا ہے۔ نہایت توجہ اور ذوق و شوق سے پڑھتے ہو اور جو کچھ پڑھتے ہو اسے سمجھتے ہو یاد رکھتے ہو۔"

یہ جملے دہرانے کے بعد گفتگو کئے بغیر سو جائیں۔ 21 روز کے اندر آپ کی موجودہ الجھن بالکل ختم ہو جائے گی۔ کھانے میں گرم جلیبی اور اس کا شیرہ فائدہ مند ہے۔ جلیبی اور اس کے ساتھ تھوڑا سا شیرہ ضرور استعمال کریں۔

طلسمی سانپ

سوال: آپ نے ٹیلی پیتھی اور دیگر روحانی علوم اور ماورائی علوم کی تعلیم کا سلسلہ شروع کیا ہے جو کہ یقیناً ایک بالکل منفرد سلسلہ ہے۔ پاکستان میں ہی کیا پورے ایشیاء میں ایسا کوئی ادارہ نہیں ہے جہاں عوام کو باقاعدہ روحانی علوم سکھانے کا باقاعدہ انتظام اور نگرانی ہو۔ ہم اکثر ٹیلی پیتھی کے طلبہ و طالبات کی روحانی واردات پڑھتے ہیں۔ ہم نے زیادہ تر یہ دیکھا ہے کہ اکثر طالب علموں کی واردات میں نیک ارواح، اولیاء اللہ اور مقامات مقدسہ کی زیارت ہوتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ نیک ارواح ماورائی مخلوق میں شامل ہیں۔ فرشتے بھی ماورائی مخلوق میں شامل ہیں، اسی طرح شیاطین، ابلیس اور بدروحیں بھی تو ماورائی مخلوق میں شامل ہیں۔ ان سے ماورائی علوم کے طلبہ کی ملاقات کیوں نہیں ہوتی۔ براہ کرم اس بارے میں وضاحت فرمایئے۔

جواب: تمام سری علوم جن میں ٹیلی پیتھی یا انتقال افکار کا علم بھی شامل ہے، کو سمجھنے، سیکھنے اور ان علوم سے استفادہ کرنے کی دو طرزیں ہیں۔ ایک رحمانی طرز ہے اور دوسری طرز کا نام استدراج ہے۔ کلیہ یہ ہے کہ اگر علوم کی معنوی حیثیت تعمیر ہے تو وہ حق ہے اور اگر علم کی معنوی حیثیت تخریب ہے تو وہ شیطنت ہے۔ حق اور شیطنت دونوں کا تعلق طرز فکر سے ہے۔ رحمانی اور شیطانی دونوں گروہوں کی طرز فکر اور کلمہ طریق جدا جدا ہیں۔ کلمہ طریق طرز فکر کو متحرک کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

استدراجی طرز سے وابستہ لوگوں کے کلمہ طریق، دیواہ کالی واہ ہیں۔ یہ الفاظ سریانی زبان سے بھی پہلے کے ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد تخاہ اور تخیاہ حق پرست لوگوں کو کلمہ طریق ہو گیا۔ دیواہ اور کالی واہ منسوخ کر دیا گیا مگر کچھ لوگوں نے اس منسوخی کو تسلیم نہیں کیا اور اپنی تخریبی طرز فکر کے لئے اسی کو کلمہ طریق بنائے رکھا اور ان لوگوں کے انکار کی وجہ سے یہ استدراج کا کلمہ طریق بن گیا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کئی صدیاں پہلے اللہ اور الا اللہ کو کلمہ حق قرار دیا گیا۔ تخاہ اور تخیاہ کو منسوخ قرار دے دیا گیا۔ اس وقت سے اب تک حق پرست لوگوں کا کلمہ طریق اللہ اور الا اللہ ہے اور قیامت تک برقرار رہے گا۔ اس کے برعکس ذریت ابلیس اور شیطنت کے پیروکاروں نے ابھی تک ''دیواہ اور کالی واہ'' کو اپنا کلمہ طریق بنایا ہوا ہے۔ علم اور اس کی طرزوں کی تشریح قرآن پاک میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ میں کی گئی ہے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حق کا نمائندہ بنا کر فرعون کی طرف بھیجا گیا تو فرعون نے پیغمبر خدا کے معجزات کو استدراجی علوم پر قیاس کیا چنانچہ اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جادوگر قرار دے کر اپنے ملک کے تمام بڑے بڑے جادوگروں کو جمع کر لیا تاکہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ کر کے انہیں زیر کریں۔ مقابلے کے دن میدان میں ایک طرف اللہ کے پیغمبر حق کے نمائندے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کھڑے تھے اور دوسری طرف ذریت ابلیس استدراج کے نمائندے جادوگر۔ جادوگروں نے اپنی رسیاں، بان اور لاٹھیاں پھینکیں جو سانپوں اور اژدھوں کی صورت اختیار کر گئیں اس کے مقابلے میں وحی الٰہی کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا زمین پر پھینکا اور وہ اژدھا بن کر تمام طلسمی سانپوں اور اژدھوں کو نگل گیا۔ توجہ طلب نکتہ یہ ہے کہ جادوگر اپنی رسیاں پھینکتے ہیں تو یہ سانپوں

اور اژدھوں کی صورت اختیار کر لیتی ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنا عصا زمین پر ڈالتے ہیں تو وہ اژدھا بن جاتا ہے۔ یہاں تک تو جادو گروں کے فن اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزے میں کوئی فرق نظر نہیں آتا لیکن ایک قدم آگے بڑھ کر ہم یہ دیکھتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ جادو گروں کے فن پر غالب آ جاتا ہے۔ جادو گروں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ مقابلہ استدراجی اور رحمانی علوم کے درمیان فرق کی ایک واضح تشریح ہے۔ اس واقعہ سے یہ بات سامنے آ جاتی ہے کہ جادو گر اپنے علم سے فرعون کی خوشنودی چاہتے ہیں۔ اس کے برعکس حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مشن مخلوق خدا کی خدمت اور رضائے الٰہی کا حصول ہے۔ ان کو جو علوم ملے ہیں وہ اللہ کے عرفان تک رسائی حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔ کتاب ٹیلی پیتھی میں ہم نے جو کچھ پیش کیا ہے وہ اس کلمہ طریق اور طرز فکر کے تحت ہے جو انبیاء اور اولیاء اللہ کی طرز فکر ہے۔ کیونکہ واردات و کیفیات سے پہلے ٹیلی پیتھی کے طالب علم کے ذہن میں تعمیری طرز فکر کا پیٹرن بنا دیا جاتا ہے اس لیے جو کچھ واردات و کیفیات میں سامنے آ جاتا ہے وہ اس پیٹرن کے مطابق ہوتا ہے۔ یہی تعلیم اگر کوئی شخص ذریت ابلیس کے کلمہ طریق کے مطابق حاصل کرے تو یہ سب علم روحانیت کی بجائے علم استدراج بن جاتا ہے۔ تمام پیغمبروں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تک سب کی تعلیمات یہی رہی ہے کہ انسان استدراجی قوتوں سے محفوظ رہے اور رحمانی قوتوں سے متعارف ہو کر اپنا عرفان حاصل کر لے۔ اس لئے کہ رحمانی قوت اور طرز فکر میں تعمیر ہے۔ اس کے برعکس تخریب توڑ پھوڑ، سفاکی، درندگی اور نوع انسانی کو تکلیف پہنچانے کا نام استدراج ہے۔

عقیدہ کی خرابی

سوال: جس بات سے میں بہت تنگ ہوں وہ میرا پراگندہ ذہن ہے۔ میں اسلام کے اصولوں کی بہت پابند تھی۔ آج سے تین سال پہلے جب میری عمر پندرہ سال تھی، رات کے وقت عبادت کیا کرتی تھی۔ آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں مجھے عجیب و غریب خیالات آنے لگے (خدا مجھے معاف کرے)۔ میں سوچتی ہوں کہ اللہ مرد ہے اور میں عورت ہوں اور سوچتے سوچتے نہ جانے کہاں پہنچ جاتی ہوں۔ مجھے تو لکھتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ میں نے کئی بار خودکشی کے متعلق سوچا مگر پھر خیال آیا کہ مجھے اپنے خیالات پر قابو نہیں ہے۔ اس کا علاج کروانا چاہئے۔ اس کے علاوہ مجھے اپنی والدہ سے بھی نفرت ہے۔ ان کی طرف سے میرا دل میلا ہو چکا ہے۔ دل ہر وقت بجھا بجھا رہتا ہے۔ کسی چیز میں دل نہیں لگتا۔ میں اپنی زندگی بہتر بنانا چاہتی ہوں۔ خدارا مجھے کوئی حل بتایئے۔ میں نے آپ کو اپنا سمجھ کر یہ سب کچھ لکھا ہے۔ والدہ صاحبہ سے نفرت کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کی عمر چالیس سال ہے، دس سال سے بیوہ ہیں، اس کے باوجود جب کوئی مرد ان سے مسکرا کر بات کرتا ہے تو وہ سمجھتی ہیں کہ وہ ان کے اوپر عاشق ہو گیا ہے۔ ماں کے اس رویے سے مجھے بڑی کوفت ہوتی ہے۔

جواب: عقیدہ جب خراب ہو جاتا ہے تو انسان کے دماغ میں ایسے وسوسے اور خیالات آنے لگتے ہیں۔ جن میں خدا، رسول اور مذہب سے بیزاری بے اختیاری ہوتی ہے۔ عقیدے کی خرابی اور ضمیر کی ملامت سے نظر نہ آنے والا ایک متعفن پھوڑا اس کے باطن میں پیدا ہو جاتا ہے

جس کی وجہ سے وہ اتنا بے چین رہتا ہے کہ اس کی مثال بڑی سے بڑی بیماری میں بھی نہیں ملتی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ اس تکلیف دہ کیفیت سے نجات پانے کے لئے کورے یا دھلے ہوئے کھدر یا لٹھے کا ایک کرتا سلوایا جائے۔ یہ کرتا سارے جسم پر ایک ایک بالشت زائد ہو اور ٹخنوں تک نیچا ہو۔ آستینیں بھی ایک ایک بالشت کھلی ہوئی ہوں۔ کسی ایسے کمرے میں جہاں اندھیرا ہو (اندھیرا نہ ہو تو کر لیا جائے) یہ کرتا پہن کر پندرہ منٹ ٹہلئے اور ٹہلتے وقت الحمد للّٰہ رب العالمین o الرحمن الرحیم o مالک یوم الدین o پڑھتی رہئے۔ پندرہ منٹ کے بعد اندھیرے میں کرتا اتار کر تہہ کر کے اسی کمرے میں کسی محفوظ جگہ پر رکھ دیں۔ جب تک عقیدہ درست نہ ہو اس وقت تک یہ عمل کیا جائے۔ صرف اندھیرا شرط ہے۔

عشق کا سمندر

سوال: دو سال قبل اپنے کالج کی ایک لڑکی سے جنون کی حد تک محبت کر بیٹھا اور اپنے گھر والوں کو اس کے گھر بھیج کر بات پکی کر لی۔ لڑکی بھی شادی کے لئے تیار تھی۔ اور میں تو بذات خود عشق کے سمندر میں ڈوبا ہوا تھا مگر چونکہ میں انتہائی مذہبی اور مشرقی ہوں اس لئے میں نہیں چاہتا کہ میری منگیتر کالج میں یا دوسری جگہ میک اپ کر کے جائے۔ میں نے ابھی تک اسے منع بھی نہیں کیا ہے۔ دوسری طرف میری حالت یہ ہے کہ جب وہ میک اپ کرتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ کسی دوسرے مرد کے لئے ہے، کہیں آتی جاتی ہے تو دل کو کھٹکا ہوتا ہے کہ کہیں کسی دوسرے مرد کے ساتھ شادی نہ ہو جائے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کروں۔ مجھے اپنی منگیتر کا گاڑی چلانا بھی پسند

نہیں ہے۔ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ ہر آتے جاتے مرد کو گھور کر دیکھتی ہے۔ ہم دونوں ڈاکٹر ہیں اور بہت جلد ہماری شادی ہونی والی ہے۔

جواب: آپ نفسیاتی مریض ہیں۔ جب تک اس مرض کا علاج نہ ہو جائے شادی نہ کریں۔ ورنہ بہت زیادہ مشکلات پیش آئیں گی۔ ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اپنے خیالات اور اپنی حالت سے منگیتر کو باخبر کر دیں تاکہ اگر وہ آپ سے شادی کرنا بھی چاہے تو خود کو آئندہ پیش آنے والے حالات کے لئے تیار کر لے۔ خدارا بغیر علاج کے اپنی زندگی اور منگیتر کی زندگی کو عذاب ناک نہ بنائیں۔

علوم اور صلاحیت

جواب: اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو کائنات میں موجود تمام علوم حاصل کرنے کی صلاحیتیں عطا کی ہیں حالات سے اور ماحول کے اثر سے کچھ صلاحیتیں زیادہ نمایاں ہو جاتی ہیں اور باقی صلاحیتیں دب جاتی ہیں۔ (ختم نہیں ہو جاتیں)۔ جب کوئی ایک صلاحیت زیادہ نمایاں ہو جاتی ہے تو اس صلاحیت کو بروئے کار لانے کے لئے انسان کے اندر ذوق و شوق پیدا ہو جاتا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ دوسری معطل صلاحیتوں کو اجاگر کیا جائے تو اس میں انسان کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس قانون کی روشنی میں یہ کہنا کہ میرے اندر مصوری اور سول انجینئرنگ سیکھنے کی فطری صلاحیت موجود نہیں ہے۔ غلط ہے، میرا خیال ہے کہ سول انجینئرنگ اور مصوری کو فروغ دینے والی صلاحیت آپ کے اندر دوسری صلاحیتوں سے زیادہ طاقتور ہے۔ صرف ذوق و شوق کے ساتھ

محنت کرنا ضروری ہے۔ آپ اگر اس طرف پوری توجہ کے ساتھ لگ گئے تو انشاء اللہ آپ کا شمار نامور انجینئروں میں ہو گا۔ چلتے پھرتے وضو اور بغیر وضو ہر حالت میں ہر وقت یا حی یا قیوم کا ورد کریں۔

علاج کی ضرورت نہیں ہے

سوال: میرا چھوٹا بچہ جس کی عمر 14 سال ہے۔ پیدا ہونے کے چھ دن تک بالکل ٹھیک رہا۔ جب میری دیورانی آئی تو اس کے بعد میرا بیٹا بیمار ہو گیا۔ سوکھ کر کانٹا ہو گیا۔ ایک سال تک میں نے اس کے علاج میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ بڑی تکلیف اٹھا کر بڑا ہوا اس کے بعد بیٹی پیدا ہوئی جس کی عمر 12 سال ہے۔ وہ بھی موٹی تازی ہوئی تھی مگر آہستہ آہستہ سوکھ کر کانٹا ہو گئی۔ 14 سال ہو گئے ہیں، میں صحت کے لئے ترس گئی ہوں۔ بہت علاج کیا، لیڈی ڈاکٹر، ڈاکٹر، حکیم، ہومیوپیتھک سب کا علاج کرایا۔ ایسا لگتا ہے جیسے دوائیوں میں اثر ہی نہیں۔ پانچوں وقت کی نماز ادا کرتی ہوں۔ یٰسین پڑھ کر دم کر دم کرتی ہوں کہ یا اللہ تو شفا دے۔ تجھے کسی چیز کی کمی نہیں، شفا تو تیرے ہاتھ میں ہے۔ یہاں یہ بتاتی چلوں کہ جو دیورانی میرے یہاں آئی تھی اس کے ہاں جتنے بچے ہوتے ہیں، ٹھیک ہوتے ہیں۔ پھر انہیں بھی سوکھے کی بیماری لگ جاتی ہے۔ میرے چلے میں اس کے آنے سے میرے ساتھ بھی یہی ہوا۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ آنتوں اور معدہ پر ورم ہے، زبان پر سفید تہہ سی جمی رہتی ہے۔ منہ سے بدبو آتی ہے، قبض رہتا ہے۔

جواب: خواہ مخواہ توہمات میں مبتلا نہ ہوں۔ سیدھی سی بات ہے کہ آپ کے خون میں کوئی نقص ہے۔ اس نقص کی وجہ سے بچوں نے چونکہ ناقص دودھ پیا ہے اس لئے ان کے معدہ اور آنتوں میں بیماری پیدا ہو گئی ہے۔ نتیجہ میں دست آنے لگے۔ ظاہر ہے جب غذا ہضم نہیں ہو گی تو دست آتے رہیں گے۔ بچہ سوکھ جائے گا۔ ایسا لگتا ہے کہ آپ کے یہاں غذائیں صاف ستھری نہیں کھائی جاتیں اور کھانے پینے میں پورا گھر بے اعتدالی کا شکار ہے۔ آپ اور آپ کی دیورانی آپ کے بچے سب اس بے اعتدالی کی وجہ سے بیمار ہیں۔ علاج یہ ہے کہ غذا کے بارے میں مقامی طور پر کسی حکیم یا ڈاکٹر سے مشورہ کر کے غذا میں اعتدال قائم کریں۔ صحت خود بخود ٹھیک ہو جائے گی۔ کسی علاج کی ضرورت نہیں ہے۔

عملیات کا شوق

سوال: مجھے عملیات وغیرہ کا بہت شوق ہے۔ کئی عاملوں سے استفادہ کرنے کی کوشش کی اور کئی عمل کئے لیکن کامیابی نہیں ہوئی۔ شاید عامل لوگ بخل سے کام لیتے ہیں اور صحیح عمل نہیں بتاتے، ساری محنت اکارت ہو جاتی ہے۔ آپ مجھے ہمزاد تابع کرنے کا عمل بتا دیں۔ نیز موکلوں کو قابو کرنے کا عمل بتادیں۔ نیز موکلوں کو قابو کرنے کی کیا ترکیب ہے؟

جواب: آپ کا شوق اپنی جگہ لیکن پہلے یہ بتائیں کہ آپ یہ سب کچھ کیوں کرنا چاہتے ہیں؟ محض شوق کی بنیاد پر اس طرح کے عمل کو پڑھنا یا کرنا اور ہمزاد، موکل کو اپنے قابو اور تابع کرنے کی کوشش کرنا آپ کے لئے کامیابی کے بجائے بے شمار مشکلات اور مصیبتوں کا پیش خیمہ

ثابت ہو سکتی ہے۔ میرا آپ جیسے تمام دوستوں کو مشورہ ہے کہ بلاوجہ محض شوق کی بنیاد پر وہ بھی کسی عامل کی نگرانی کے بغیر اس طرح عملیات ہرگز نہ کریں۔ جس سے ہمزاد موکلوں کا قابو میں آکر تابع ہونا ممکن ہو۔ اس کے بجائے ایسے کاموں اور ایسے مشاغل کی طرف توجہ دیں جو آپ کے لئے مسرت اور خوشگوار کامیابی کا باعث ہو۔ ہمزاد اور موکل اللہ کی مخلوق ہے۔ خواہ مخواہ کسی کی آزادی کو سلب کر کے غلام بنالینا بڑا جرم ہے۔ فرض کیجئے اگر کوئی صاحب آپ کی آزاد زندگی کے آزاد خیالات و تصورات اور اعمال کو آپ سے چھین کر آپ کو اپنا غلام بنالیں۔ یا اس کی کوشش کریں تو اس وقت آپ کی رائے اور آپ کا عمل اس شخص کے بارے میں کیا ہو گا؟ اسی بات کو اپنے ذہن میں رکھیں اور بلاوجہ اس طرح کے عملیات سے خود کو باز رکھیں۔ یہی آپ کے حق میں بہتر ہے۔

غلطی کا اعتراف

سوال: بی اے کا امتحان دیتے ہی میری شادی ہو گئی۔ نتیجہ سے قطع نظر میرے سسرال والوں نے یہ مشہور کر دیا کہ دلہن بی اے ہے لیکن میں دو پرچوں میں فیل ہو گئی۔ میرے شوہر نے ڈاکٹری پاس کی ہے اور باہر جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم دونوں ساتھ جا کر مزید تعلیم حاصل کریں گے۔ ان سب باتوں کو دیکھتے ہوئے مجھ میں یہ جرأت نہیں ہے کہ میں اپنے شوہر کو حقیقت حال سے باخبر کر سکوں۔ حقیقت کے اظہار سے ازدواجی زندگی متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔

جواب: حقیقت حال کو کبھی نہیں چھپانا چاہئے۔ آپ پوری صورت حال شوہر سے من و عن بیان کر دیجئے اور کہہ دیجئے کہ اب تک میں بمشکل اس بوجھ کو برداشت کرتی رہی ہوں لیکن اب یہ بار میری برداشت سے باہر ہو گیا ہے۔ اور میں نے آپ کو صحیح صحیح بات بتا دی ہے۔ دماغ کو ہلکا کرنے کا یہ طریقہ بالکل آسان ہے۔ اس کو الجھن بنانے کی ضرورت ہی نہیں تھی اگر آدمی کوئی غلطی کرتا ہے تو فوراً یا جس وقت دماغ زیادہ بار کو برداشت نہ کر سکے غلطی کا اعتراف کر لینا چاہئے ورنہ اعصاب کسی مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں، بالکل مطمئن رہئے۔ اس طرز عمل سے آپ کے شوہر اور آپ کے درمیان کسی قسم کا اختلاف پیدا نہیں ہو گا۔

فریج میں رکھا ہوا کھانا

سوال: مجھے عرصہ دراز سے جلدی بیماری ہے۔ تقریباً 26 سال گزر گئے۔ جب یہ بیماری شروع ہوئی تھی تو ہم بہاولپور میں اپنے ننھیال میں مقیم تھے۔ میں اپنی بہنوں کے ساتھ کپاس چننے گئی تو وہاں کھیت میں مجھے خارش ہو گئی اور بڑے بڑے لال دھپڑ جسم پر نکل آئے۔ کبھی کسی جگہ اور کبھی کسی جگہ دھپڑ پڑتے رہے۔ پھر شادی ہو گئی اور میں افریقہ چلی گئی۔ وہاں ایک دفعہ پھر چھوٹے چھوٹے مکئی کے دانوں کے برابر لال لال دانے نکل آئے تو ڈاکٹر نے گولیاں دیں اور آرام آ گیا۔ افریقہ میں خدا نے ہمیں تین بیٹوں سے نوازا۔ کسی دوسری اندرونی بیماری کی کبھی کبھار کوئی دوائی لے لیتی تو جسم پر دانے اور خارش ہونے لگتی۔ گرم دوائی ناموافق تھی۔ ایک دفعہ تو ساری جلد خراب ہو گئی۔ پانی بہنے لگا۔ پھر آنکھیں اوپر اور نیچے سے پھول گئیں۔ چھینکیں بھی

آنے لگیں۔ سر میں درد بھی ہونے لگا۔ ناک کا آپریشن کرایا۔ اب ناک ٹھیک رہتی ہے۔ لیکن صبح شام سات آٹھ چھینکیں آتی ہیں۔ گلا زیادہ خراب رہنے لگا ہے۔ بعض دفعہ ناک سوج کر موٹی ہو جاتی ہے اور حرکت بھی نہیں کر سکتی۔ ناک کے اندر چھالے پڑ جاتے ہیں۔

جواب: مادی علاج بدستور جاری رکھیں۔ روحانی علاج تجویز کیا جارہا ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم
یَا فَارِقُ یَا فَارِقُ یَا فَارِقُ
یَا فَارِقُ یَا فَارِقُ یَا فَارِقُ
یَا فَارِقُ یَا فَارِقُ یَا فَارِقُ

چاندی کے پترے پر کندہ کرالیں۔ یہ پترہ رات کو گرما گرم پانی میں بجھالیں اور ہلکا گرم پانی رات کو سوتے وقت پی لیں۔ فریج میں رکھی ہوئی چیزوں سے پرہیز کریں۔ ہر چیز تازہ استعمال کریں۔ فریج میں رکھی ہوئی چیزیں تازہ چیزوں کی طرح نہیں رہتیں۔ اور ان اشیاء کے اندر فارن باڈیز کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر تازہ گوشت اگر کئی گھنٹے تک کھلی ہوا میں رکھا جائے تو خراب نہیں ہوتا۔ لیکن فریج میں رکھا ہوا گوشت فریج میں سے باہر نکال کر ایک گھنٹے سے بھی کم باہر رکھا جائے تو اس کے اندر تعفن پیدا ہو جاتا ہے۔ گڑ، تیل، کھٹائی سے پرہیز کریں۔

فحش خیالات

سوال: میں بہت سے امراض کا شکار ہوں۔ میرے اندر خون کی کمی ہے۔ میں دوسروں سے کمزور ہوں، کم سنتا ہوں، نظر میں ضعف ہے اور یادداشت کمزور ہے۔ میرے ذہن میں فحش خیالات گھومتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے صحت پر برا اثر پڑ رہا ہے میں ہر وقت صحت اچھی بنانے کی فکر میں رہتا ہوں۔ لیکن کامیابی نہیں ہوتی اگر کوئی بتادے کہ یہ چیز فائدہ مند ہے تو وہ چیز روزانہ استعمال کرتا ہوں۔ میں فٹ بال کا بے حد شوقین ہوں اور بہت اچھی فٹ بال کھیلتا ہوں۔ میں ایک اچھے کلب کی نمائندگی بھی کرتا ہوں۔ چاہتا ہوں کہ ایک بہترین کھلاڑی بن جاؤں اور ملک وملت کا نام فٹ بال میں روشن کروں۔

جواب: آپ کے مسائل کی بنیادی وجہ خود اعتمادی کی کمی ہے۔ عدم اعتماد نے آپ کے ذہن میں بے یقینی کا ایک ایسا جال بن دیا ہے۔ جس سے اعصابی ٹوٹ پھوٹ زیادہ ہوتی ہے اور یہی اعصابی دباؤ بیماریوں کا سبب بن گیا ہے۔ آپ اپنی صلاحیتوں پر اعتماد کرتے ہوئے اس طریقہ پر عمل کریں۔ چھ انچ چوڑی اور مناسب لمبی نارنجی رنگ کی دو پٹیاں لیں اور انہیں دونوں بازوؤں پر لپیٹ کر باندھ لیں۔ صرف نہاتے ہوئے پٹیاں اتاریں باقی اوقات باندھے رہیں۔ دوماہ کے اندر آپ کی تکالیف کا ازالہ ہو جائے گا۔

فالج

سوال: میرے ایک عزیز جن کی عمر تقریباً 35 سال ہے۔ ملازمت کے سلسلے میں سعودی عرب گئے تھے۔ چند مہینوں بعد ان پر فالج کا حملہ ہوا اور شدید بیماری کی حالت میں انہیں واپس لایا گیا۔ ہر قسم کا علاج کروایا گیا لیکن عرصہ 2 سال سے ان کے جسم کا بایاں حصہ مفلوج ہے۔ دو ماہ قبل علاج کی غرض سے لاہور گئے وہاں جسم کا دایاں حصہ بھی مفلوج ہو گیا۔ آج کل وہ کراچی میں ہیں۔ اب ان کے جسم کا دایاں حصہ کسی قدر کام کرنے لگا ہے لیکن بایاں حصہ بدستور مفلوج ہے اس کے ساتھ ساتھ عرصہ 2 سال سے انہیں دورے بھی پڑتے ہیں۔ جسم اکڑ جاتا ہے۔ آنکھیں ابل پڑتی ہیں اور پیاز سنگھانے سے افاقہ ہوتا ہے۔ اگر آپ فالج اور دورے کے لئے علاج تجویز کریں تو ہم ہمیشہ آپ کے ممنون رہیں گے۔

جواب: مرض پرانا ہو گیا ہے چونکہ مریض کی دیکھ بھال تیمارداری اور علاج انسانی فریضہ ہے۔ اس سے مایوس کبھی نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ کبھی کبھی ان کی قدرت کاملہ سے معجزہ کا ظہور بھی ہو جاتا ہے۔ ثابت لاہوری نمک (شیشہ نمک) کی چوکور ڈالیاں بنالیں۔ نمک کی ان ڈلیوں کو پکے شیشے کی ایک برنی میں بھر دیں۔ اور گیارہ دن میں گیارہ ہزار مرتبہ (یعنی روزانہ ایک ہزار بار) بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمo الرٰ تِلْکَ آیَاتُ الْکِتَابِ الْمُبِیْنِo اَلرَّحِیْمُ اَلرَّحِیْمُ الرَّحِیْمُo پڑھ کر نمک کے اوپر دم کر دیں۔ اور مضبوط ڈھکن لگا

دیں۔ شیشے کی یہ برنی مریض کے سرہانے لکڑی کے اونچے سٹول پر رکھ دیں۔ اپنے عزیز سے کہیں کہ ارادہ کے ساتھ بار بار برنی کے اندر رکھے ہوئے نمک کو دیکھا کریں۔

قلب کی سیاہی

سوال: میں پانچ وقت کا نمازی تھا۔ مذہبی محفلوں میں شرکت کرتا تھا۔ قرآن بھی کچھ یاد تھا۔ پھر وقت نے ایسا پلٹا کھایا کہ اب پانچ وقت میں سے ایک وقت کی بھی نماز ادا نہیں کرتا۔ نہ قرآن یاد رہا ہے نہایت غلیظ گالیاں زبان پر چڑھ گئی ہیں جو ہر وقت بکتا رہتا ہوں۔ اتنے گناہ کئے ہیں کہ دل سیاہ ہوگیا ہے۔ میں آپ کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں مجھے کوئی ایسا طریقہ بتائیں کہ میرے قلب کی سیاہی دھل جائے۔

جواب: اپنی والدہ یا کسی اور سے کہیں کہ جب آپ رات کو گہری نیند سو جائیں تو وہ آپ کے سرہانے کھڑے ہو کر ایک بار سورۃ فاتحہ (الحمد شریف) پوری سورہ اتنی آواز سے پڑھ دیں کہ آپ کی نیند خراب نہ ہو۔ اور اس وظیفہ کو چالیس روز تک بلاناغہ جاری رکھیں۔

قوت ارادی

سوال: میری قوت ارادی بے حد کمزور ہے اور اسی طرح ایک حادثے میں خود اعتمادی کو بھی شدید دھچکا لگا ہے۔ مثلاً انگلیاں چٹخانے کی انتہائی عادت ہے لیکن بے حد کوشش کے

باوجود اس عادت سے چھٹکارا نہ پاسکا جو بھی پروگرام بناتا ہوں اسے پورا نہیں کر سکتا چوبیس گھنٹے اپنے آپ سے لڑتا رہتا ہوں۔ رقم باوجود کوشش کے ہاتھ میں نہیں رہتی۔ فضول خرچی کی بے حد عادت ہے یہی وجہ ہے ہمیشہ مقروض رہتا ہوں۔

جواب: چاندی کی انگوٹھی میں چمکدار نیلا نگینہ پہنئے انگوٹھی میں نیچے کا حصہ خالی رہنا چاہئے تاکہ نگینہ انگلی سے مس ہوتا رہے۔

قبض اور گیس

سوال: میں تقریباً 4 یا پانچ سال سے سمجھ نہ آنے والی الجھن میں گرفتار ہوں۔ میرے دل میں ہول اٹھتی رہتی ہے، دل گھبراتا رہتا ہے، کبھی دل تیز تیز چلنے لگتا ہے، کبھی دل ڈوبتا محسوس ہوتا ہے، ہاتھ پیروں میں پسینے آتے ہیں۔ شدید گھٹن ہوتی ہے دم گھٹتا ہے۔ دماغ بھاری معلوم ہوتا ہے، سن رہتا ہے، کان سائیں سائیں کرتے ہیں۔ دماغ میں برے خیالات آتے ہیں۔ ناامیدی نظر آتی ہے۔ کبھی نیند آتی ہے، کبھی نیند نہیں آتی۔ دل و دماغ پر انجانا خوف و ہراس طاری رہتا ہے۔ دنیا میں دل نہیں لگتا کوئی امنگ نہیں ہے۔ زندگی بوجھ معلوم ہوتی ہے۔ اچھے خیالات ختم ہوگئے ہیں۔ سارا بدن خاص طور سے ٹانگیں لرزتی ہیں۔ مجھ سے اچھے تو بڑھے لوگ ہیں جو چل پھر لیتے ہیں۔ تو بڑھوں سے بھی بدتر ہوگئی ہوں۔ پیٹ اور سینہ میں شدید جلن ہے۔ اپنا چہرہ دیکھتی ہوں تو خوف آتا ہے کہ میں روز بروز کمزور اور ناتواں ہو رہی ہوں، رونا آتا ہے اور روتی ہوں۔ بچوں کو سنبھال نہیں سکتی نہ شوہر کی خدمت کر سکتی ہوں۔ میرے ماشاء اللہ چھ بچے ہیں۔

تمام بڑے بڑے ڈاکٹروں حتیٰ کہ آغا خان ہسپتال کراچی میں بھی دکھایا مگر کوئی دوا فائدہ نہیں کرتی۔ آپ اللہ کے واسطے میری الجھن اور پریشان کا حل بتادیں۔

جواب: قبض اور گیس کا علاج ہو جانے سے آپ کی تمام تکلیفیں ختم ہو جائیں گی۔ آپ کو گیس اور قبض کی تکلیف ہے۔ مقامی طور پر کسی طبیب سے علاج کرائیں۔ چکنائی اور فریج میں رکھی ہوئی چیزوں سے پرہیز کریں۔ دل کھول کر خیرات کیا کریں۔

قرض

سوال: ہمارے خاندان کا پیشہ تجارت ہے۔ کئی سال پہلے ہمارا کاروبار اچھا تھا اور ہم صاحب حیثیت لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ مذہبی اعتبار سے بھی ہمارے بزرگ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور متقی ہیں۔ نہ جانے کیا ہوا کہ ہمارے کاروبار کو دن بدن زوال آنے لگا جو بھی فیصلہ کیا جاتا سوچ سمجھ کر کیا جاتا ہے لیکن نتائج اس کے برعکس نکلتے۔ حال یہ ہو گیا کہ ہم لاکھوں روپے کے مقروض ہو گئے ہیں۔ ہمارے بزرگوں نے ہمیشہ یہ اصول اپنایا اور ہمیں بھی تلقین کی کہ کوئی کام بھی ناجائز ذرائع سے نہ کیا جائے اور اس پر عمل بھی کیا لیکن پھر بھی حالات ہم سے روٹھے ہوئے ہیں۔ اب ہم پر دو ذہنی کیفیت مسلط ہو گئی ہے۔ ایک راستہ یہ ہے کہ ہم بھی معاشرے کی غلط قدروں کو اپنالیں اور کاروبار کو وسعت دیں، دوسرا راستہ یہ ہے کہ اللہ پر بھروسہ کرکے کام کرتے رہیں لیکن دوسرے طریقہ کار کو اختیار کرنے میں قباحت یہ ہے کہ اب تک اس کے نتائج کاروباری حیثیت سے منفی نکلتے رہے ہیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ پر فضل فرماتا ہے تو اس کے اوپر اللہ کی مخلوق کے حقوق بھی عائد ہوتے ہیں۔ خط کا بغور تجزیہ کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ آپ سے حقوق العباد پورا کرنے میں بہت زیادہ کوتاہیاں واقع ہوئی ہیں۔ دس دنیا ستر آخرت والی بات تو آپ نے سنی ہو گی جس طرح اللہ کے لئے خرچ کرنے میں ایک کے بدلے میں دس ملتے ہیں اسی طرح اگر اللہ کے دیئے ہوئے مال سے اللہ کے لئے خرچ نہ کیا جائے تو ایک کے بدلے دس کم ہوتے رہتے ہیں۔ یہی صورت آپ حضرات کے ساتھ بھی پیش آئی ہے اور پیش آ رہی ہے۔ نفسیاتی طور پر اس مسئلے کا حل یہ ہے کہ آپ صوم و صلوٰۃ کی پابندی کے ساتھ اللہ کی مخلوق کے لئے ایثار کی طرز بھی اپنائیں۔ فی الوقت ایثار کے معاملہ میں شعور کے اندر جو جمود پیدا ہو گیا ہے اس کو ختم کرنے کے لئے ایسی طرزوں میں ایثار پیدا کرنا چاہئے جہاں بدل اور نفع کا جذبہ کار فرما ہو۔ اس کا طریقہ بہت آسان ہے۔ آپ اپنے قریب کوئی تالاب، ندی یا نہر تلاش کیجئے۔ ایسی ندی، ایسا تالاب یا نہر جس میں مچھلیاں ہوں۔ پانی صاف یا گندا ہو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ آپ جب یہ تلاش کر لیں تو پہلے سیاہ روشنائی ایک دوات میں بنا کر رکھ لیں۔ پتنگ کا باریک کاغذ تختوں کی شکل میں ایک دو چار تختے لے لیں۔ اب قلم جو باریک ہو اور کاغذ پر خراش پیدا نہ کرے فراہم کر کے صبح کی نماز کے بعد کسی سے گفتگو کئے بغیر قلم دوات اور کاغذ لے کر چھوٹے چھوٹے الف لکھنا شروع کر دیں۔ اس طرح کہ ہر الف کو قینچی سے الگ الگ کاٹ سکیں۔ الف کا لکھنا علم نفسیات کی روشنی میں شعور کے اوپر کیا اثرات مرتب کرتا ہے۔ یہ وضاحت طلب ہے جس کی اس کالم میں گنجائش نہیں ہے۔ ان کٹے ہوئے ٹکڑوں کو موڑ کر باریک باریک گویاں بنا لیں۔ گوندھا ہوا آٹا پہلے سے تیار رکھیں۔ کاغذ کی گولیاں آٹے کے اندر لپیٹتے جائیں۔ خشک ہونے پر ان سب کو ایک ہتھیلی میں بھر لیں اور جس

پانی میں مچھلیاں ہوں وہاں لے جا کر ڈال دیں۔ اس کام سے فارغ ہو کر اپنے کاموں میں لگ جائیں۔ لیکن لکھنے، گولیاں بنانے اور گولیاں پانی میں ڈالنے کے دوران بات نہ کریں، سوائے کسی شدید ضرورت کے یہ عمل آپ کے خاندان میں کوئی بھی کر سکتا ہے۔ زیادہ بہتر ہے کہ اس عمل کو تین مہینے جاری رکھیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ 3 ماہ کے اندر حالات روبہ ترقی ہونگے۔ اس کا انحصار شعور کے اندر ایثار کے خلاف گرہ کھلنے پر ہے۔ یہ چند روز میں بھی کھل سکتی ہے البتہ 3 مہینے میں لازمی طور پر شعور بحال ہو جائے گا۔

کر بھلا، ہو بھلا

سوال: میں بظاہر ٹھیک ہوں لیکن کمر میں ہلکا سا درد ہوتا ہے۔ یا کولہے کی ہڈی میں درد ہوتا ہے اور کبھی گھٹنے کے اوپر چبھن سی ہوتی ہے۔ سارے جسم میں کھچاؤ سا محسوس ہوتا ہے۔ ڈاکٹر سے چیک اپ کروایا تو اس نے کہا تھا کہ کوئی وزنی چیز ایک دم اٹھانے کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ اس نے دوا کے ساتھ یہ بھی کہا تھا کہ سیدھے فرش پر سونا، میں فرش پر سوتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میں اپنے جسم پر دباؤ ڈالوں تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میرا جسم کانپ رہا ہو۔ اس مرض کو تقریباً چھ سات ماہ ہو گئے ہیں۔ اس کے باوجود مجھے آرام نہیں آیا۔

جواب: سرخ شعاعوں کا تیل، کمر پر درد کی جگہ دائروں میں مالش کریں۔ تیل جسم میں درد کے لئے ایک اکسیری دوا ہے۔ اس تیل کو درد کی جگہ رات کو سوتے وقت اور دن میں ایک مرتبہ دائروں میں دس دس منٹ مالش کریں۔ بسا اوقات صرف ایک مرتبہ مالش کرنے سے

برسوں پرانا درد ختم ہو جاتا ہے۔ تیل تیار ہونے کے بعد اعصابی درد کے مریضوں کو یہ تیل مفت تقسیم کیا جائے۔ کر بھلا ہو بھلا۔

کنجوس سسرال

سوال: میری کزن میرا رشتہ مانگ رہی ہیں۔ لیکن ان لوگوں سے مجھے سخت نفرت ہے۔ انہوں نے میری والدہ اور ہم سے اچھا سلوک نہیں کیا۔ وہ بہت زیادہ مطلب پرست ہیں۔ ہمارے گھر والے شروع سے انہیں پسند نہیں کرتے۔ یہی سنتے آئے ہیں کہ بے عقل اور پھوہڑ ہیں۔ بچپن سے ذہنوں میں نفرت ہے۔ اب جبکہ وہ ہمارے گھر آتی ہیں تو ایسی نظروں سے دیکھتی ہیں جیسے لوگ قربانی کا بکرا دیکھتے ہیں۔ آج کل دولت کی دیوی ان پر فریفتہ ہے اور میرے والدین ان کی دولت پر ریجھ رہے ہیں۔ لڑکا بس ہو نہی سا ہے۔ خیر، جیسا بھی ہو مجھے ایک آنکھ نہیں بھاتا۔ میرا دل چاہتا ہے میری شادی کسی غریب انسان سے ہو جائے مگر یہاں نہ ہو۔ خدا نہ کرے اگر ایسا ہو گیا تو میں تباہ ہو جاؤں گی۔ وہ لوگ بے حد کنجوس بھی ہیں۔

جواب: تین سو مرتبہ **وَاَلْقَتْ مَافِيْهَا وَتَخَلَّتْ٥** پڑھ کر دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی دعا قبول کریں گے، انشاءاللہ۔

کرایہ دار (۱)

سوال: 1970ء سے میں پریشان ہوں۔ ارمان بہت تھے کہ اپنی ماں کو آج تک سکھی نہیں دیکھا، میں یہ کروں گا، وہ کروں گا۔ مگر قدرت کو شاید منظور نہ تھا آج تک ایک بھی خوشی زندگی میں نصیب نہیں ہوئی۔ میری سب سے بڑی پریشانی کا حل اگر آپ بتا دیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔ ورنہ خدا جانے میں کب دلبر داشتہ ہو کر موت کی تلاش میں نکل کھڑا ہوں۔ میری والدہ صاحبہ انڈیا میں رہتی ہیں۔ وہاں ان کا ایک مکان ہے۔ اس مکان میں چھ کرایہ دار ہیں۔ وہ کرائے دار بہت کم کرایہ دیتے ہیں۔ چھ روپے ماہانہ پر بسے ہوئے ہیں۔ مکان بالکل ٹوٹ پھوٹ گیا ہے۔ والدہ بیچاری میری بہنوں کے ساتھ میری ایک خالہ کے ہاں رہائش پذیر ہیں۔ میرے تایا کے لڑکے چاہتے ہیں کہ کرایہ دار زمین چھوڑ دیں تو مکان دوبارہ بنوا کر کرایہ پر اٹھا دیں۔ اخراجات کے لئے کرایہ کافی ہو گا لیکن کرایہ دار کسی حالت میں بھی زمین نہیں چھوڑ رہے ہیں۔ ہم لوگ اس ذہنی اذیت میں دو سال سے گرفتار ہیں۔ ان کرایہ داروں میں ایک صاحب خود کو پیر جی کہلاتے ہیں اور ان کی کافی جائیداد ہے۔ اب وہ جگہ خالی کرنے کے دس ہزار مانگ رہے ہیں۔ باقی سارے کرایہ داروں کو بھی انہوں نے ہی بہکایا ہے۔ ورنہ وہ تو چھوڑ بھی دیتے۔ ہماری والدہ کو وہ کہتے ہیں کہ بڑھیا کے پاس لاکھوں روپے پڑے ہوئے ہیں۔ خدا کے نام پر آپ ہماری مدد کریں۔

جواب: عشاء کی نماز کے بعد تین سو مرتبہ وَاَلْقَتْ مَافِیْهَا وَتَخَلَّتْ پڑھ کر آنکھیں بند کر لیں اور کرایہ داروں کا تصور کر کے پھونک دیا کریں۔ عمل کی مدت نوے دن ہے۔

کلر تھراپی

سوال: آج سے تقریباً 4 سال پہلے میرے دادا نے آنکھ کا آپریشن کروایا تھا۔ آنکھ کا آپریشن تو کامیاب رہا مگر تب سے اب تک وہ کان کے درد کی شدید تکلیف میں مبتلا درد کی نوعیت کچھ اس قسم کی ہوتی ہے کہ کان میں ٹیس اٹھتی ہے۔ اور پھر یہ ٹیس کنپٹی اور آدھے سر میں پھیل جاتی ہے کچھ کھانے کے لئے منہ تک نہیں کھول سکتے۔ دو تین دن تک ایسا ہوتا ہے پھر خود بخود دو تین دن آرام رہتا ہے۔ شروع میں تو صحت اچھی تھی اس لئے درد برداشت کر لیا، مگر اب بڑھاپے اور کمزوری کے باعث ساری رات جاگ کر گزارتے ہیں۔ اس چار سال کے عرصے میں بے شمار ڈاکٹروں کا علاج ہو چکا ہے۔ علاج کے دوران تکلیف میں کچھ کمی ہوتی ہے مگر تکلیف دوبارہ شروع ہو جاتی ہے۔ اب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔

جواب: رنگ اور روشنی سے علاج کے ذریعہ پر صبح شام نیلی شعاعوں کا پانی اور دونوں وقت کھانے سے قبل نارنجی شعاعوں کا پانی 2,2 اونس ایک ماہ تک پلائیں۔

کشف القبور

سوال: کالم روحانی ڈاک میں اکثر مراقبہ کا ذکر ہوتا ہے مثلاً مراقبہ اور نماز، مراقبہ اور دعا کی قبولیت اور ذہنی یکسوئی کا مراقبہ وغیرہ۔ براہ کرم اس مراقبہ پر بھی روشنی ڈالئے جو بزرگوں

کے مزارات پر کیا جاتا ہے تا کہ معلوم ہو سکے کہ یہ مراقبہ کس طرح کیا جاتا ہے اور کس مقصد کے لئے کیا جاتا ہے؟

جواب: یہ ایک حقیقت ہے کہ گوشت پوست کے جسم کے فنا ہونے کے بعد بھی زندگی کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور زندگی اس مادی دنیا سے روشنی کی دنیا میں منتقل ہو جاتی ہے۔ یہی ہمارا مذہبی ایمان ہے۔ انسان کے اندر یہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ اس گوشت پوست کے جسم میں رہتے ہوئے بھی اس دنیا سے متعارف ہو سکتا ہے، اس دنیا سے تعلق قائم کر سکتا ہے، جو پس پردہ موجود ہے۔ وہ حضرات جنہوں نے اس مادی دنیا سے پردہ فرمالیا ہے۔ ان سے ملاقات اور حصول فیض وبرکت کے لئے مراقبہ کیا جاتا ہے۔ اس مراقبہ میں مادی دنیا سے توجہ ہٹا کر مرنے کے بعد کے عالم میں مرکوز کی جاتی ہے جسے اعراف کہتے ہیں۔ جب ذہنی یکسوئی اور مرکزیت قائم ہو جاتی ہے تو صاحب مراقبہ متعلقہ روح سے ملاقات کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ تصوف میں اس مراقبہ کا اصطلاحی نام "کشف القبور" ہے۔ مراقبہ کسی بھی قبر پر کیا جاسکتا ہے۔ فرق یہ ہے کہ کسی عام قبر پر یہ اس لئے کیا جاتا ہے کہ صاحب قبر کی اگلی زندگی کا انکشاف ہو جائے۔ لیکن اولیاء کرام کے مزارات پر ان سے فیض وبرکت کے حصول کے لئے کیا جاتا ہے۔ کشف القبور کا ایک طریقہ یہ ہے کہ قبر کی پائنتی کی طرف بیٹھ کر چند گہرے سانس آہستہ آہستہ لئے جائیں اور پھر آنکھیں بند کر کے ذہن کو قبر کے اندر اس طرح مرکوز کیا جائے کہ جیسے وہ گہرائی میں سفر کر رہا ہے۔ ذہنی قوت اور مرکزیت کی مناسبت سے چند منٹوں میں بھی کامیابی ہو سکتی ہے اور کئی بار بھی یہ عمل کرنا

پڑ سکتا ہے۔ یہ بات بتا دینی ضروری ہے کہ کشف القبور کے عمل کو بغیر اجازت قطعی نہیں کرنا چاہئے۔

کثرت اولاد سے پریشانی

سوال: میرا مسئلہ جداگانہ قسم کی حیثیت رکھتا ہے اور یہ مسئلہ کثرت اولاد ہے۔ شوہر معمولی تنخواہ پاتے ہیں، چار بچے ہیں دو لڑکے اور دو لڑکیاں۔ اب پانچویں بار پھر امید سے ہوں۔ شادی کو تقریباً چھ سال پورے ہوں گے تو میں پانچ بچوں کی ماں بن چکی ہوں گی۔ فیملی پلاننگ کی ہدایت کے مطابق کافی احتیاط بھی کرتی ہوں اس کے باوجود بچوں کی پیدائش کا یہ عالم ہے کہ پریشان ہوں۔ معمولی تنخواہ، کمر توڑ مہنگائی، اس پر بچوں کی افراط، ایک لمحہ بھی سکون نصیب نہیں ہوتا۔ نہ اچھی خوراک ہے نہ معاشی آسودگی، ذہن پراگندہ رہتا ہے۔ عظیمی صاحب آپ سے نہایت عاجزی سے التماس ہے کہ بس آپ اتنا بتا دیں کہ میری قسمت میں کتنی اولاد ہے اور یہ اولاد کی پیدائش کا سلسلہ کب تک چلے گا تاکہ میں سکون کا سانس لے سکوں۔ مہنگائی اور معاشرہ کا بگڑتا وطیرہ دیکھ کر ہول آتا ہے کہ خدایا ان بچوں کی پرورش کس طرح ہو گی اور جو ذمہ داری تو نے ان کی پرورش کی میرے کاندھوں پر ڈال دی ہے وہ میں پوری بھی کر سکوں گی یا نہیں۔

جواب: قسمت یا تقدیر دو ہوتی ہیں۔ مبرم اور معلق۔ تقدیر معلق میں انسان اپنے اختیارات استعمال کر سکتا ہے۔ تقدیر مبرم، میں ذاتی اختیار کو کوئی دخل نہیں ہے۔ شادی اور اولاد

کا تعلق تقدیر معلق سے ہے۔پیدائش اور موت کا تعلق تقدیر مبرم سے ہے۔ آپ کو یہ بات عجیب معلوم ہو گی کہ جب پیدائش تقدیر مبرم ہے تو پھر اولاد کا ہونا، تقدیر معلق کس طرح ہوا؟

پیدا ہونا، تقدیر مبرم ہے لیکن کس کے بطن سے پیدا ہوا، یہ بات تقدیر معلق ہے۔

قدرت کلیتاً خود مختار ہے۔ وہ جس بطن سے چاہے پیدائش کر سکتی ہے۔ قدرت کا چلن یہ ہے کہ وہ انفرادی طور پر عورت اور مرد کو نہیں دیکھتی، اس کی نظر میں سب انسان ایک ہیں۔ ھوالذی خلقکم من نفس واحدہ وہ ذات جس نے تمہیں "ایک نفس" سے پیدا کیا۔ اصل ایک ہے اور باقی سب تصویریں اس اصل کے فوٹو پرنٹ ہیں۔پیدائش کے سلسلہ میں والدین اپنے اختیارات استعمال کر سکتے ہیں اور جس قدر چاہیں وقفہ بڑھ سکتا ہے۔ آپ ایک سوال یہ کر سکتی ہیں کہ بہت سے لوگ دل و جان سے چاہتے ہیں کہ وہ صاحب اولاد ہو جائیں۔ لیکن ہر قسم کی کوشش کے بعد ان کے یہاں اولاد نہیں ہوتی۔ والدین جب اپنے اختیارات اولاد کے حصول کے لئے استعمال کرتے ہیں اور اس کا تعلق تقدیر معلق سے ہے تو یہ اولاد سے کیوں محروم رہتے ہیں؟ ارشاد باری تعالیٰ ہے اور ہر چیز تخلیق کرتا ہے، جوڑے دوہرے۔ "جوڑے دوہرے" بہت زیادہ فکر طلب ہے۔ ہر یونٹ کے دورخ ہوتے ہیں ایک ظاہر اور دوسرا باطن۔ عورت ایک یونٹ ہے اس کا ظاہری رخ عورت اور باطن مرد ہے۔ مرد کا ظاہری رخ مرد اور چھپا ہوا رخ عورت ہے۔ قانون یہ ہے کہ جب دو باطن رخ (روشنیاں) ایک دوسرے میں جذب ہو جائیں تو ان روشنیوں کے استجذاب سے ایک تیسرا یونٹ وجود میں آتا ہے۔ اور اس کے بھی دورخ ہوتے ہیں۔ ان میں سے جو غالب ہوتا ہے وہی صنف قرار پاتی ہے۔ مثلاً اگر مرد کا رخ غالب ہے تو بچہ مذکر ہے اور اگر

عورت کا رخ غالب ہے تو بچہ مونث ہے۔ جن لوگوں کے چاہنے کے باوجود اولاد نہیں ہوتی۔ ان کے ساتھ ہوتا یہ ہے کہ یا تو ان کے اندر کوئی کمزوری ہوتی ہے جو گرفت میں نہیں آتی یا پھر زن و شوہر کے باطن رخ ایک دوسرے کے متضاد ہوتے ہیں۔ اس کو اس طرح کہا جاسکتا ہے کہ مرد کے اندر عورت اور عورت کے اندر مرد کی روشنیاں اتنی طاقتور نہیں ہوتیں کہ ایک دوسرے میں پوری طرح جذب ہو جائیں کیونکہ عام آدمی اس بات کو نہیں جانتا اس لئے اس کی نظر اس طرف جاتی ہی نہیں ہے اور جب یہ بات زیر بحث نہیں آتی تو اس کا تدارک بھی نہیں ہوتا۔

کانوں میں سیٹیاں

سوال: میرے کانوں میں کچھ عرصہ سے سیٹیاں سی بجنے لگی ہیں۔ اگر میں اپنے دونوں کان بند کر لوں تو بھی دماغ میں سیٹیاں بجتی ہیں۔ کبھی کبھی تو مختلف آوازیں بولنے کی یا ٹی وی کی کانوں میں اتنی تیزی سے آنے لگتی ہیں، لگتا ہے کان کے پردے پھاڑ دیں گی۔ ہر وقت کانوں میں سائیں سائیں ہوتا رہتا ہے۔ براہ کرم میرے اس مرض کو دور کرنے کے لئے روحانی علاج بتائیں۔

جواب: بسم اللہ لرحمن الرحیم

یَامَھْلَائِیْلُ یَاثَمْتَائِیْلُ یَامِیْکَائِیْلُ یَاجِبْرَائِیْلُ

لکھ کر صاف شدہ روئی میں لپیٹ کر دو بتیاں بنالیں۔ ایک بتی صبح صادق کے وقت اور ایک بتی رات کو سونے سے پہلے مٹی کے چراغ میں زیتون کا تیل (OLIVE OIL) ڈال کر اس

میں ڈالیں اور جلا دیں۔ جب تک چراغ جلتا ہے، چراغ کے پاس لیٹی یا بیٹھی رہیں۔ پورا علاج 40روز کا ہے۔

گھر کا فساد

سوال: سارا حال معلوم ہوا۔ اب میں اپنا حال احوال بتا رہی ہوں۔ ہم پانچ بہنیں تھیں سب سے چھوٹی میں تھی۔ لیکن مجھے ماں باپ نے بہت لاڈ پیار سے پالا پوسا۔ اور میری شادی ہو گئی۔ ایک سال بہت خوشی سے گزرا۔ اس کے بعد گھر کے حالات بگڑتے ہی چلے گئے۔ اب میں تو بالکل ہی روٹی کی محتاج ہوں۔ ساس نند پہلے اپنے مکان میں تھی۔ میرا حال کچھ ٹھیک ہو گیا تھا۔ اب ان لوگوں نے اپنا مکان بیچ دیا ہے اور میرے سر پر آ کر بیٹھ گئے ہیں۔ ماں باپ نے جو کچھ دیا تھا وہ بھی انہوں نے چھین لیا ہے۔ گھر میں ہر وقت فساد رہتا ہے۔ بڑی بڑی گالیاں دیتی ہیں۔ اگر میں جواب دوں تو میرا خاوند مجھے مارتا ہے۔ چپ رہوں تو ان کو منع نہیں کرتا۔ ساس نندیں کہتی ہیں کہ ہم بھائی کی دوسری شادی کر لیں گے۔ خاوند کی تنخواہ بڑی بہن کی تحویل میں رہتی ہے۔ میں اپنا گزارہ کرنے کے لئے سلائی کڑھائی کا کام کرتی ہوں۔ یوں محسوس ہوتا جیسے میرا گھر میرا نہیں ہے میں اس گھر کی فقیرنی ہوں۔ اور تو اور اب میں میکے بھی نہیں جا سکتی۔ بہن بھائی مجھ سے ملنے نہیں آ سکتے۔ اتنی سخت پابندیاں اور سختیاں برداشت کرتے ہوئے سالوں گزر گئے ہیں۔ میں نے بہت صبر کیا ہے اب بات برداشت سے باہر ہو گئی ہیں۔ یہ لوگ کسی طرح باز نہیں آئے مجھے ایسا وظیفہ بتادیں کہ یہ لوگ اپنے گھر چلے جائیں نہیں تو میں اپنے ہاتھوں اپنا گلا گھونٹ لوں گی۔

جواب: آدھی رات گزر جانے کے بعد نیند سے بیدار ہو کر غسل کیجئے اور دو نفل ادا کر کے مصلے پر بیٹھے بیٹھے 141 مرتبہ یا رقیب پڑھ کر آنکھیں بند کر لیں اور یہ تصور کریں کہ آپ کے سینے میں روشنیاں بھری ہوئی ہیں اور گھر کے افراد کے اوپر یہ روشنیاں بارش کی طرح برس رہی ہیں۔ اس عمل سے انشاء اللہ آپ کا اپنا گھر بن جائے گا اور روز بروز کی زیادتیوں سے آپ کو نجات مل جائے گی۔ عمل کی مدت چالیس روز یا نوے دن ہے۔

گوشت

سوال: ڈاکٹروں اور حکیموں کی تشخیص یہ ہے میرے پیٹ میں کیڑے ہیں لیکن اس تشخیص کا کیا کروں کہ مجھے کسی دوا سے فائدہ نہیں ہوتا۔ حال یہ ہے کہ نگاہ روز بروز کم ہو رہی ہے۔ جسم میں خون خشک ہو گیا ہے، طاقت جواب دے گئی ہے۔ جسم کی ایک ایک پسلی اور جسم کے جوڑوں کی ہڈیاں الگ الگ نظر آتی ہیں۔ ہر قسم کے مادی علاج سے عاجز و مایوس ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ درخواست ہے کہ کوئی روحانی علاج تجویز فرمادیں۔

جواب: رات کے وقت جب آپ گہری نیند سو جائیں۔ گھر کے کوئی صاحب سیدھی طرف آپ کے سرہانے کھڑے ہو کر اتنی آواز سے کہ نیند خراب نہ ہو سورۃ الکوثر پڑھ دیا کریں۔ اس عمل کی مدت چالیس روز ہے۔ انشاءاللہ آپ کی ہڈیوں اور پسلیوں پر گوشت آجائے گا۔

گردوں میں پتھری

سوال: میں کئی ماہ سے گردے کی پتھری کے مرض میں مبتلا ہوں، عمر 62 سال ہے۔ ڈاکٹری علاج کیا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ پیشاب رک کر آتا تھا کمر میں درد تھا۔ دائیں جانب گردے کے مقام پر بھی درد تھا۔ چند ماہ پہلے یونانی دوا کا نسخہ اخبار میں شائع ہوا تھا۔ میں نے بھی یہ نسخہ کچھ دن استعمال کیا جس سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔ اس نسخے کو میں نے ایک بٹوے میں رکھ لیا تھا۔ ابھی دوا جاری تھی کہ ایک جیب کترے نے بٹوا چرا لیا اور اس طرح نسخہ بھی میرے پاس نہیں رہا۔ اگر آپ اس نسخے کو دوبارہ روحانی ڈاک میں شائع کر دیں تو نہ صرف مجھے فائدہ ہو گا بلکہ دوسرے ضرورت مند بھی فائدہ اٹھا سکیں گے۔ میں آپ کا بے حد مشکور ہوں گا۔

جواب: حجر الیہود، سنگ سرماہی، شورہ قلمی جواکھار، ہر ایک ایک ماشہ نہایت باریک پیس کر موٹے کپڑے میں چھان کر میدہ کی طرف کر لیں۔ یہ مقدار ایک خوراک ہے صبح و شام عرق گاؤزبان عرق بادیان شربت بزوری ہر ایک پانچ پانچ تولہ کے ساتھ پندرہ روز تک استعمال کریں۔

گیس کا مرض

سوال: رات کو سوتا ہوں تو کبھی یوں محسوس ہوتا ہے کہ زبان پر دانے نکل آئے ہیں اور کبھی لگتا ہے کہ زبان پر سوجن آ گئی ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ زبان خشک ہو کر جگہ جگہ سے

کٹ جاتی ہے۔ سوتے میں دم گھٹتا محسوس ہوتا ہے اور لگتا ہے کہ کسی نے پورا جسم شکنجے میں جکڑ لیا ہے۔

جواب: آپ کو گیس کی شکایت ہے اس کے تدارک کے لئے کھانا کھانے کے بعد ایک چٹکی کلونجی کھالیا کریں۔ پانی کے ساتھ اس علاج کو تین ماہ جاری رکھیں، چاہے تکلیف پہلے ہی ختم ہو جائے۔

لانبے بال

سوال: میری صحت بہت عمدہ تھی۔ کبھی سر میں درد بھی نہیں ہوتا تھا۔ بے شمار کام کرتی تھی اور تھکتی نہ تھی۔ ماں تو تھی نہیں۔ سب کچھ خود کرنا پڑتا تھا۔ گذشتہ 8 یا 9 سال سے میں مستقل بیمار ہوں۔ ڈاکٹروں کے پاس جاتی ہوں تو وہ خون کی کمی بتاتے ہیں اور کمزوری کے لئے طاقت کی دوا لکھ دیتے ہیں۔ لیکن اب میری یہ حالت ہوگئی ہے کہ کوئی مجھے پہچان نہیں سکتا۔ رنگ بالکل زرد ہے بال جو کبھی اتنے لانبے تھے کہ تخت پر بیٹھ کر دھوتی تھی بالکل ختم ہونے پر ہیں۔ بیماریوں نے میرا حافظہ اور اعصاب اس قدر کمزور کر دیئے ہیں کہ تعلیم بھی متاثر ہوئی۔ پہلے میرا حافظہ مثالی تھا اور ہمیشہ فرسٹ آتی تھی۔ ایک دفعہ پڑھنے کے بعد بھولتی نہ تھی۔ اب بات کرتے کرتے بھول جاتی ہوں کہ کیا بات کر رہی تھی۔ درخواست ہے کہ یہ ضرور بتائیں کہ مجھے کونسا مرض لاحق ہے اور مادی علاج جاری رکھوں یا چھوڑ دوں۔

جواب: سورۃ فلق، پوری سورۃ ایک بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے روزانہ صبح، شام، رات پیا کریں۔ جسم میں خون کی کمی دور کرنے کے لئے بسم اللہ شریف کے ساتھ تین مرتبہ یَاحَیُّ قَبْلَ کُلِّ شَئٍ یَا حَیُّ بَعْدَ کُلِّ شَئٍ پڑھ کر پانی چائے، شربت، دودھ یا جو بھی مشروب ہو اس پر دم کر کے پئیں۔ آپ کی آنتوں کے اندر لعاب ٹوٹ گیا ہے۔ آنتوں میں حدت بہت زیادہ ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ معدہ کا نظام تلپٹ ہونے کے ساتھ ساتھ زنانی بیماری لیکوریا کا مرض بھی لاحق ہے۔ عالم الغیب اللہ ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے اس بندہ کو اپنی نعمت خاص سے روشنی دی ہے۔ اس روشنی میں جو کچھ سامنے آیا ہے عرض کر دیا گیا۔ دوا اور دعا کے اصول پر روحانی اور مادی دونوں علاج کریں۔ علاج کرانا سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے، اچھے معالج سے پرانی پیچش اور زنانی بیماری لیکیوریا کا علاج کرائیے۔ آپ کے لئے یونانی علاج اچھا رہے گا۔

لکنت

سوال: شروع ہی سے میرے بولنے میں روانی نہیں۔ بات کرتی ہوں تو الفاظ ٹھیک طریقے سے ادا نہیں ہوتے کہنا کچھ چاہتی ہوں اور کہہ کچھ اور دیتی ہوں۔ کسی سے ڈھنگ سے بات نہیں کر سکتی۔ کسی سوال کا جواب دیتے وقت زبان ساتھ نہیں دیتی اور گھبراہٹ ہوتی ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ میری گفتگو میں تسلسل پیدا ہو جائے اور میں ہر موضوع پر روانی سے بول سکوں بعض اوقات بے اختیار مضحکہ خیز بات کہہ دیتی ہوں جس پر بعد میں بے حد شرمندگی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ مجھ میں قوت ارادی کا فقدان ہے۔ کوئی کام شروع کروں تو میں اسے پورا نہیں کرتی۔

دل جلد اکتا جاتا ہے کسی کام میں دل نہیں لگتا۔ میں چاہتی ہوں کہ عقلمند ہو جاؤں بات سوچ سمجھ کر کروں اور مجھ میں فہم و فراست پیدا ہو جائے۔

جواب: رات کو سونے سے پہلے بستر پر پشت کے بل لیٹ کر یہ تصور کریں کہ دل سے ایک شعاع نکل کر دماغ میں جذب ہو رہی ہے۔ گویا دل دماغ کو فیڈ کر رہا ہے دس منٹ تک تصور کرنے کے بعد سو جائیں۔ ایک ماہ کے اس عمل سے انشاء اللہ آپ اپنی جملہ خامیوں سے نجات حاصل کر لیں گے۔

لنگڑی کا درد

سوال: تقریباً 6 ماہ سے بائیں ٹانگ میں کولہے سے لے کر ایڑی تک درد ہوتا ہے یہ درد اس وقت ہوتا ہے جب کھڑا رہوں یا کچھ دور تک چلوں، ٹانگ سن ہو جاتی ہے اور اس شدت سے درد محسوس ہوتا ہے کہ چل نہیں سکتا۔ کھڑا بھی نہیں ہوا جاتا۔ اس درد نے مجھے مجبور اور بے بس کر دیا ہے۔

جواب: یہ عرق النساء کا درد ہے اس کے لئے صاف و شفاف ہرے رنگ کی شیشی میں گردن تک خالص السی کا تیل بھر کر ایسی جگہ رکھ دیں جہاں سارا دن دھوپ رہتی ہو پورے 40 دن رات شیشی کو اس جگہ رہنے دیں۔ چالیس روز کے بعد شیشی کو اٹھالیں بال آ جائیں یا بارش

آ جائے تو یہ دن چالیس دن میں شمار نہیں ہونگی۔ تیل تیار ہونے پر متاثرہ ٹانگ کے گھٹنے پر مالش کریں۔ اللہ نے چاہاتو ایک ہفتہ مالش کے بعد کبھی پھر درد نہ ہوگا۔

ملازمت میں ترقی

سوال: میں سولہ سال سے ملازمت کر رہاہوں۔ میرے کام سے دفتر کے متعلقہ حکام نہ صرف مطمئن ہیں بلکہ تعریف کرتے ہیں لیکن اتنی مدت گزرنے کے بعد مجھے ابھی نہ مستقل کیا گیاہے، نہ ترقی دی گئی ہے۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ میں نماز پنجگانہ ادا کرتا ہوں اور جب سے مجھ پر روزے فرض ہوئے ہیں آج تک کوئی روزہ قضا نہیں ہوا۔ اس کے باوجود مجھے ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

جواب: اگر آپ نماز روزہ کے اس لئے پابند ہیں کہ اس طرز عمل سے سارے مسائل آپ کے حسب منشاء نتیجہ خیز ہوں گے تو یہ روش فکر غلط اور نادرست ہے۔ نماز روزہ انسان کے اوپر فرض ہے، زندہ رہنے کے لئے کھانا پینا بھی فرائض میں داخل ہے۔ خوردونوش کا فریضہ ہمارے جسمانی نظام کو بحال رکھتا ہے۔ نماز روزہ اور ارکان اسلام کی بجا آوری سے ہماری روح تقویت حاصل کرتی ہے۔ ہم اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں کہ نماز روزہ کی ادائیگی خالق اور مخلوق کے درمیان قربت کا ذریعہ ہے لیکن اگر ہم نماز اس لئے ادا کریں کہ ہماری پریشانیاں دور ہو جائیں تو یہ ناقص عمل ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے پس نماز پڑھنے والوں کے لئے ان کی نمازیں ہلاکت کا موجب ہوتی ہیں جبکہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں اور بے خبر ہیں کہ وہ کیا کر رہے

ہیں۔ آپ کی تحریر اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ نماز روزہ کی طرف آپ کی توجہ خالصتاً اللہ کے لئے بلکہ دنیوی الجھنوں اور پریشانیوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے ہے۔ جب یہ طرز کسی ذہن میں در آتی ہے تو نماز کا مسئلہ فوت ہو جاتا ہے اور روح کے اوپر جمود طاری ہو جاتا ہے۔ روح کا یہ جمود انسانی شعور کو بے چین اور بے قرار کر دیتا ہے۔ شعور کی بیتابی انسانی صلاحیتوں کو اس حد تک محتاج کر دیتی ہے کہ وہ اپنے مسائل و معاملات میں بے بس ہو کر رہ جاتا ہے۔ یہی صورت آپ کے ساتھ درپیش ہے۔ آپ اپنی طرز فکر کا محاسبہ کیجئے۔ نماز صرف اللہ کے لئے پڑھئے بلکہ قائم کیجئے۔ انشاءاللہ طرز فکر کی تبدیلی سے آپ کے سارے مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے۔

مستقل خارش

سوال: میں گذشتہ کئی سالوں سے خارش کے مرض میں مبتلا ہوں۔ بڑے بڑے اسپیشلسٹ کو دکھایا مگر ہر جگہ سے مایوس ہوا۔ مرض یہ ہے کہ میرے جسم پر بال بہت ہیں اور بالوں کی جڑوں میں ہر وقت خارش ہوتی رہتی ہے۔ دیکھنے میں جلد بالکل نارمل نظر آتی ہے بعض حصوں میں ہلکی ہلکی سرخ رنگت آجاتی ہے خاص طور پر سینے اور سر میں سر کے بالوں کی جڑوں میں سے ہر وقت ایک سفید سفید رطوبت نکلتی ہے۔ یہ رطوبت سوجی کی طرح سے جم جاتی ہے اور اس سے خارش ہوتی ہے۔ میرے سر کے تمام بال گر چکے ہیں گو یہ کہ اب بھنوؤں اور داڑھی سے بال بھی گرنا شروع ہو گئے ہیں۔ ہر جگہ سے مایوس ہو کر آپ کا سہارا تلاش کیا ہے۔

جواب: سرخ مرچ اور ہر قسم کا گوشت، گوشت میں انڈا بھی شامل ہے، کھانا چھوڑ دیں۔ کھانوں میں نمک نہ ہونے کے برابر کھائیں۔ رات کو سوتے وقت ایک چمچہ زیتون کا تیل پئیں اور روزانہ سارے جسم پر روغن زیتون کی مالش کریں۔ ایک گھنٹہ گزرنے کے بعد غسل کریں۔ صابن کسی بھی قسم کا استعمال نہ کریں۔ صابن کی جگہ بیسن استعمال کریں۔ نیم کے پتے پانی میں خوب اچھی طرح جوش کر کے اس پانی سے غسل کریں۔ نیم کے پتے اگر دستیاب نہ ہوں تو نہاتے وقت پانی میں ڈیٹول ڈال لیں۔

مالی پریشانیاں

سوال: میری عمر تقریباً پچاس سال ہے۔ ہوش سنبھالنے کے بعد سے زندگی کا بیشتر حصہ پریشانیوں میں گزارا ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ اچھی جگہ ملازم ہوں۔ معقول تنخواہ ہے لیکن مالی پریشانیاں پیچھا نہیں چھوڑتیں۔ صحت بھی گرتی جا رہی ہے جب بھی بہتر صورت حال پیدا ہونے کے امکانات ہوتے ہیں کچھ ایسے مسائل پیدا ہو جاتے ہیں کہ پریشانیوں سے نجات کی راہیں مسدود ہو جاتی ہیں۔ کوئی کام بغیر الجھن کے انجام پذیر نہیں ہوتا۔ اس وقت جس مکان میں رہائش پذیر ہوں اسے فروخت کرنا چاہتا ہوں، گاہک آتے ہیں وعدہ کرتے ہیں لیکن دوبارہ صورت نہیں دکھاتے۔ لہٰذا گزارش ہے کہ کوئی ایسا وظیفہ تجویز فرمائیں کہ مکان حسب خواہش جلد فروخت ہو جائے۔ دوم کوئی ایسا وظیفہ مستقل ورد کے طور پر تجویز فرما دیں جس کے ذریعہ اللہ صحت و تندرستی عطا فرمائے اور کشائش رزق اور خیر و برکت عطا فرمائے۔

جواب: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آل داؤد، شکر کو اپنا معمول بنالو کیونکہ شکر کرنے والے بندے بہت قلیل ہیں۔ یہ بھی فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔ بات تلخ ہے لیکن اس کا اظہار ضروری ہو گیا ہے۔ آپ کے اندر یہ دونوں باتیں موجود ہیں۔ آپ شکر نہیں کرتے، شکر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا صحیح استعمال کیا جائے۔ آپ سے دانستہ یا غیر دانستہ حق تلفی ہوئی ہے۔ نعمت کا صحیح استعمال نہ ہونے سے آپ اسراف کے مرتکب ہوتے ہیں۔ وظیفہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنی طرز فکر کا محاسبہ کیجئے۔ حالات خود بخود ٹھیک ہو جائیں گے۔

مردے نظر آنا

سوال: میرے بڑے بھائی جن کی عمر 28 تھی۔ تین ماہ قبل اللہ کو پیارے ہو گئے۔ ذہنی لگاؤ کی وجہ سے دن رات انہیں کا خیال دماغ پر چھایا رہتا ہے۔ اس ذہنی دباؤ کی وجہ سے السر کا مریض ہو گیا ہوں۔ چاروں طرف اپنے بھائی کی تصویر نظر آتی ہے اور ایک پل کو سکون نہیں آتا۔ ان کی وفات کا ایک ایک منظر میری آنکھوں کے سامنے گھومتا ہے۔ کوئی ایسا وظیفہ بتائیں جس سے ذہنی حالت معمول پر آ جائے۔

جواب: روزانہ بعد نماز عشاء 100 مرتبہ كل نفس ذائقه الموت پڑھیں۔ زیادہ سے زیادہ دو ہفتوں میں بھائی کی موت کے صدمے کی شدت کم ہو جائے گی۔

موت کے خوف سے نجات

سوال: مجھے کوئی ایسا وظیفہ بتادیں جو میں رات کو سوتے وقت پڑھ لوں اور مجھے موت کے خوف سے نجات مل جائے۔

جواب: صبح سورج نکلنے سے پہلے ایک گھونٹ پانی لے کر اس میں سے ڈراپر سے ایک قطرہ پانی لے کر آدھی چھٹانک پانی میں ڈال دیں۔ اس آدھی چھٹانک پانی میں سے ایک قطرہ پانی لے کر دوسرے آدھی چھٹانک پانی میں ڈال دیں۔ پھر اس آدھی چھٹانک پانی میں سے ایک قطرہ لے کر ایک چمچی خالص شہد پر ڈال کر یہ شہد کھالیں۔ یہ عمل صبح نہار منہ کریں۔ شہد کھانے کے بعد آدھے گھنٹے تک کوئی چیز نہ کھائیں۔ شہد کھانے سے پہلے ایک مرتبہ انا للہ و انا الیه راجعون پڑھ کر دم کرلیں۔ عمل کی مدت دو مہینے ایک روز ہے۔ کھانوں میں نمک کی مقدار کم کر کے چوتھائی کر دیں۔

مراقبہ کی شرائط

سوال: میں ہر ہفتہ کالم روحانی ڈاک باقاعدگی اور دلچسپی سے پڑھتا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ میں بھی مراقبہ سے فائدہ اٹھاؤں۔ اس کے لئے مجھے آپ کی راہنمائی کی ضرورت ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ مراقبہ کرنے کے لئے جن لوازمات، اوقات اور جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے ان پر روشنی ڈالیں۔

جواب: مراقبہ کے لئے سب سے ضروری چیز کسی استاد کی راہنمائی ہے۔ اوقات اور شرائط کا تعین بھی حتمی نہیں کیا جاسکتا۔ عام اصول کے مطابق مراقبہ کا بہترین وقت رات کو سونے سے پہلے یا صبح سورج نکلنے سے پہلے ہے۔ مراقبہ ایسی جگہ کرنا چاہئے جو ہوادار ہو اور جہاں اندھیرا ہو۔ نشست وہ اختیار کی جائے جس میں جسم میں تکلیف اور اعصاب میں کھنچاؤ نہ ہو۔ مراقبہ لیٹ کر نہیں کرنا چاہئے۔ مراقبہ میں کیا تصور کیا جائے اس کا تعین بھی ایک استاد فن ہی کر سکتا ہے۔ تصور کے لحاظ سے مراقبہ کی بہت سی قسمیں ہو جاتی ہیں۔ مثلاً تصور اسم ذات، تصور شیخ، تصور رسول ﷺ، تصور قلب، تصور لطائف ستہ روشنیوں کا مراقبہ، نور کا مراقبہ وغیرہ وغیرہ۔ آپ کو مراقبہ کرنے کی اجازت ہے، تصور کریں کہ آپ اپنے دل کے اندر جھانک رہے ہیں، اور دل کے اندر ایک سیاہ نقطہ ہے جب یہ نقطہ نظروں کے سامنے آجائے تو بذریعہ خط مطلع کریں۔

مرض کا علاج شادی

سوال: مجھے دورے پڑتے ہیں جس کا میرے ماں باپ نے بہت علاج کروایا ہے۔ میری دادی باباؤں کے پاس بھی لے جاتی تھیں۔ ڈاکٹری، ہومیو پیتھی کا بھی علاج کرا چکی ہوں۔ علاج چھ ماہ کا بتایا تھا لیکن ایک سال تک ہوتا رہا۔ اس بیماری کی وجہ سے میں نے تعلیم بھی چھوڑ دی۔ عرصے سے میں گھر میں بیٹھی ہوئی ہوں، نہ کہیں اکیلی جاسکتی ہوں، نہ کسی پڑوسی کے یہاں جاسکتی ہوں، نہ کسی کے سامنے بیٹھ سکتی ہوں۔ یہ بیماری مجھے 15 سال سے ہے۔ جب دورہ پڑتا ہے تو شروع میں مجھے پتہ چلتا ہے لیکن بعد میں کیا ہوتا ہے مجھے کچھ معلوم نہیں ہوتا، گھر والے بتاتے ہیں

کہ میں بیہوش ہو جاتی ہوں اور اگر کھڑی ہوئی ہوتی ہوں تو گر جاتی ہوں۔ کل روٹی پکانے کے دوران ایسا ہوا جب میں باورچی خانے میں بیٹھی ہوئی تھی بیٹھے بیٹھے گر گئی اور بیہوش ہو گئی۔ میں کنواری ہوں شروع سے میرا کوئی رشتہ بھی نہیں آیا۔

جواب: آپ ہسٹیریا کی مریضہ ہیں۔ آپ کو چاہیئے کہ ماہانہ نظام کی خرابی اور کمی کا علاج کروائیں۔ اس مرض کا علاج ہو جانے کے بعد دورے نہیں پڑیں گے۔ آپ کے لئے یونانی علاج مفید رہے گا۔ ایک علاج یہ بھی ہے کہ آپ کی شادی ہو جائے۔

منگیتر کی نفرت

سوال: میرے دونوں کندھوں کی ہڈیاں بہت زیادہ ابھری ہوئی ہیں۔ بائیں کی نسبت دائیں کندھے کی ہڈی زیادہ باہر نکلی ہوئی ہے۔ مہربانی فرما کر آپ مجھے اس کا علاج بتادیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ میرے چہرے پر چیچک کے داغ ہیں۔ والدین نے میری منگنی بچپن ہی میں کر دی تھی۔ اب میری منگیتر نہ صرف یہ کہ میرے سامنے نہیں آتی بلکہ مجھے دیکھ کر نفرت کرتی ہے اور منہ پھیر لیتی ہے۔ حالانکہ میں کوئی برا کام بھی نہیں کرتا جس کی وجہ سے نفرت کرتی ہو۔ نفرت کی جو وجہ میری سمجھ میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ اس کے مقابلہ میں کم خوبصورت ہوں۔ کوئی علاج بتادیجئے تاکہ اس کی نفرت محبت میں بدل جائے۔ آپ کو اپنا بزرگ سمجھ کر حال دل لکھ رہا ہوں۔

جواب: سب کاموں سے فارغ ہو کر رات کو سونے سے پہلے اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف کے ساتھ ایک سو مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیمoبسم اللہ الواسع جل جلالہ پڑھ کر آنکھیں بند کر بیٹھ جائیں اور اپنی منگیتر کا تصور کریں۔ دس منٹ تصور کرنے کے بعد کوئی کام کئے بغیر سو جائیں۔ اس عمل کی مدت چالیس کے اوپر ایک روز ہے۔

موت کا خیال

سوال: میں جب بھی کوئی کتاب پڑھتی ہوں تو میرے دماغ پر یہ خیال چھا جاتا ہے کہ خدانخواستہ میری امی کا انتقال ہو جائے گا۔ اگر میری پیاری امی کو کچھ ہو گیا تو میں جیتے جی مر جاؤں گی۔ یہ خیال کسی طرح میری جان نہیں چھوڑتا۔ ہر وقت روتی رہتی ہوں اور دعا کرتی ہوں کہ اللہ میاں میری امی کو طویل عمر دے دیں۔

جواب: 2x2 فٹ لکڑی کا ایک تختہ بنوالیں اور رات کو سونے سے پہلے اس کے اوپر اکڑوں بیٹھ کر ایک سو مرتبہ یاحی یاقیوم کا ورد کیا کریں۔ جب دماغ سے یہ وسوسہ نکل جائے اس عمل کو ترک کر دیں۔

نیند میں جھٹکے لگنا

سوال: سات سال سے میں ایک مرض میں مبتلا ہوں اور یہ مرض کسی کی بھی سمجھ میں نہیں آتا۔ مرض یہ ہے کہ سو کر جب اٹھتی ہوں تو مجھے جھٹکے لگتے ہیں اور زوردار چیخ نکلتی ہے۔ ہاتھ پاؤں اکڑ جاتے ہیں۔ زبان دانتوں کے نیچے آکر کٹ جاتی ہے۔ دماغ میں جو باتیں ہوتی ہیں وہ بھول جاتی ہوں۔ کوئی بات کرتا ہے تو سمجھ میں نہیں آتی، دورے کے بعد سردی لگتی ہے۔

جواب: دوا کے ساتھ ساتھ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، وضو بغیر وضو یَا سلامُ کا ورد کرتی رہیں۔ سورج کی تمازت ختم ہونے کے بعد زوال شروع ہوتا ہے تو زمین کے اندر سے ایک گیس خارج ہوتی ہے۔ یہ گیس اس قدر زہریلی ہوتی ہے کہ آدمی کے اوپر اثر انداز ہونے سے قسم قسم کی بیماریاں پیدا کر دیتی ہے۔ بعض اوقات دماغی نظام اس حد تک درہم برہم ہو جاتا ہے کہ دورے پڑنے لگتے ہیں۔ جب کوئی بندہ ذہنی طور پر یکسو ہو کر ظہر کی نماز میں مشغول ہو جاتا ہے کہ نماز کی نورانی لہریں اسے زہرناک گیس سے محفوظ رکھتی ہیں۔ آپ ظہر کی نماز میں طویل سجدے کیا کریں یعنی سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ کہنے کے بجائے گیارہ مرتبہ کہا کریں۔

نفسیاتی بیماری

سوال: میری عزیزہ کو ایک برہنہ شخص نظر آتا ہے۔ اس میں بیداری اور خواب کی کوئی قید نہیں ہے۔ وہ بیداری میں بھی ہر وقت گالیاں بکتی ہیں۔ انہیں وہ شخص آنکھیں بند رکھنے پر

بھی نظر آتا ہے۔ عامل حضرات کہتے ہیں کہ یہ کوئی آسیب ہے۔ ماہر نفسیات اس کو نفسیاتی بیماری بتاتے ہیں۔ ہم دونوں علاج کرا چکے ہیں مگر فائدہ نہیں ہوا ہے۔

جواب: علاج بہت آسان ہے۔ ایک ماہ تک کسی بھی چیز میں نمک نہ دیں اور روزانہ صبح، شام، چائے کا ایک چمچہ شہد کھلائیں۔

نماز پڑھنے کو دل نہیں چاہتا

سوال: میں پانچوں وقت کی نماز اور قرآن مجید پابندی سے پڑھتا تھا لیکن دو برس سے نہ نماز پڑھنے کو جی چاہتا ہے اور نہ قرآن پاک کی تلاوت کی طرف طبیعت مائل ہوتی ہے۔ میری خواہش ہے کہ پہلے کی طرح نماز اور قرآن کا پابند ہو جاؤں۔

جواب: صبح سویرے اٹھئے جس طرح سے بھی ممکن ہو۔ 90روز تک روزانہ پابندی سے نماز فجر باجماعت ادا کیجئے اور جماعت سے فارغ ہو کر تھوڑا تھوڑا قرآن پاک کی تلاوت مسجد کے صحن میں بیٹھ کر کیجئے۔ 100روز کے بعد آپ ہمیشہ کیلئے نماز اور قرآن پاک کی تلاوت کے عادی ہو جائیں گے۔

نعمت یا زحمت

سوال: پچھلے چند ماہ سے میرے ساتھ گاہے گاہے جو صورتحال پیش آ رہی ہے اس نے مجھے حیران و ششدر کر دیا ہے۔ اکثر یہ ہوتا ہے کہ میں تنہائی میں لیٹا ہوں اور کسی موضوع پر سوچ رہا ہوں۔ یکایک کوئی غیر متوقع اور غیر معمولی خیال ذہن میں وارد ہوتا ہے پھر کچھ دن بعد وہ خیال حیرت انگیز طور پر حقیقت کا روپ دھار لیتا ہے۔ دو مثالیں حاضر خدمت ہیں۔ ایک دن یکایک خیال آیا کہ مجھے اپنے سامنے والوں سے بات چیت بند کر دینی چاہئے۔ میں حیران رہ گیا کہ یہ عجیب و غریب خیال میرے ذہن میں کہاں سے آ گیا۔ چند روز بعد سامنے والوں نے کسی بات پر کہا کہ تم آئندہ ہم سے بات نہ کرنا اور اس طرح ہماری بات چیت بند ہو گئی۔ پچھلے دنوں میں نے ایک فیکٹری میں ملازمت کے لئے انٹرویو دیا۔ مجھے انٹرویو میں کامیاب قرار دیتے ہوئے دوسرے دن کام پر آنے کے لئے کہا گیا۔ جب میں گھر آیا تو لیٹے ہوئے اچانک خیال آیا کہ کہیں فیکٹری میں آگ نہ لگ جائے اور میں اس آگ میں نہ پھنس جاؤں۔ یہ سوچ کر نہ جانے کیوں خوف کی ایک ہلکی سی لہر میرے اندر دوڑ گئی۔ پھر بھی ہمت کر کے اگلے روز فیکٹری چلا گیا۔ کام کرتے ہوئے تھوڑی دیر گزری تھی کہ اچانک آگ آگ کا شور اٹھا اور میں جس حصہ میں کام کر رہا تھا وہ حصہ آگ کی لپیٹ میں آ گیا۔ آگ بہت تیز تھی۔ میں ہمت سے کام لیتے ہوئے آگ کے حلقے سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔ میری کشفی قوت میرے لئے ذہنی انتشار کا سبب بن گئی ہے۔ ایک طرف

یہ ایک ایسی صلاحیت ہے جو لاکھوں میں کسی کے پاس ہوتی ہے اور دوسری طرف اس سے پیدا ہونے والی ذہنی کشمکش مجھے سخت حیران و پریشان رکھتی ہے۔ آپ سے راہنمائی کی درخواست ہے۔

جواب: کتنی عجیب بات ہے کہ وہ صلاحیت اور قوت جس کے لئے لوگ برسوں ریاضت اور مشقیں کرتے ہیں۔ آپ کے اندر قدرت کی طرف سے کسی محنت و مشقت کے بغیر بیدار ہو گئی ہے لیکن وجہ پریشانی بنی ہوئی ہے۔ روحانیت میں یہ بات ابتدائی قانون کی حیثیت رکھتی ہے کہ اگر شاگرد کی فکری اور ذہنی تربیت کے بغیر اس کے اندر صلاحیت بیدار کر دی جائے تو یہ صلاحیت اس کے لئے سخت ذہنی خلفشار کا سبب بن سکتی ہے۔ بالفاظ دیگر ایسی حالت میں نعمت زحمت کا روپ دھار سکتی ہے یہی وجہ ہے کہ کسی بھی ماورائی علم کو سیکھنے کے لئے کسی ماہر استاد کی نگرانی ضروری ہوتی ہے ایسا استاد جو انسانی ذہن کی جزئیات کا ضروری علم رکھتا ہو۔

نیند نہیں آتی

سوال: میری بیٹی کی عمر 29 سال ہے اور تین بچوں کی ماں ہے۔ ڈھائی سال سے ایک تکلیف میں مبتلا ہے جس کی وجہ سے ہم سب پریشان ہیں۔ طبیب کہتے ہیں کہ کوئی مرض نہیں لیکن اس کی حالت دن بدن خراب ہوتی جا رہی ہے۔ آج سے ڈھائی سال قبل بچی کی پیدائش سے پانچ مہینے پہلے لڑکی کہتی تھی کہ آدھی رات کو تہجد کے وقت کوئی مجھے آواز دے کر اٹھاتا ہے کہ اٹھو اور نماز پڑھو۔ وہ اٹھ کر الگ کمرے میں نماز پڑھتی اور قرآن شریف اور چھوٹی چھوٹی سورتوں کی تلاوت کرتی تھی۔ یہ معاملہ کئی دن ہوتا رہا پھر ایک دن اس غیبی آواز پر لڑکی سورتوں کی تلاوت کر

رہی تھی کہ آندھی چلی اور بلب بجھ گیا پھر بھی وہ موم بتی جلا کر پڑھتی رہی۔ پڑھتے پڑھتے ڈر لگنے لگا اور یوں محسوس ہوا جیسے کوئی کالی سی چیز اس کے کان میں گھس گئی ہے وہ کانپنے لگی اور جا کر سو گئی۔ اس واقعہ کے بعد سے وہ کوئی کام نہیں کرتی۔ اکثر و بیشتر خاموش رہتی ہے۔ کہتی ہے کہ آدھے سر میں کوئی سارا دن باتیں کرتا رہتا ہے کہ ایسا کرو ایسا نہ کرو۔ سر خالی خالی سا محسوس ہوتا ہے اور کبھی کبھی دل بیٹھنے لگتا ہے۔ اکثر شکلیں بھی نظر آتی ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ سارا بدن کسی نے جکڑ رکھا ہے۔ رات کو نیند بھی نہیں آتی پہلے پانچ وقت کی نمازیں پڑھتی تھی، نماز بالکل نہیں پڑھتی۔ سارا دن بستر پر پڑی رہتی ہے لیکن نیند نہیں آتی۔

جواب: ایک کاغذ پر

یَامَہْلَائِیْلُ

یَاثَمْتَائِیْلُ

یَامِیْکَائِیْلُ

یَاجِبْرَائِیْلُ

لکھ کر کاغذ کو موڑ کر بتی بنا لیں۔ اس مڑے ہوئے کاغذ کو روئی میں لپیٹ لیں۔ روئی اور کاغذ کی بنی ہوئی بتی کو گھی یا زیتون کے تیل میں ایسی جگہ جلائیں جہاں سے دھواں لڑکی کے پاس پہنچ سکے۔ یہ عمل رات کے وقت کریں۔ صبح سورج نکلنے سے پہلے سورۃ فلق پڑھ کر پانی پر دم کر کے

نہار منہ پلائیں۔ دو ہفتے تک نمک بالکل بند کر دیں۔ اور دو ہفتے کے بعد ایک عرصہ تک نمک کم سے کم استعمال کرائیں۔ تین وقت شہد کا استعمال بہت مفید ہو گا۔

وظیفہ کی رجعت

سوال: میری امی جان کی عمر پچاس برس سے زیادہ ہے۔ پتہ نہیں ان کو کونسی بیماری لاحق ہے۔ کھانا پینا تقریباً بند ہے۔ اس بیماری کی وجہ سے وہ باتیں بہت کرتی ہیں۔ کبھی کہتی ہیں کہ مجھے چڑیل چمٹی ہوئی ہے کبھی کہتی ہیں کہ جن میرے اندر حلول کر گیا ہے۔ اکثر پیروں فقیروں کا نام لیتی رہتی ہیں کہ آج فلاں پیر صاحب آئے ہیں آج فلاں فقیر صاحب آئیں گے۔ ہمارے لئے زیادہ پریشان کن بات یہ ہے کہ وہ اکثر طلوع آفتاب سے پہلے کمرے سے نکل جاتی ہیں۔ بڑی مشکل سے ڈھونڈ کر لاتے ہیں۔ بچپن سے میں یہ مرض دیکھتا چلا آرہا ہوں، خدا کے لئے بتائیں کہ کیا مرض ہے۔

جواب: آپ کی والدہ صاحبہ نے کسی کی نگرانی کے بغیر کوئی وظیفہ پڑھا تھا۔ اس وظیفے کی رجعت ہو گئی تھی جس کا علاج نہیں ہو سکا۔ یہی عرض ہے، میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔ کوئی وظیفہ کسی روحانی انسان کی نگرانی کے بغیر نہیں پڑھنا چاہئے اور زیادہ وظائف پڑھنے سے بھی گریز کرنا چاہئے۔ زیادہ وظائف اور ورد سے ذہنی، جسمانی اور معاشی حالات خراب ہو جاتے ہیں۔ ہر اسم اور ہر آیت اور ہر سورہ میں ایک خاص طاقت، انرجی ہوتی ہے۔ انسان کے اندر طاقت اور انرجی ذخیرہ ہونے کے بعد جب طاقت کا توازن بگڑ جاتا ہے۔ تو

طرح طرح کی بیماریاں اور پریشانیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ قرآن پاک کی طاقت کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اگر ہم قرآن کو پہاڑوں پر نازل کر دیتے ہیں تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاتے۔ قرآن پاک کی آیات میں اگر تفکر کیا جائے تو طاقت کا توازن بحال رہتا ہے۔

وٹہ سٹہ کی شادی

سوال: بھائی کی شادی میرے شوہر کی بہن کے ساتھ ہوئی تھی۔ اور بھاوج میں اختلافات کا اثر میری ازدواجی زندگی پر بھی پڑ رہا ہے۔ میری بھاوج اپنے بھائی کے گھر چلی گئی ہیں اور مجھے میرے بھائی کے گھر بھیج دیا گیا ہے۔ میرے سسرالی میرے بھائی پر زور ڈال رہے ہیں کہ وہ اپنے بیوی کو طلاق دے دیں۔ اگر ایسا ہوا تو انتقامی کارروائی کے طور پر میرے شوہر بھی مجھے طلاق دے دیں گے حالانکہ نہ میرے بھائی اس بات پر تیار ہیں اور نہ میرے شوہر۔ آپ خدا کے واسطے بتائیں کہ میں کیا کروں۔

جواب: رات کو سونے سے پہلے 41 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر بات کئے بغیر بستر میں چلی جائیں۔ آنکھیں بند کر کے اپنے شوہر کا تصور کرتے کرتے سو جائیں اور آپ کے بھائی یہی سورہ 41 بار پڑھ کر بات کئے بغیر بستر میں سیدھے لیٹ کر آنکھوں سے اپنی بیوی کا تصور کرتے کرتے سو جائیں۔ جب تک معاملہ طے ہو یہ عمل جاری رکھا جائے۔ مطمئن رہیں طلاق نہیں ہو گی اور دونوں گھر آباد رہیں گے۔

ہرجائی شوہر

سوال: میں نے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر آپ کو اپنا باپ کہہ کر پکارا ہے کیونکہ باپ کے زندہ ہوتے ہوئے بھی معلوم نہیں کہ باپ کی محبت کیا ہوتی ہے۔ میرے باپ ایک آوارہ عورت کے چکر میں بری طرح پھنس گئے ہیں۔ پورا بچپن روتے گزرا جب کسی باپ کو اپنی اولاد سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے دیکھتی ہوں تو رونا آجاتا ہے۔ خط پر جگہ جگہ پانی کے دھبے میرے وہ آنسو ہیں جو میری آنکھوں سے گر رہے ہیں۔ خدا کے لئے کوئی ایسی دعا بتادیں کہ جس کی برکت سے میرے باپ اس عورت کے چنگل سے نکل جائیں۔

جواب: روزانہ بعد نماز عشاء تین مرتبہ سورۂ رحمٰن پوری سورہ (پارہ 27) پڑھ کر کسی سے بات کئے بغیر بستر پر چلی جائیں اور اپنے والد کا تصور کرتے کرتے سو جائیں۔ یہ عمل نوے روز کریں۔ ناغہ کے دن شمار کر کے بعد کو پورے کر لیں۔ البتہ ناغہ کے دنوں میں صرف تصور جاری رکھیں۔ آپ یقین رکھیں آپ کو باپ کی محبت مل جائے گی اور آپ کی والدہ صاحبہ کو بلا شرکت غیرے شوہر کا التفات نصیب ہو جائے گا۔ انشاء اللہ

ہڈیوں کی بیماری

سوال: ہم اپنے بڑے بھائی کی تکلیف سے بہت پریشان ہیں۔ میرے بھائی کے جگر پر ورم آگیا تھا۔ لیکن پھر یہ بیماری ٹھیک ہو گئی۔

اس کے دو یا تین سال کے بعد ان کے ٹخنوں کی ہڈیوں میں درد ہو گیا۔ جو ابھی تک موجود ہے۔ کافی علاج کروایا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ ذہن بھی بہت کمزور ہے۔ لکھنا پڑھنا سکھایا مگر یہ سب بھول جاتے ہیں۔ کوئی چیز یاد نہیں رہتی۔ غصہ بے حد آتا ہے۔ چڑچڑا پن بھی بہت زیادہ ہے۔ ہنستے بھی بالکل نہیں، کبھی کبھی بس مسکرا دیتے ہیں۔ التجا ہے کہ کوئی ایسا علاج بتائیں کہ وہ پوری طرح صحت مند ہو جائیں۔

جواب: بھائی کو پینے کے لئے جب بھی کوئی مشروب دیں اس کے اوپر ایک مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ان اللہ علیٰ کل شئی قدیر پڑھ کر دم کر دیا کریں۔ علاج کی مدت نوے دن ہے۔

ہمزاد اور جنات

خواب دراصل لوح محفوظ کا سایہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد کیا ہے ''ہم نے ہر چیز کو جوڑے جوڑے بنایا ہے۔'' چنانچہ ایک سایہ زمین کے اوپر پڑتا ہے اور دوسرا سایہ اس کے بالمقابل آسمان پر پڑتا ہے۔ آدمی بیداری کی حالت میں زمین کے اوپر سایہ کو دیکھتا ہے مثلاً ایک مکان کا سایہ مکان کی صورت میں نظر آتا ہے۔ ایک درخت کا سایہ درخت کی صورت میں نظر آتا ہے۔ ایک آدمی کا سایہ آدمی کی صورت میں نظر آتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن خواب میں بالمقابل سایہ کو وہ آسمان کی طرف دیکھتا ہے۔ آسمان کے اوپر سے بالکل بیداری کی طرح یہی سایہ نظر آتا ہے۔ بیدار ہونے کے بعد یہ سایہ غائب ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ یہ آسمان

پر ہوتا ہے اور آسمان نگاہ کی گرفت سے باہر ہے۔ ہم جس کو آسمان دیکھنا کہتے ہیں یعنی یہ نیلا نیلا آسمان جو ہمیں نظر آتا ہے، آسمان نہیں ہے بلکہ حد نظر ہے۔

تصوف نے انسان کی ساخت کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ روح اعظم، روح انسانی اور روح حیوانی، قلندر بابا نے ان تینوں حصوں کے اصطلاحی نام نسمہ مطلق، نسمہ مفرد اور نسمہ مرکب رکھے ہیں۔ نسمہ مرکب یعنی روح حیوانی کو ہمزاد کہتے ہیں۔ ہمزاد جب لوح محفوظ کے سایہ کو زمین پر دیکھتا ہے تو اسے بیداری اور جب اس ہی سایہ کو آسمان پر دیکھتا ہے تو خواب کا نام دیا جاتا ہے۔ ہمزاد دراصل روشنیوں سے مرکب ایک مکمل انسان ہے جو گوشت پوست کے جسم کے اوپر محیط ہے۔

ہاتھ لگائے کھجلی ہوتی ہے

سوال: میرے مرض کی شروعات کچھ اس طرح سے ہوئیں کہ آج سے چار پانچ سال پہلے سردیوں میں صرف گھٹنوں پر کھجلی ہوتی تھی۔ کھجانے سے دانہ ہو جاتا تھا اور پھر خود ہی ٹھیک ہو جاتا تھا لیکن اب حالت یہ ہے کہ اگر چہرے پر سر کے بال لگ جائیں تو بہت کھجلی ہوتی ہے۔ ہونٹوں کے ارد گرد کا حصہ ٹھوڑی تک کالا ہو گیا ہے جبکہ بھنوؤں کے ارد گرد کا حصہ سفید ہے۔ کوئی زور سے ہاتھ یا جسم کا کوئی حصہ پکڑ لے تو بھی کھجلی ہو جاتی ہے اور کھجانے سے وہ حصہ کالا پڑ جاتا ہے اس کے علاوہ کندھوں، ایڑیوں پر بیٹھی رہوں تو بھی یہ تکلیف ہو جاتی ہے۔ اب تو یہ تکلیف کندھوں سے بڑھ کر نیچے کمر تک آتی جارہی ہے۔

جواب: کھال کے تین پرت ہوتے ہیں اگر کھال کے اندرونی تیسرے پرت میں خون کے اندر زہریلے مادے سرایت کر جائیں تو یہ صورت واقع ہوتی ہے۔ خون کے اندر زہریلے مادے سرایت کر جائیں تو یہ صورت واقع ہوتی ہے۔ خون کے اندر زہریلے مادے کیوں بنتے ہیں اور ان زہریلے مادوں کا قدرتی اخراج کیوں نہیں ہوتا؟ یہ ایک الگ موضوع ہے۔ خواتین میں خون کی کثافت کا بڑا دارومدار ماہانہ نظام کے اوپر ہے۔ ماہانہ نظام کا باقاعدہ پرہیز کے ساتھ علاج کرائیں۔

ہیروئن

سوال: میرا منجھلا بیٹا جس کی عمر تقریباً بائیس سال ہے کچھ عرصہ پہلے تک بڑا نیک تھا اور فرمانبردار تھا۔ سب کے لئے اس کے دل میں محبت تھی۔ مگر اب برے لڑکوں کی صحبت نے اسے بھی خراب کر دیا ہے، کسی کا کہنا نہیں مانتا، یہاں تک کہ ماں باپ کے سمجھانے بجھانے سے بھی اس پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ نرمی سے سختی سے ہر طرح سمجھا کے دیکھ لیا مگر وہ وہی کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ برے لڑکوں کی دوستی نے اس کو منشیات کی عادت میں مبتلا کر دیا ہے۔ زیادہ منع کرنے اور سمجھانے سے غصہ ہو جاتا ہے۔ چیخنے چلانے لگتا ہے۔ مر جانے کی دھمکی دیتا ہے۔ اپنے آپ کو کوسنے لگتا ہے۔ پہلے اس کی صحت اچھی تھی مگر اب کافی گر گئی ہے۔ دو ایک بار ہیروئن پیتے رنگے ہاتھوں بڑے بھائی نے پکڑا تو کہنے لگا میں عادی نہیں ہوں۔ بس یونہی دوست نے پلا دی۔ دو چار کش کبھی کبھار شوق میں لگا لیتا ہوں۔ اس کے بعد اس کو نشہ کے مہلک اثرات بتائے اور برے

دوستوں کی بری صحبت کے نتائج سے آگاہ کیا۔ ہر طرح سمجھایا۔ نرمی سے بھی، پیار سے بھی، سختی سے بھی اور ڈانٹ ڈپٹ کر کے بھی غرض یہ کہ جو بھی طریقہ سمجھ میں آیا۔ اسی طرح سمجھایا مگر وہ کسی طرح نہیں مانتا۔ اب تو کام کاج میں بھی پہلے جیسی دلچسپی نہیں لیتا۔ دردمندانہ گزارش ہے کہ آپ کوئی ایسا روحانی علاج بتائیں کہ جس کی برکت سے میرا بیٹا نیک راستے پر واپس آجائے اور پہلے کی طرح اس کے دل میں گھر کے افراد کے لئے پیار و محبت پیدا ہو جائے۔ تمام بری عادتیں چھوڑ دے اور میں جس اذیت ناک پریشانی میں مبتلا ہوں۔ اس سے مجھے سکون نصیب ہو۔

جواب: رات کو جب آپ کا بیٹا گہری نیند سو جائے، 19 مرتبہ سورہ لہب پوری پڑھ کر بیٹے کا تصور کر کے دم دیا کریں۔ چالیس روز تک اس کے ساتھ ساتھ نشہ چھڑانے کے ہسپتال میں علاج کرائیں اور ہسپتال سے فارغ ہونے کے بعد کسی دوسرے شہر لے جائیں تاکہ دوستوں کی صحبت سے کم از کم تین ماہ تک بچا رہے۔ ہسپتال میں دوران علاج اس کے پاس 24 گھنٹے گھر کا کوئی آدمی ساتھ ساتھ رہے۔ ہوتا یہ ہے کہ دوست مزاج پرسی کے بہانے وہاں آکر نشہ آور چیز دے جاتے ہیں اور علاج پورا نہیں ہوتا۔ نو انچ بارہ انچ پکے سفید شیشے کے اوپر نیلا رنگ پینٹ کرا کے، بیٹے کو بار بار دکھائیں۔

ہڈیوں کا پنجر

سوال: مجھے بات بے بات غصہ آتا ہے۔ اسی غصہ کی وجہ سے میری صحت دن بدن کمزور ہوتی جارہی ہے۔ ایسا عمل بتائیں میں غصہ کرنا چھوڑ دوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں ہر غم کو

اپنے سینے سے لگا لیتی ہوں۔ ہر وقت خود ہی اپنے آپ سے باتیں کرنے لگتی ہوں۔ اس عادت کو چھوڑنے کے لئے بھی کوئی عمل بتائیں۔ تا عمر احسان مند رہوں گی۔ تیسری بات یہ ہے کہ بچی کی پیدائش کے بعد میں کمزور ہو گئی ہوں حالانکہ شادی کے وقت میری صحت بہت اچھی تھی مگر بچی کی پیدائش کے بعد بدن ہڈیوں کا ڈھانچہ بن گیا ہے۔ اس کے لئے کوئی حل بتائیں۔

جواب: صبح سورج نکلنے سے پہلے بیدار ہو کر فجر کی ادا نماز کے بعد گیارہ مرتبہ **یا حفیظ یا شافی یا کافی** پڑھ کر پانی دم کر کے پی لیا کریں۔ کھانوں میں میٹھی چیزیں زیادہ اور نمکین کم استعمال کریں۔ جب تک صحت پوری طرح بحال ہو یہ عمل جاری رکھیں۔

ہمنوا دل

سوال: میں نماز کا پابند ہوں۔ گناہوں سے حتی الواسع بچنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن ذہن میں برے برے خیالات آتے ہیں اور دل بھی ان خیالات کا ہمنوا بن جاتا ہے۔ میرا ضمیر مجھے بہت شرمندہ کرتا ہے۔ خدارا کوئی ایسا عمل بتا دیں جس سے نماز میں یکسوئی اور برے خیالات سے چھٹکارا مل جائے۔

جواب: ایک روز حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کے سامنے آنے والی امت کے فضائل بیان فرما رہے تھے۔ مجلس میں سے کسی حضرت نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان کیا ہمارے بعد آنے والے مسلمان ہم سے بھی اچھے ہوں گے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ناگوار گزری اور فرمایا۔ اللہ کی قسم! اگر تم لوگ گناہ کرنا چھوڑ دو تو اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ دوسری قوم پیدا فرمائے گا۔

میرے عزیز! ہماری سرشت میں گناہ کا ارتکاب داخل ہے اگر ہمارے اندر گناہ کا ارتکاب نکل جائے تو ہمارے اندر احساس ندامت نہیں رہے گا۔ احساس ندامت سے ہی بندہ اللہ کے سامنے عاجزی اور انکساری کرتا ہے۔ نماز میں یکسوئی اور خیالات میں کمی کے لئے نماز سے پہلے (سو) مرتبہ یاحی یاقیوم پڑھ کر پانچ منٹ آنکھیں بند کر کے یہ تصور کریں کہ اللہ آپ کو دیکھ رہا ہے۔ جیسے جیسے وقت گزرے گا نماز میں گداز پیدا ہوگا اور ذہن یکسو ہو جائے گا۔

ہونٹوں پر داغ

سوال: میں چھوٹی سی تھی، ہونٹوں کے اوپر پسینہ آ رہا تھا۔ جس کو میں نے استعمال شدہ بلیڈ سے صاف کر دیا۔ اس کے بعد ہونٹوں کے اوپر کالا نشان بن گیا۔ پلیز کوئی ایسی ترکیب بتایئے جس سے یہ داغ ختم ہو جائے۔ ہونٹوں کے اوپر یہ داغ بہت برا لگتا ہے۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ پہلے میرا رنگ سانولا تھا اب کالا ہوتا جا رہا ہے۔ کوئی علاج بتایئے جس سے میرا رنگ صاف ہو جائے۔

جواب: ایک سیب کی پانچ قاشیں کر کے چینی کی طشتری میں رات کو کھلے آسمان کے نیچے رکھ دیں اور باریک چھلنی سے ڈھانپ دیں۔ صبح منہ صاف کر کے سیب کی قاشیں کھا کر اوپر

سے دودھ پی لیں۔ ہونٹ کے اوپر داغ کی جگہ سرخ شعاعوں کا تیل دن میں ایک بار اور رات کو سوتے وقت مالش کریں تیل تیار کرنے کی ترکیب یہ ہے۔

خالص السی کا تیل، سفید رنگ کی پکے شیشے کی بوتل میں ڈال کر بوتل کو سرخ رنگ سیلوفین پیپر اور کاغذ جو اگربتی اور تیل کی بوتلوں پر خوبصورتی کے لئے چپکایا جاتا ہے، لپیٹ لیں۔ مضبوط کلارک لگا کر لکڑی کے اوپر دھوپ میں ایسی جگہ رکھ دیں۔ جہاں سارا دن دھوپ رہتی ہے۔ چالیس دن تک اس بوتل کو دھوپ میں رکھا رہنے دیں۔ چالیس روز میں تیل تیار ہو جاتا ہے۔

یہ مست اور ملنگ بندے

سوال: اکثر ایسے بچے اور بڑے دیکھنے میں آتے ہیں جن کی شخصیت دوسروں سے کچھ الگ تھلگ ہوتی ہے مثلاً انہیں کپڑے پہننے کا ہوش نہیں رہتا، کھانے پینے کا کوئی سلیقہ نہیں آتا، گفتگو بے تکی ہوتی ہے اور ان کی زندگی بھی بے ترتیب اور انتشار کا شکار ہوتی ہے۔ بچوں کو ایب نارمل کہہ کر علاج معالجہ کیا جاتا ہے۔ خواتین پر جنوں، بھوتوں اور روحوں کا سایہ کہہ کر عملیات کا سہارا لیا جاتا ہے یا انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ عموماً ایسے لوگوں سے غیر معمولی واقعات بھی منسوب کئے جاتے ہیں۔ مثلاً غیب کی باتیں بتانا، ان کی کہی ہوئی باتوں کا پورا ہونا وغیرہ وغیرہ۔ کچھ لوگ انہیں اللہ والا سمجھتے ہیں اور کچھ لوگ فراڈ اور ڈھکوسلا قرار دیتے ہیں۔ مگر حقیقت کیا

ہے؟ اس پر سے پردہ آپ ہی اٹھاسکتے ہیں۔ براہ کرم اس کی علمی توجیہہ سے عوام الناس کو مستفید فرمایئے۔

جواب: جسمانی افکار و اعمال، دماغ اور ذہن کے تابع ہے۔ دماغ میں شعور اور لاشعور دو حصے ہیں۔ ذہن انسانی انہی دو رخوں پر سفر کرتا ہے۔ انسانی دماغ میں خلئے ہوتے ہیں۔ انسانی شخصیت، صلاحیت اور افکار و اعمال کا دارومدار انہی خلیوں پر ہوتا ہے۔ عام طور پر لوگوں کے دماغی خلئے کھلے ہوتے ہیں لیکن اگر خلئے زیادہ تعداد میں کھل جائیں تو ایسا آدمی بیش بہا صلاحیتوں کا مالک ہوتا ہے۔ جن لوگوں کے دماغ کے دو سو خلئے کھل جاتے ہیں ان کا شمار دنیا کے بڑے بڑے سائنس دانوں اور مفکروں میں ہوتا ہے۔ لیکن ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ خلیوں کے کھلنے کے ساتھ ساتھ شعور اور لاشعور دونوں کا بیلنس قائم رہے لیکن اگر وہ خلئے جن کے اوپر حواس کے بیلنس (متوازن) رہنے کا انحصار ہے ضرورت سے زیادہ چارج Chargeہو کر کھل جائیں اور متحرک ہو جائیں تو شعور کا توازن برقرار نہیں رہتا۔ ایساتب ہوتا ہے جب انسان کے اندر ماورائی صلاحیتیں کسی وجہ سے بیدار ہو جاتی ہیں اور ماورائی یا لاشعوری صلاحیتیں، شعوری صلاحیتوں کی نسبت زیادہ کام کرنے لگتی ہیں لیکن ان میں توازن نہیں ہوتا۔ اس لئے یہ کیفیت بیماری اور (Abnormal) شمار کی جاتی ہے۔ اس کا واحد علاج یہ ہے کہ روحانی صلاحیتوں کا حامل کوئی ماہر، دماغ کے ان خلیوں کو جو ضرورت سے زیادہ متحرک ہو گئے ہیں، تصرف کر کے متوازن اور نارمل کر دے۔ یہ کام اولیاء اللہ اور وہی لوگ کر سکتے ہیں جو روحانیت، روحانی طاقتوں اور صلاحیتوں کا علم رکھتے ہوں، ان کے استعمال اور ان کے ذریعے علاج

معالجے کے طریقوں سے واقف ہوں۔ بصورت دیگر ایسے لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیں اور مارنے پیٹنے اور کسی بھی طرح سے گزند پہنچانے سے گریز کریں۔